یوسفِ مصری با فضالِ الہ — شاہ سے بندہ بنا بندہ سے شاہ
باتین کین موسیٰ سے حق نے برملا — اور ید بیضا عطا اُسکو کیا
صاف دکھلایا تہا حق نے اپنا نور — جلوہ گر ہو کر ببام کوہِ طور
حق مسیحا کو ببامِ آسمان — لیگیا اور قرب مین بخشا مکان
حق نے نورِ احمدی پیدا کیا — جسسے فیض سرمدی پیدا کیا
تاج لولاک اُسکے سر پر دہر دیا — بادشہ پیغمبرون کا کر دیا
اُسکو حق مہمان بنا کر اپنے گہر — لیگیا فرشِ زمین سے عرش پر
پردے حائل جتنے تہے اُٹھوا دئے — سب مکان و لامکان دکھلا دئے
دین اور دنیا کا رکہا انتظام — منحصر بر حضرتِ خیر الانام
تہی عیان ذاتِ نبی سے حق کی ذات — تہی صفات احمدی حق کی صفات
مُنہ چہپائے میم کے پردے مین تہی — اصلی صورت احمدِ بے میم کی
چار اصحاب نبی صلعم سے — جامعِ عدل و کرم صدق و صفا
تہے وہ چارون جانشینانِ رسول — بلکہ تہے جسم نبی جانِ رسول
سچے مخلص حضرتِ صدیق تہے — رہنمائے منزلِ تحقیق تہے
پہر عمر عادل شہِ انصاف دوست — عدل تہا جس دادگر کا مغز و پوست
شاہ عثمان جامعِ شرم و حیا — جانشینِ ثالثِ خیر الورا
مرتضیٰ شیرِ خدا شاہ جہان — وقت مشکل دستگیر بندگان
آل و اصحابِ نبی پر صبح و شام — صدق دل سے بہیج اے سرور سلام

خدا کی حمد اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کے بعد احقر المحقر غلام سرور خلف

مفتی الشرع الامجد مولانا مفتی غلام محمد صاحب ابن آگاہ مفتی حافظ رحیم اللہ قریشی لاہوری عرض پرداز
ہی کہ علاوہ اور تصانیف و توالیف مثل گلدستہ کرامت و خزینۃ الاصفیا و گنجینہ سروری المعروف
گنج تاریخ و مخزن حکمت و اخلاق سروری و گلشن سروری و بہارستان تاریخ للمعروف و گلزار شاہی و لمعات سروری
و حدیقۃ الاولیاء وغیرہ کے پہلے بھی مختصر و منظوم دیوان زبان اردو راقم لکھ چکا ہی۔ اول دیوان سروری مدحیہ
حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث صمدانی شیخ سید سلطان محی الدین عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ
السامی جو چار بار لاہور مین چھپکر شائقین کی نذر مین بلاقیمت پیشکش ہوا۔ دوم دیوان نعت سروری
نعتیہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی تین بار لاہور مین چھپکر مفت تقسیم ہوا اور چوتھی دفعہ نولکشور کی
چھاپہ مین بمقام لکھنو چھپا اب یہ تیسرا دیوان خداوند حقیقی کی حمد و مضامین سلوک و تصوف و ترک علائق
و دنیا ناپائدار و پند و نصایح و ترغیب عبادات و معبود وغیرہ مضامین مفیدہ مین حسب فرمائش و ارشاد محب صادق
الیقین مستغنی شیخ امام الدین حکیم مدح خوان رسول کریم لکھا گیا اور دیوان حمد ایزدی نام رکھا گیا ہی خداوند تعالی
میری اس کلام کو مقبول کری اور شائقین با تمکین اسکے مضامین سے ظاہری باطنی فائدہ پاوین حظ اٹھاوین
یہ دیوان بھی احباب کی امداد سی چھپکر مفت تقسیم ہوا اگرچہ سب احباب کو اس چندہ مین شامل ہونیکی تکلیف
نہین دی ہی مگر چند حضرات جنکو میری گزارش کے ذریعہ سی اس مفید کتاب کی تصنیف سے اطلاع ہوئی وہ بہت
خوشی سی اسکے شیوع انطباع کے صرف مین ممد و معاون ہوئے ہین سب سے پہلے جناب خان بہادر محمد شاہ صاحب
رئیس آنریری مجسٹریٹ امرتسر نے امدادی چندہ مرحمت کیا بعد ازان سید حیدر علی شاہ صاحب [illegible]
و [illegible] کریم بخش صاحب ٹھیکہ دار لاہور و جناب سید علی عبد القادر شمس القادری سید علی گیلانی قادری [illegible]
[illegible] منشی چراغ دین صاحب تاجر کتب مالک مطبع وکٹوریا پریس لاہور و بابو غلام محی الدین صاحب
ملازم [illegible] سید حسین صاحب نیاز شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ مہتمم مطبع وکٹوریا پریس اس کار خیر مین شامل ہوئے
اور انکی امداد سے یہ مفید دیوان چھپکر شائع ہوا۔ اللہ جل شانہ ان حضرات کو دنیا و عقبیٰ مین نیک اجر بخشی آمین

بسم الله الرحمن الرحیم

بحمد ایزدی تر کن زبان گوهرافشان را
چو ابر آذری کن گوهرافشان چشم گریان را

مقید شو بدام حلقهٔ زنجیر گیسویش
مسلسل کن بتار عنبرین مویش دل و جان را

بده دل تا که محبوب جهانی لبربا باشی
فدا کن جان بهجرانش که یابی وصل جانان را

بلطف بندگی نه مرهم حسرت بر سینه تابان
بسوز غم بسوزان سینهٔ خورشید رخشان را

نشین بر فرش تا همپایهٔ عرش برین باشی
همون سر شو که سازی همرکون گردون گردان را

مطلع

ز چشم خون‌افشان در آبرو کن ابر گریان را
ز جوش دیدهٔ گریان بگریان برق خندان را

بیک چشم ارادت کن نظر و بنگر به هر دم
بدان با وحدتش منسوب هر گبر و مسلمان را

بشهراه حقیقت نه قدم ای طالب مولی
بخواند در مقام حق پرستی حق پرستان را

نبیند برغبت بر رخ گل عاشق رویش
هوادار سر کویش نخواهد سیر بستان را

ندارد دعوی همپایگی دارا بدربانش
نه با مور ضعیفش همسری زیبد سلیمان را

نمی‌خواهد گدای درگهش اعزاز سلطانی
نجوید خاکسارش ارتفاع چرخ گردان را

نداری چون بہ طینت جوہر انسانیت سرور
بانسانان چرا بدنام کردی نام انسان را

زبان پر ذکرِ حمدِ ایزدی ہر دم رواں رکھنا
فقط یادِ الٰہی سے غرض اے میری جان رکھنا

خدا کا ذکر جاری عمر ساری بر زبان رکھنا
زبان رطب اللسان رکھنا بیان عندلیبان رکھنا

تعلق توڑ دنیا چھوڑ دنیا اسکی پابندی
خبردار اپنی گردن پر نہ یہہ بارِ گران رکھنا

کسی گھر مین نہ گھر کر بیٹھنا اس دارِ فانی مین
ٹھکانا ہی ٹھکانا اور مکان بر لامکان رکھنا

ملیگی کیا مدد تجھکو مددگاران دنیا سے
امید یاوری انسے نہ یہان رکھنا نہ وہان رکھنا

اٹھا لینا تصور غیر کی صورت کا آنکھون سے
فقط سینے کے آئینے مین نقشِ دلستان رکھنا

مطلع

برائی نام بھی اپنا نہ کچھہ باقی نشان رکھنا
نہ تن رکھنا نہ دل رکھنا نہ جی رکھنا نہ جان رکھنا

بہت مضبوط گھری عاقبت کا دار دنیا سے
اٹھا لینا یہان سے اپنی لت اور وہان رکھنا

نہ کہلانا کسی سے بھی کوئی نقشہ اپنی حالت کا
یہ صورت غیر کی آنکھون سے پر صورت نہان رکھنا

جھکا رکھنا بدرگاہِ خداوندِ جہان گردن
سرِ عجز و نیاز و بندگی بر آستان رکھنا

بھلانا مت کسی دم بھی تصور حق کی صورت کا
خیالِ روی جانان اپنے دل مین ہر زبان رکھنا

حقیقت مین بہت پرخوف ہے رستہ طریقت کا
قدم اپنا سمجھہ اور سوچکر سرور یہان رکھنا

جب نہ تہا یہہ عالم ایجاد کیا موجود تہا
پردہ دار پردۂ وحدت خدا موجود تہا

صفحۂ ایجاد پر جاری نہ تہا جب دم قلم
سب کا نقشہ لوح قدرت پر لکھا موجود تہا

سب کے آنیسے یہان پہلے تہا جانان کا ظہور
دل نہ تہا موجود لیکن دلربا موجود تہا

جبتک ان فانی مکانونمین ہی انسان مکین
ہر گھڑی ہیک اجل ہر پر کھڑا موجود تہا

ساتہہ کیا لیجائیگا جب جائیگا ای بیخبر
آیا تہا جسوقت تیری پاس کیا موجود تہا

کیون نکی آنین حاضر و ناظر یہ انسان نی نظر
کیون ندیکہا اُسکو جو ہر اکجا موجود تہا

کیون نہ پایا فیض عرفان اُسنے اپنی ذات سے
جسکے خود گہر مین یہ گنج بے بہا موجود تہا

آدمی کو ملگیا اس عالم ایجاد مین
پہلے جو مقسوم مین اُسکو لکہا موجود تہا

چہپکے ای عاصی کبہی کسو اسطی تو نے گناہ
جب خدا تیری مقابل دیکہتا موجود تہا

ابتدا مین یاد حق سی جسنے پائی لذتین
انتہا تک بر زبان اُسکے فرا موجود تہا

روز چہپ چہپ کر تجھے غارت یہی کرتا رہا
چور جو گھر مین تیرے سرور چہپا موجود تہا

موحد بنکے ہی وحدت کا جسنی مدعا پایا
اُسی بندہ نی پائی ہی خدائی اور خدا پایا

بہلے دوگونکی جسنے اپہی صحبت کا مزا پایا
بہلائی کی اُسی نے چکھی لذت اور مزا پایا

بڑا پایا جسنے پایہ عاجزی و خاکساری کا
بڑا رتبہ اُسی نے حق سے پایا اور بڑا پایہ

قدم سر سے بنا کر جو براہ جستجو دوڑا
سراغ اُسنے نکالا نور حق کا اور پتا پایا

خدا پایا نہین گر بندہ نادان نے دنیا مین
اگر پایہ شہنشاہی کا پایا ہی تو کیا پایا

بلند اتنا ہی پایہ بارگاہ لایزالی کا
ملا پایہ سی جسکے عرش کو معراج کا پایہ

مطلع

بشہراہ طریقت جسنے کامل رہنما پایا
اُسی نے منزل صدق و صفا کا راستہ پایا

حقیقت کی حقیقت کسطرح ظاہر کری کوئی
یہان آکر وہ خود گم ہو گیا جسنے پتا پایا

فنا جان جسنی کردی بی خود بخود اُسکو ملا جانان
خوشی شہ دیدیا دل جسنے اُسنے دلربا پایا

کہلی آغاز اور انجام کی کیسی ہی ماہیت | بھلا ہی کسنے آس کی انتہا کا انتہا پایا
نظر دوڑائی اور دنیا مین دیکھا جا بجا ہر سو | مگر اُس ایک کا ثانی نہ کوئی دوسرا پایا

جہکا کر سر بدرگاہ الٰہی کی دعا جس دم
وہین سرور نے دروازہ اجابت کا کھلا پایا

نکر اندیشہ امروز و فردا | کہ ہے ہر وقت مولی دینے والا
ہمیشہ اپنے خالق سے مدد مانگ | بہر حال و بہر وقت و بہر جا
ذرا کھول آنکھین تا تجکو نظر آئے | خدا کی خلق مین خالق کا جلوہ
اطاعت مین سدا رکھہ پست گردن | کہ ہو دونو جہان مین بول بالا
کبھی بندہ کی ملکیت نہین ہے | حقیقت مین یہہ ناک و مال دنیا
پھر خانہ پھرا کرتی ہے دولت | کہین پورا نہین اُسکا ٹھکانا
سمجھہ لیتے ہین لیکن بعض نادان | اسمین ناحق یہی ناک و مال اپنا
خود حق کے حکم سے گردن نہ پھیرے | وہی اچھا بنے ہر بندہ سے بندہ
کبھی وہ ہو قیام بندگی مین | کبھی جھک جھک کرے عشاق کا سجدہ
بدرگاہ خدا پھیلائے رکھے | بشکل بندگان دست تمنا
نہ چھوٹا مرگ کے پنجہ سے رستم | نہ افریدون نہ اسکندر نہ دارا
کوئی پہنچا نہین اُس گھر سے پیغام | نہ پھر جا کر کوئی آیا دوبارا
رہو ہر وقت مشغول عبادت | بکثر غاوت تسبیح و مصلی
کہ نہ آجائین جب اپنے تجھے یاد | بہت افسوس کرا ہی مرد دانا
بہت سا رو بشکل ابر گریان | بہا آنکھون سے پانی مثل دریا

ردیف ب

کوئی بندہ نہیں سرور تیرا دوست
وگر ہے تو فقط مولی ہی مولی

ذرہ شو تا نسبتے حاصل کنی با آفتاب
خاک رہ شو تا برندت از زمین تا آفتاب

باش اندر سجدۂ تسلیم خم مثل ہلال
در دو ہفتہ تا شود جسمت سراپا آفتاب

در طلب شو طالبِ یکرنگ یا مطلوب باش
قطرہ شو یا بحر جوشان ذرہ شو یا آفتاب

توبہ کن توبہ پشیمان شو کہ این در بستہ نیست
تا نگردد از رہ مغرب ہویدا آفتاب

بیشک از انوارِ لطفِ مہربان جز و کل
پرتو افگن گردد از یک لمعہ صدہا آفتاب

ہست نورِ قدرتش روشن بہر پست و بلند
مینماید چہرۂ تابان ز ہر جا آفتاب

دور کن از مطلع ناصاف خود گرد و غبار
جلوہ گر گردد بچشمِ روشنت تا آفتاب

سرورا تحریر حمد ایزدی کارِ تو نیست
خود تو میدانی چہ نسبت ذرہ را با آفتاب

حاضر و ناظر ہی وہ خلاق اکبر روز و شب
ہر گھڑی ہر وقت ہر دم ہر زمان ہمراہ روز و شب

مثل جان جز و بدن ہی ہر گھڑی وہ جانِ جان
مثل دل ہی در بغل سب کے وہ دلبر روز و شب

چہرہ دکھلاتا ہی وہ ہر طالبِ دیدار کو
چاند بنکر اور کبھی خورشید بنکر روز و شب

جا بجا ہی پرتو افگن آفتابِ معرفت
ہر طرف نورِ الٰہی ہی منور روز و شب

جاری ہی آٹھون پہر دریاے لطفِ سرمدی
ابرِ فیضِ ایزدی ہی سایہ گستر روز و شب

ہر جگہہ اُس یارِ ہر جائی کا رہتا ہی قیام
راست و چپ زیر و بالا باہر اندر روز و شب

تازہ تازہ رنگتیں بدلا تا رہتا ہے مدام
اس چمن زارِ جہان میں وہ گلِ تر روز و شب

بندگانِ ذاتِ مولی سالکانِ راہِ حق
ذکر سے غافل نہیں ہوتے ہیں دم بھر روز و شب

رزق دیتا ہی وہی روزی رسان شام و سحر
سبکی لیتا ہی خبر وہ بندہ پرور روز و شب

بادشاہان زمانہ مالکان مملکت
سب کہڑی رہتی ہین سائل اُسکے در پر روز و شب

حضرتِ حاجت روا کا ہر گدا محتاج ہی
ہین فقیر اُس باب دولت کی تونگر روز و شب

روز و شب پہیلا بدرگاہِ خدا دستِ نیاز
بندگی کر سر جہکا کر حق کی سرور روز و شب

جب اُکہڑ جای چمن سی آشیان عندلیب
پہر کہان جز لامکان ہوگا مکان عندلیب

گل کو لیجائیگا جب گلبن سی گلچین توڑ کے
ساتہہ ہی لنکی ہوئی جائیگی جان عندلیب

خاک اُڑ جائیگی جب اس خاک کی بنیاد کی
پہر کہان رہجائیگا باقی نشان عندلیب

گل کا گل ہو جائیگا گلزار سی جسدن چراغ
اُس کہڑی ہوئیگا ہر داغِ نہان عندلیب

روئیگی کیونکر نہ گل کی یاد مین وقتِ خزان
ابر کی مانند چشمِ خونفشان عندلیب

مطلع

ہم بہی صفِ گل مین ہوگئے ہمداستان عندلیب
گر زبان اپنی بہی ہوجای زبانِ عندلیب

ساری چپ ہو جائینگے آخر کو مرغانِ چمن
کوئی دن ہی نالۂ قمری فغانِ عندلیب

الو بولینگی جہان اب بولتی ہین بلبلین
زاغ کا مسکن بنیگا آشیان عندلیب

جسم سی بلبل کے جائیگی نہ ہین گلشن کی بو
خاک کہا جای نہ جبتک استخوان عندلیب

گزرا موسم گل ہی گلشن کے سبہی مرجہا گئے
رہ گیا باقی زبان پر داستان عندلیب

موسمِ گل تک فقط اس بوستان دہر مین
ہی یہہ فخر و اقتدار و غرور شان عندلیب

ہمزبانی گل سے ہی سرور اگر مطلوب ہے
عاشقون سے سیکہہ لے اول زبان عندلیب

ہی کیون بندہ پابند غم روز و شب | ہی رنجیدہ دل کسلئے بے سبب
سنور جاتے ہین کام بندگی سب | ہوا کرتا ہی اُسپہ جب فضل رب
خدا پر نہ شاکر ہو یہہ خاکسار | غضب ہے غضب ہے غضب ہی غضب
کبھی ہی وہ خورسند غمگین کبھی | ہی انسان کی دنیا مین حالت عجب
ہین تیری کمائی کے دن آجکل | تیری بہتری کا زمانہ ہے اب
نہوگا اگر آج ہشیار تو | تو پھر خواب غفلت سے اُٹھیگا کب
تو مرتا ہے دنیا پہ کیون اسقدر | اُٹھاتا ہی کیون بار رنج و تعب
دم آخرین سخت پچھتائیگا | سفر کرکے جائیگا دنیا سے جب
تیری سود و بہبود کیواسطے | مسبب ہی کرتا ہی پیدا سبب
بنایا ہے بندہ خدا نے تجھے | سکھائی ہین اپنی عبادت کے ڈھب
ہی اب وقت کرلے جو کرنا ہے کام | یہان سے گیا جب پھر آئیگا کب
زمانہ مین آ ساری خلقت سے پیش | باکرام و اعزاز و خلق و ادب

عمل کا شرف حق کو منظور ہے
نہ پوچھیگا پھر وہ حسب اور نسب

ردیف ت

آنکھین کھول اور دیکھہ روشن ہر طرف انوار ذات | ابنکے بینا دیدہ باطن سے کر دیدار ذات
جلوہ گر ہی ذات کا جلوہ بہتان جہان | ذات کے گلشن مین ہی پھولی ہوئی گلزار ذات
محو حسن ذات حق ہر عندلیب زار ہے | چہرہ ہر گل سے ہین پرتو فگن انوار ذات
ہر صفت ہی مظہر نور صفات ایزدی | ظاہر ہوتا ہی ہر اک اظہار سے اظہار ذات
کون لایعقل بھلا منکر صفات حق سے ہے | کونسا بدذات کرتا ہی بھلا انکار ذات

دلکو کرے مظہر فیض صفاتِ ذات حق
اپنی سینے کو بنا گنجینۂ اسرار ذات

مطلع

پھولتی پھلتی رہینگے حشر تک گلزار ذات
ہی شگفتہ تا قیامت گلشن بیخار ذات

تیری صورت ہی مصور کی نمایاں شکل ہے
ہی عیاں خود تیری اپنی ذات مین آثار ذات

ذاتِ حق کا قرب ای سرور اگر مطلوب ہے
چھوڑ دی سب دعوی قومیت کی او تکرار ذات

ہی چار و طرف جلوہ گر اسکی صورت
ادہر اسکی صورت ادہر اسکی صورت

ہی شام اسکی صورت سحر اسکی صورت
یہہ دونو ہین شمس و قمر اسکی صورت

وہ صورت کے پابند رہتے نہین ہین
جو رکہتے ہین پیش نظر اسکی صورت

نگہدار رکہا ہی ہر جگہہ اسکا نقشہ
کہنچی رکہی ہی سب کے گہر اسکی صورت

اسی کی بہار اور اسکی خزان ہے
ہی ہر نیک و بد خشک و تر اسکی صورت

کوئی سمت بہی اسسے خالی نہین ہے
نمایان ہی دیکہو جدہر اسکی صورت

جو ارباب بینش ہین وہ دیکہتے ہین
منقش ہی ہر دادو در اسکی صورت

اگر دیدۂ دل سے اٹہہ جای پردہ
پہر صورت آئے نظر اسکی صورت

یہہ چہپ جائینگی صورتین جسقدر ہین
رہیگی نہ باقی مگر اسکی صورت

اسی شکل سی ساری ملتی ہین شکلین
یہہ ہین صورتین سر بسر اسکی صورت

ذرا دیکہہ سرور کہ تجہکو نظر آئے
چپ و راست زیر و زبر اسکی صورت

بدلتے رہتے ہین دنیا کے حالات
کبہی دن جلوہ دنیا ہے کبہی رات

بغیر از مرگ حاصل زندگی سے — نہوگا کچھہ بہی اسے مردِ نکو ذات
مزا حاصل ہے کیا دنیا سے تجھکو — کہ اسکی محض ہے لذت ہین لذات
اُٹھا مت رنج و تکلیف اسکی خاطر — کہ کٹ جائین خوشی سے تیری اوقات
نکر اسمین تلاش آبِ حیوان — کہ ہے اس فیض سے خالی یہ ظلمات
رہِ حق پر اگر چلنا ہے منظور — قدم رکھیو بہ استحکام و اثبات
لکھا ہے ایک ہی وحدت کا مضمون — بانجیل و بہ فرقان و بتوریت
فقط اخلاص دل سے بندگی کر — کہ منظورِ خدا ہون تیری خدمات
خدا کے واسطے فی الفور ہو جا — اگر اب دنیا کے سر پر بار کرامات
تصور دور کر دے اسکا دل سے — بدل ڈال اپنے سب بیجا خیالات
اُٹھا لیجایگا کیا اپنے سر پر — یہہ گنج و مال و مال و متاع [illegible]

غزل ایک اور بہی لکھہ ایسی صرو
کہ دردانگیز ہین تیرے خیالات

جو کچھہ کہ مال ہی سب کر دے خیرات — کہ آیندہ کہلے بابِ فتوحات
نفی اثبات کا ہر وقت کر ذکر — نہ لاحز ذکر کوئی بر زبان بات
نکوئی کرنے مین مانند جامی — تعجیل کن کہ فی التاخیر آفات
کیا کر بندگی اپنے خدا کی — بہر حالت کبہی دن اور کبہی رات
خلافِ حکم کوئی بات مت کر — نبگاڑ اے نیک خصلت اپنی عادات
ہے بیجا کھیل تیری زندگی کا — کہ اس بازی مین آخر آئیگی مات
نکر اس زندگانی پر بہروسا — کہ ہے اسکو بقا دن پانچ یا سات

محبت کچھہ نہ کچھہ ان دوستون سے
کہ ہی بیغا بندہ انکی ملاقات

تیری گھر مین فقط مطلب کی خاطر
ہوا کرتے ہین سب حاضر یہہ حضرات

تیری دلکو لبھانے کر لئے ہین
یہ تعظیم و یہ تکریم و مدارات

نکل جائیگا جب مطلب دوبارہ
نہ آئینگے نظر یہ بیوفا ذات

رہے بستانِ دل سرسبز سرور
جھڑی باندہے اگر آنکھونکی برسات

تو پہلے آئینہ دلکی کر صفا صورت
کہ صاف تجھکو دکھائی وہ دلربا صورت

ابھی سے بگڑی ہوئی اپنی تو بنا صورت
خدا کو جاکے دکھائیگا ورنہ کیا صورت

اجل کے پردہ مین جب لیگا تو چھپا صورت
نہ یار دیکھیگا تیری نہ آشنا صورت

ہمیشہ کہنا طلب طالبان معنی کی
کبھی نہ عاشقِ صورت کی دیکھنا صورت

پلٹ گیا تیرا کیونکر وہ خوشنما نقشہ
بدل کے نکلی ہے کیونکر یہ بدنما صورت

تو بخشا جائیگا کس طور سے خدا جانے
تیری ہائی کی نکلیگی دیکھین کیا صورت

تو بندہ ہوکے نہین حق کی بندگی کرتا
ذرا تو شرم کر ای مرد بیحیا صورت

کر ایسی پہلے سی اصلاح اپنی صورت کی
بگڑ نہ جای کہین تیری انتہا صورت

وہ ایک جلوہ وحدت ہی جلوہ گر گھر گھر
دکھاتی ایک ہی صورت ہی جابجا صورت

وجود خلق ہی خالق کا عین نقشہ ہے
دکھاتا اپنی خدائی سی ہی خدا صورت

بغیر خاک نظر آئیگا نہ کچھہ سرور
تو اپنی غور سے دیکھیگا گر ذرا صورت

دوستی مین تجھکو دیسکتی ہین کیا آرام دوست
صبح بنجاتی ہین جو دشمن تیری او شام دوست

ہان فرمان ای مسلمان و درگذر کفر و نفاق
جھک گئے کر تسلیم ای مرد خدا اسلام دوست

نیک و بد سی دوستی اپنی بڑہا ای صلح کل
خاص ہی جس سی تیری غمخوار ہون اور عام دوست

دوستی نیکونکی تجھکو نیکوئی پہنچائیگی
صحبت بد سی بدی و تو لیگا بدنام دوست

مرد بنکر زاد راہ آخرت پہنچا بہم
جتنی ہو سکتی ہی کر محنت نہ بن آرام دوست

ہوگا تو جس وقت ساری دوستونسی ناامید
ایسی وقت بیکسی مین ہوگا حق انجام دوست

منہ دکھائیگی نہ پھر برسون تلک بہی دیکھنا
آج ہین غمخوار جتنی صبح و شام دوست

چھوڑ رو وا ہی دوستو ان دوستونکی دوستی
بس سمجھ تو ایک محبوب ازل کا نام دوست

یار ہی کیا یار جو اپنی غرض کا یار ہے
دوستونسی دوست مطلب دوست ہی کس کام دوست

دشمن جان ہین حقیقت مین بدنیا ہی دنی
پختہ مغزان محبت کے لئی یہہ خام دوست

ردیف ث

چار دن کی دوستی رکھے بھلا کس دوست سے
دوستو کسکو بتائے سرور گمنام دوست

نہ چھوڑ اپنا کوئی ترکہ کسیکو مت بنا وارث
بجز ذات الٰہی اپنا مت رکھہ دوسرا وارث

ادہر چلدیگا تو ای بیخبر سب چھوڑ کر ترکہ
ادہر قایم کرینگی اپنی دعوی جابجا وارث

کئی برسونمین جو تونی کیا ہی جمع گنجینہ
وہ سب لیجائینگی بس ایکدم بہر مین اڑا وارث

نکل جاتی ہی جب تیری گیا یہہ نقد جان دولت
نہین امید کچھہ اس سی تجھی پہنچائیگا وارث

تو کیون کر یہہ چھوڑتا ہی مال و زر اولاد کی خاطر
خدا خود اسکو دیگا جو کوئی ہوگا تیرا وارث

مقطع

تیری مرنیکی سب ہین منتظر صبح و مسا وارث
اجل ٹھہری خدا سی چاہتی ہین اقربا وارث

کوئی رہنی نہ پایا گھر کا مالک دار دنیا مین
رہا باقی خدا والی خدا مالک خدا وارث

نہ ہنستا ہی نہ روتا ہی کوئی اُسکے جنازہ پر — سفر کرتا ہی جب مالک جہان سی مرد لاوارث
بنا کیا اگر یہہ وارث بنا یا ملک سلیمان کا — ہوا کیا گر یہہ نادان گنج قارونکا ہو وارث
بھر حاکہ اُسکو کیا حاصل ہوا ہی دار فانی مین — بھلا یہہ بندۂ ناچیز ہی کس چیز کا وارث

کسی سکے ہی نہ قبضہ مین رہی دنیا ہی دون ہمرو
ہزارون اسکے مالک بن چکی بے انتہا وارث

حق کے در پہ جو بہڑک جائی تو جائی مستغیث — داد حق کی داد سی پائی تو پائی مستغیث
بندۂ محکوم کے کیون پاس جائی مستغیث — جب کہا دربار باری ہر جائی مستغیث
ہی وہی مشکلکشا مشکلکشائی بندگان — ہی وہی حق بہار واجب روائی مستغیث
جسجگہہ سی انصاف ملتا ہی وہان مظلوم کو — عجز سی منظور ہوتی ہی دعائی مستغیث
آپ کہتا ہی یہہ رسالت حضرت پیغمبر دگا — مان لیتا ہی وہ حاکم التجائی مستغیث

مطلع

موم کر دیتا ہی پتھر کو دعائی مستغیث — جا پہنچتی ہین فلک تک نعرہائی مستغیث
مقتضائی عدل ہو جب مدعائی مستغیث — کیون نہو حکم عدالت پر رضائی مستغیث
منہ سی بولے یا نہ بولے بندۂ اندوہناک — گوش قدرت سی وہ سنتا ہی صدائی مستغیث
مستغیث اپنا پئی خون جگر جب تک پئے — کہا ہی غم مین بخت دل جبتک کہ کہائی مستغیث
ذات باری سبکی سنتی ہین برابر ناشکیب — کیونکر اُس درگاہ سی محروم جائی مستغیث
از دل اپنا ستمدیدہ کہ کسسے بیان — اپنی حالت کسیجگہہ جا کر سنائی مستغیث

ردیف

کر سکے کیونکر زبان سے حال اپنا ہمرو بیان
بند زنجیرون مین ہو جب تلک پائی مستغیث

ج

راتدن شام وسحر آئیگا تیری کام سچ　　چاند سورج کیطرح روشن کریگا نام سچ
حق کا بندہ ہی اگر رکہہ ہر گہڑی حق پر نظر　　جہوٹہہ کا آخر ہی جہوٹہہ اور سچ کا ہی انجام سچ
اپنی پایہ سے نہیں گرتا ہے سچا آدمی　　راستباز کو لئے پورا ہی استحکام سچ
سر بسر سچ ہین فرمان خداوند کریم　　سچے دلسے مان جو نازل ہوئے احکام سچ
سیٹھی ہو گی تیری ہر اک بات مانند نبات　　راست گو بنکر اگر بولیگا صبح و شام سچ

مطلع

مرد کا زیور تو کہتا ہی یہ اسلام سچ　　نامردون کے دور کردیتا ہی سب الزام سچ
جہوٹہی یہ دنیا ہی اور جہوٹہی مین سب کچہہ دہرا　　راست گر یہ ہی تو ہی ذات خدا کا نام سچ
سچا بنتا ہی زبان اپنی سی وہ سچا کلام　　صدق دلسے جان لین سب جسکو خاص و عام سچ
ہم سچ پر کہینگا ہنسکر قیامت سرخرو　　ہمہ دہر کا یہ لطف پہنچا ئیگا آرام سچ
سچ کبہی گہٹنی نہیں دیتا ہی اسکا اقتدار　　مرد کو ہونے نہیں دیتا کبہی بدنام سچ

آجکل کا وقت سرور کیسا نازک وقت ہی
وقت پر سب جہوٹہہ کے دیتا نہیں ہی کام سچ

ہی مال زر کا یہی کہ گہر مین جمع کرنا گنج　　وہ ایکدم مین اٹہا دی براہ موٹی گنج
سپرد کر سکے بچانا وہ مفت خورون کے　　جو تونے رنج اٹہا کر کیا ہی پیدا گنج
کسیکے واسطی مت چہوڑ ایک خرمہرہ　　اٹہا لے باندہ کے سب اپنی ساتہہ اپنا گنج
بنالے سینے کو حسن عمل کا گنجینہ　　کہ کام آئیگا تیری وہ بدار عقبی گنج
سفر کے وقت بہر جا سو نظر رکہنا　　مبادا چہین لین قزاق تجہہ سے تیرا گنج
مبادا کام نہ آئے کسیکے تیرا مال　　زمین مین دابا ہی ہجائی وہ سرا پا گنج

وہ بندہ ہیچ سمجھتا ہی گنج قارون کو
خدا سی صبر و قناعت کا جسنی پایا گنج

وہ فیض دائمی کر اپنی ذات سی جاری
کہ بٹتا ہو گھرون مین تیرا ہی ہمیشہ گنج

نہ چور کا اسے غم ہی نہ خوف رہزن کا
ہی گھر مین جسنے کیا جمع معرفت کا گنج

دیا ہی حق نے تجھے مال صرف کرنیکو
دبا کے رکھا ہی کسو اسطے پھر اتنا گنج

تیرا خزانہ یہ پورا ہے آجکل قبضہ
خدا کی راہ پہ دی ڈال اپنا سارا گنج

تو کیسے مانگتا پھرتا ہی کوڑیان گھر گھر
کہ تیری گھر مین ہی موجود موتیون کا گنج

رہا کسی کے نہین پاس آجتک سرو
جو جمع کر گئے اسکندر اور دارا گنج

اترہ گیا اس خاک کی پتلے کا کیون اتنا مزاج
چڑہ گیا آسپر ہی تا عرش برین اسکا مزاج

اپنی کیبر اسو ءالمزاجی آگئی اس خاک مین
جیسے اس بنیاد کا ہی اسقدر بگڑا مزاج

اونچا کسپر ہے مزاج اس بندہ مملوک کا
عاجزون اور خاکسارونکا بھلا ہی کیا مزاج

اصل انسان ہی جو انسان حلیم الطبع ہوے
آدمی ہے آدمی ہی جسکا آہستہ مزاج

پانی کا قطرہ تھا تو یا خاک یا گرد و غبار
جسپہ اب پایا نہین جاتا تیرا اصلا مزاج

خلق سی کیون ایسا پیش آتا ہی کج خلقی کے ساتھہ
سیکڑے تند و سے بھلا رکھتا ہی کیون پھیرا مزاج

تلمائہ باطن اگر صحت تجھی مطلوب ہے
کر درست اپنی طبیعت اور سنوار اپنا مزاج

دوست دشمن نیک و بد سارے تیری شاکر رہون
بدمزاجی سی پھرا ہو اگر تیرا مزاج

اسلئے کیا بہتر ہی گر دنیا مین حاصل ہے تجھے
اچھا خلق اچھی طبیعت اچھی جو اچھا مزاج

خاک سی نکلا ہی تو پھر خاک مین چھپ جائیگا
اسقدر ہی کس بھروسے پہ تیرا اونچا مزاج

اپنے پایہ سے تجاوز سرورا ہرگز نہو

رکھہ سدا اپنا بحد لاعتدال ایسا مزاج

پہلے بہی تجہہ سے بہت تہے اہل تاج — سرزمین کا جنکو ملتا تہا خراج
آخرالامر اس جہان سے چلدیی — چھوڑکر سونے کے تاج اور تخت عاج
آجتک سوتے ہین وہ زیر زمین — جنکا تہا عرش معلی پر فراج
بدمزاجی سے نہین چارہ کوئی — یہہ مرض ہے فی الحقیقت لا علاج
گزرا جاتا ہے تیری محنت کا وقت — کل کو جو کرنا ہے کرلے کام آج
سر جہکانے مین تجہے ای خاکزاد — کیسی عار اور کیسی شرم اور کیسی لاج
سنا تہہ لیجائیگا دنیا سے نہین — جمکہ سلطان سلطنت اور راجہ راج
[illegible]ان اسکی خاطر کیون بلبل — رکہے ہے کیون اس بیوفا کی احتیاج
[illegible]ین کر کام جو کرنیکا ہے — مرد حق ہو کر نہین زنہار محتاج
ہے مرض مہلک ہوا و حرص کا — کر علاج اسکا ابہی سے کر علاج
وہم ہین دم جبتک رہے مت جایو — دوستون کے پاس لیکر احتیاج
مرو دو روشندل بنور ایزدی — دین اور دنیا مین ہی روشن سراج

ردیف ح

صدق دل سے مان لے اس بات کو
سرور راہ شرع مین جسکا رواج

پکار خالق اکبر کے نام کی تسبیح — کہ سن لین عرش پہ سبوحیان تیری تسبیح
فرشتہ بنکے بسجنح برین پہنچ جای — رہے زمین پہ اگر کوئی آدمی تسبیح
خدا کے ذکر مین مشغول صبح و شام رہو — کہ اسکے نام کی ہر وقت ہر گہری تسبیح
جناب باری کو کر یاد یار بار مدام — [illegible]کے ہاتہہ مین ہمرنگ کبہی [illegible] تسبیح

دم اخیر تلک گر عباد ہیں مولی | سمجھ لے زندگی میں اپنی زندگی تسبیح
تمام عمر سارے ہی کہتے ہیں خدا کا ذکر | زمین پہ پڑھتا ہی ہر ایک آدمی تسبیح
پڑھ دلِ سینہ میں سبحان ربی الاعلی | کبھی یہ صفحۂ دل پر لکھی ہوئی تسبیح
کبھی زباں سے نفی بول اور کبھی اثبات | کبھی پکار تو تہلیل اور کبھی تسبیح
خدا کی یاد میں ہیں دام و دد و وحوش و طیور | اسی کی کہتے ہیں ورد زباں سبھی تسبیح
فریب و مکر کا ہرگز نہ جانا ہتھیار | نہ باندھ لوگوں کے دکھلانے کو بڑی تسبیح
ہزار دانہ کی تسبیح کیا ضرورت ہے | بنا لے انگلیوں کی وقت بندگی تسبیح

بسلک نظم پروئے ہیں گوہر پر نور
بنائے موتیوں کی حمد ایزدی تسبیح

دیده بکشا و چشم دل بین اظهار روح | تا در هر جلوه بینی دیده ات دیدار روح
آب پاشی کن چو ابر از دیده گریان خویش | تا شود خندان بستان تنت گلزار روح
کی شود نفع از اطبای زبان آزار جان | از مسیحا کی شفا حاصل کند بیمار روح
برفکن از دوش انبار تعلق ای عزیز | تا نگردد بار جسمت باعث ادبار روح

مطلع

خانه تاریک دل کن روشن از انوار روح | سینه را گنجینه پر کن از اسرار روح
کن پسند از محبت روز و شب سوداگری | تا بماند گرم در شهر تنت بازار روح
نه قدم بیرون ز خارستان تن ای عندلیب | کن نظر در لاله زار گلشن بیخار روح
شمع روشن کن درون دل ز نور معرفت | تا شود خاک وجودت مطلع انوار روح
عرشیان در گریه و روحانیان حیرت اند | از صدای نغمه جانسوز موسیقار روح

[illegible] خالی چون شود منکر [illegible] — شد ازین دعوی جو در روز الست وا [illegible]

[illegible] عاجز را مکن در بند عصیان مبتلا
[illegible] خدا [illegible] بحال [illegible] روح

[illegible] وحدت کی کوئی [illegible] — ہی جسکی واحد مطلق ہی جاتا تشریح
[illegible] ایک لفظ [illegible] ہزار [illegible] — الگ الگ ہین مضامین ہر ایک [illegible] تشریح
[illegible] مطلق ہی جسکی [illegible] — الہی [illegible] اسکی آجتک صفات تشریح
[illegible] بان اسکی — الا اسکی کوئی موحد کری ذرا تشریح
[illegible] — لکھیگا کیا کوئی تفصیل اسکی یا تشریح
[illegible] وہ بات کیا [illegible] — غریب [illegible] جس بات کی خدا تشریح
[illegible] — زبان خامہ [illegible] اسمین کیا ہو [illegible] تشریح
[illegible] محبت کی [illegible] — [illegible] حالت باطن کی [illegible] تشریح
[illegible] تفصیل [illegible] — ہر جسکی کی [illegible] قرآن مین [illegible] تشریح
[illegible] زبان [illegible] — ہی مین [illegible] اسکی ذرا ذرا تشریح

[illegible] نامہ ای [illegible]
[illegible] تجھے [illegible] تشریح

[illegible] اہل صلاح — قوت جسم راحت ارواح
[illegible] سب کو خیر و خوبی سے — [illegible] سبھی خلق [illegible]
[illegible] بندگی [illegible] — سجدہ کر [illegible] تمام [illegible]
[illegible] حق سے اپنی تقصیرین — رو ہمیشہ بزاری و الحاح

بعد اذان دیکھہ عمر کی حالت — پہلے کر اپنے حال کی اصلاح
نفس سرکش کی جنگ کی خاطر — گر تو مرد خدا ہے باندہ سلاح
مار تا ہے اگر اسیکو مار — شرع مین بھی ہی جسکا خون مباح
جسم کو بندگی مین کہہ مشغول — کہ خدا بخشے تیری روح کو راح
زال دنیا کے ہوتے ہتی ہین — روز لاکہون طلاق اور نکاح
دیکھہ بچ اس سے بچ سکے جتنا — ہی تیرے واسطے بھی افلاح
پہنچے نور آ بمنزل مقصود — ہو اگر رہرو طریق صلاح
دیکھہ گر تیری آنکھین و تن مین — ملک ملکوت و عالم ارواح

ردیف خ

اپنے فضل و کرم سے مہر کو بر
کہلا رکھہ باب فتح یا فتاح

بھلائی کرنے کسی سے کہ آ چکی تاریخ — بھلا زمانہ بھلے ان ہین اور بھلی تاریخ
پرانے وقتون کی برباد ہو چکی تاریخ — نئے زمانہ کی ہے آجکل نئی تاریخ
بخیر و خوبی زمانہ سی جب تو چلدیکا — مبارک آئیگی دیکھین وہ کونسی تاریخ
بھری ہین ذکر سے جنکے ہزارون تاریخین — کہان ہین کہانی وہ دیتی ہین آجکی تاریخ
نشان نہ وار اسکے دفتر کا آج ملتا ہی — نہ پائی جاتی ہی کوئی سکندری تاریخ

مطلع

جہان مین آیا تہا تو بھلی بھی کسی تاریخ — یہان سے جانے کی بھی کوئی آئیگی تاریخ
ہمیشہ کرنیکا ہی کام حق کی بندگی کا — تم اسکے واسطے ٹھہراؤ مت کوئی تاریخ
خدا ہی جانے کہ کس روز مرگ آ پہنچے — کہ اسکی کوئی نہین ہی مقرری تاریخ

گزرتے جاتے ہین دن جتنی زندگانی کے
بوقت شام بھلا کس سے مانگی کا اجرت

کم ہوتی جاتی ہی ہر روز عمر کی تاریخ
لکھے بیٹھے کے جسکی گزر گئی تاریخ

لکھی ہین تو نے بہت سی کتابین اے سرور
کوئی ہے حمد کوئی نعت اور کوئی تاریخ

بارہا ن تازہ دکھاتا ہی مجھے ہر بار چرخ
ہر گھڑی ہر وقت ہر دم روز و شب صبح و مسا
تارا چمکتا ہی دولت کا کسیکے واسطے
الشیان جلتا ہی چالین دو رقیب گردون
ابر فیض حق اگر برسے زمین پر ایک بار
بندگی مین گردنِ گردون دو چند جھک گئی
یہہ گرفتار شکم دو روٹیون کیواسطے
بیوفا نا آشنا دنیا ہی کسکی آشنا
گردشِ گردون سے کیون ہمدرد مند ہی تو
لائیگا اک روز چکر مین تجھے گردش دوران

جبتک ہے دور مین ہی روز و شب دوا تو چرخ
رنگتین کرتا ہی دنیا مین نئی اظہار چرخ
اور دکھاتا ہی کسیکو ظلمتِ ادبار چرخ
ٹھوکر کھاتا ہی ہمیشہ چرخ کجرفتار چرخ
خار سے پیدا کرے سو گلشن بہار چرخ
ہو گیا نور خدا سے مطلع الانوار چرخ
کہتا ہی مثل یہ و خود پھر گلی بازار چرخ
دوست کسکا ہی زمانہ اور ہی کسکا یار چرخ
جب پہیدن دنیا مین مری کام کے مختار چرخ
ہوگا تیر چرخ دینے کے لئے تیار چرخ

بار دنیا سر پہ اے سرور اٹھا بیٹھا ہے تو
آ نجائے اس سے برسون مین تیری اے یار حسرت

کسقدر رکھتا ہی اپنا حوصلہ انسان فراخ
کھیلے صابر تھوڑے سے لقمون سے بھر لیتا شکم
بہت تنگی سے دیتے ہین وہی وقتِ اخیر

کسقدر اس مرد کی ہمت کا ہی دامان فراخ
پیٹ کا کھانا نہ اپنا بندہ نادان فراخ
جنکے دنیا مین محل اونچے ہین دالان فراخ

تھوڑا ادوڑا ای جسی جی چاہتا ہی اندان
معرفت کا ہی کہلا دروازہ اور رستہ فراخ

گلشن دنیا مین کسکس گل کو دیکہی عندلیب
حوصلہ اسکا ہی از بس تنگ اور رستہ فراخ

بخشی وسعت ہی محبت کو خدا نے کسقدر
حق نے کیا پیدا کیا ہی دامن احسان فراخ

بارگاہِ ذاتِ ربانی مین تنگی کچہہ نہین
آنیوالون کے لئے ہی دیدہ جانان فراخ

رونا دہونا تنگ دستی مین عبث ہی دوستو
روزی کر سکتے نہین یہ دیدۂ گریان فراخ

سب سے اعلی چاہیی رکہین دلیری اہلِ دل
سب سے بڑہکر چاہیی ہو ہمتِ مردان فراخ

چاہیی روی زمین پر پنجۂ دستِ سخی
ہو بشکلِ دامنِ ابر گہرافشان فراخ

سمرو راست ہو بوقتِ تنگدستی تنگدل
ہاتہہ کردینگے تیرا شاہنشہ جیلان فراخ

بندہ ہوکر اگر ہو تو گستاخ
لوگ اسپر کرینگے تجہکو فراخ

بند کر جتنے تیری سینے مین
ڈال رکہے ہین حرص نے سوراخ

گلشنِ دہر کتنا چوڑا ہے
باغ دنیا ہے کیسا باغ فراخ

تختے تختے پہ جلوہ گر ہین پہول
نغمہ زن بلبلین ہین شاخ بشاخ

کیون بڑہا لیگیا ہی کاخ اپنا
آسمان تک یہ بندہ گستاخ

تہوڑا سا انقلاب جب ہوگا
خاک بن جائیگا پلٹ کر کاخ

موت آئی تو بہاگنی کے لئے
کونسا بندہ ڈہونڈیگا سوراخ

سایہ گستر بشکل طوبی ہین
شجر معرفت کی ہر ہر شاخ

ردیف	تنگ دستی مین مت ہو ای سمرو مانگ اپنے خدا سے رزق فراخ	د

ہوا و حرص کا جبتک توڑین بسم پیوند ۔ خدا ہی کسطرح جوڑیگا یک قلم پیوند

کبھی اکھڑ نہین سکتا قیام عالم تک ۔ خدا سے جسکا غریزو کیا ہے جم پیوند

پہرا تا جاتا ہی دنیا کا بندہ سالک ۔ بنا ہی راہ طریقت قدم قدم پیوند

نہ ٹوٹتا ہی نہ ٹوٹا تہا اور نہ ٹوٹیگا ۔ ہی سخت رشتہ محبت کا اور ستم پیوند

خدا نے باندہ دیا تہا وجود عنصری کا ۔ ازل کے روز بسر رشتہ عدم پیوند

ہم آج رکہتے ہین کیون عار خاکساری سے ۔ کہ ہونگے خاک ہی آخر کو پا کے ہم پیوند

نہ آنا دیکہنا نہ بہار دام دنیا مین ۔ پہڑا ہی لینا جو ہوا سے بیش و کم پیوند

بلا پہ اور بلا کیون تڑپتے جاتے ہو ۔ لگاتے جاتے ہو کیون آپ تم یہ غم پیوند

بنا کے یکو نہ دیہی اپنا ہمرشتہ ۔ سمجہ کے یکو نہ ہر گز نہ اپنا ہم پیوند

خجل ہی جانیگی ایک روز کی بوسیدہ ۔ ہین تیری جوڑ و گی آستین جسقدر ہم پیوند

غزل	بہروسا اپنا سے پیوند پر کہہ خسرو کہ ہوتے جاتے ہین میلے یہ دمبدم پیوند	فارسی

ہر چہ خواہد میکند خلاق اکبر نیک و بد ۔ ہست در دست خدا ئی بندہ پرور نیک و بد

سلم و کفر ہنر کردن بخاک بندگی ۔ باندہ بر محراب تسلیمش نگون ہر نیک و بد

بارد آن ابر کرم شرقت بر پست و بلند ۔ ہست خوشہ نمایت جلوہ گر بر نیک و بد

حصہ می یابد ز خوان نعمتش ہر مار و مور ۔ میخورد ہر روز و شب و زہی برابر نیک و بد

جابجا لرزان و ترسان ہست از رعبش جہان ۔ ہست از قہرش ہراسان ہر زبان ہر نیک و بد

نیک و بد امیدوار فضل و احسان خدا است ۔ سوی او دارد نظر با دیدہ تر نیک و بد

غور کن در حالت خورد و کلان و جملہ عال ۔ کن بچشم عبرت ای نادان نظر در نیک و بد

در زمانه روز و شب ظاهر سیاه است و سپید … مینماید روی خود زین پرده اکثر نیک و بد

تا توانی دوستی کن ترک با خلق جهان … زانکه هستاز دوستانت طالب نیک و بد

فی الحقیقت مرجع خلق جهان انسان ذات خداست … سوی حق وارد رجوع خود سراسر نیک و بد

بنده را یارب عطا کن دیدهٔ مردم شناس

تا شناسد هر زمان ان سرور نیک و بد

جو خود ہی بندۂ محتاج اسسے کیا امید … خدا کی ذات پہ رکھہ بندۂ خدا امید

ہی طالبان حقیقت کی پیشوا امید … ہی سالکان طریقت کی رہنما امید

نہ دوستی کی ہے دنیا سے ابتدا امید … نہ ہی وفا کی زمانہ سے انتہا امید

ہزار ہون ہمہ نشین بندۂ خدا سے رکھتا ہے … ہی حق کی ذات پہ اسکو ہزار ہا امید

دم آرام سے نہ آئے نہ آسکے کیا نہ … ہی کسکو زندگی کی اکدم بھلا امید

گناہگار ہزاروں گناہ کرتے ہین … نہین ہین فضل خدا سے مگر وہ نا امید

جو آیا جانے کی خاطر ہی دار فانی مین … قیام کی نہ رکھے یہان ذرا امید

بغیر حسرت و افسوس نا امید ہی کے … امیدوارونکو اسسے بھلا ہی کیا امید

وفا کی اہل زمانہ سے اس زمانہ مین … نہ ایک رکھے توقع نہ دوسرا امید

امید بندونکی مطلب بر آوری کرتی ہی … دکھاتی سب کو ہی مطلب کا راستہ امید

بھروسا رکھیگا پورا اگر تو خالق پر

تیری بر آئیگی فی الفور سرورا امید

زہی بندہ ہی بند غم سے آزاد … نہ رکھے جو کہ حب مال و اولاد

عیان وحدت سے ہی کثرت کا جلوہ … اسی واحد سے ہی لاکھون کی تعداد

وہ ہے شاہنشہِ اقلیم ہستی | وہ ہے فرمانروای ملکِ ایجاد
خدا کے فیض سے پاتی ہی سب فیض | ہی خلقت جسقدر ارواح و جماد
ہمیشہ دم بخود ہین اہل تسلیم | نہ زاری ہی نہ نالش ہی نہ فریاد

مطلع

رہیگا کب تلک یہ خانہ آباد | دہری پانی پہ ہی جس گھر کی بنیاد
خدا سے مانگ جو تو مانگتا ہے | کہ مل جای تجھے دولت خداداد
عزیزو نفس امارہ کو مارو | کرو قتل اسکو فوراً بن کے جلاد
گرفتار غم دنیا نہو نا | ملائک ہو جاؤ سب کا اور رہو شاد
نہو گر آدمی مین آدمیت | تو پہر کس کام کا یہ آدمی زاد
خوشی خالق کی گر تم چاہتے ہو | ہمیشہ رکہو اسکی خلق کو شاد
خدا کا دوست ہے حکم خدا سے | اگرچہ فاسق و فاجر ہو جو آد

غزل اک اور بہی لکہہ اسطرح پر
کہ خوش ہون تجہسے مردان خدا یاد

غم دنیا مین ہو جائیگی برباد | تیری یہ جان شیرین مثلِ فرہاد
نہو مغرور اتنا اور نکر فخر | بسابق عزتِ آبا و اجداد
وگر لایق ہے بیٹا ای ہنرمند | کر اس عزت پہ عزت اور ایزاد
مجرو بن بشکلِ اہلِ تجرید | رہو فرد جہان مانند افراد
بوقتِ غم خدا پر رکہہ بہروسا | خدا سے وقت مشکل مانگ امداد
خدا کا ای مسلمان مان فرمان | پذیرا کر جو ہو خالق کا ارشاد

مطلع

خدا کے روبرو کر اپنے فریاد
کہ وہ ہے داد گر فریاد کی داد

کہڑا باغ جہان مین جبتلک ہے
رہو آزاد مثل سرو آزاد

نہین ملنے کا تجھکو رزق مقسوم
زیادہ حد سے اور قسمت سے ایزاد

نہ بہول اپنے خدا کو مثل فرعون
نکر لوگون پہ شدت مثل شداد

اڑانا حق نہ خاک اپنی کا خاکہ
مبادا آبرو ہو جائے برباد

بجہا مت دل سے سوز عشق کی آگ
یہہ لوہا گرم ہے کہتا ہے حداد

سبھی سے کیسے تہر اپنے دل کو
نہ سخت اپنا سینہ مثل فولاد

فقط ساکہ جہانسے ہی تیری دوست
بنالے دوست مردان خدا یاد

تیری ہی دولت تیری وارث تیری بعد
بہت ہی جلد کر لیوینگے برباد

اٹھا یا اسکو لیجاوینگے حکام
ویا کہا جاوینگے سب بلکہ داماد

ردیف ف

تیری حمد ایزدی سن سنکی سرو
زمانہ بولتا ہے آفرین باد

ہی اسی دام تعلق مین یہہ بندہ ماخوذ
باپ دادا بھی تہا جس بند مین اسکا ماخوذ

کیسا پابند طمع ہو گیا انسان طماع
حرص کے پنجہ مین ہی آدمی کیسا ماخوذ

گرتا دانہ پہ نہ گر بہول کے مرغ نادان
کیونکر اس دام غم و رنج مین ہوتا ماخوذ

چہوٹ بہی جاتے گر اس بند سے بندہ اک بار
اسکو کر لیتے ہین فی الفور دوبارا ماخوذ

ایسی آفت سے بہلا بچ سکے کیونکر انسان
جس مصیبت مین زمانہ ہی سراپا ماخوذ

کس مصیبت سے یہان آدمی دن کاٹتا ہے
کس گرفتاری مین رہتا ہی ہمیشہ ماخوذ

ہم نے پایا جسے دنیا مین مقید پایا
فی الحقیقت جسے دیکھا ہی سو دیکھا ماخوذ

آدمی ہوتا اگر صاحب ہوش و ادراک
محبس غم مین نہوتا کبھی ایسا ماخوذ

ایسا زنجیر تعلق مین نہوتا پابند
ایسا زندان تفکر مین نہوتا ماخوذ

چھوٹنا پاؤگے جبتک کہ نہ دم جائیگا
دام دنیا مین خبردار نہ ہونا ماخوذ

دیکھین کب نکلیگی سرور کے تن زار سے جان
دیکھین کب چھوٹیگا زندان سے یہ ماخوذ

نکر کاہے لکھے کے کام اسقدر اے بیخبر کاغذ
سنا ہی [illegible]

بنا کر جسکو سب اہل نظر تعویذ جان کہین
کوئی ایسا [illegible]

تیری بھیجا نیکو اس کاتب خوشخطی بکاہی مین
مضامین اپنی [illegible]

تعلق کا بڑا دفتر نہ اے دیوان عالم مین
قلم مت توڑ [illegible]

لپیٹا جائیگا جس وقت دفتر تیری ہو اسکا
نہ آئیگا کہین [illegible]

رقم کیجئے سکین جتنی مضامین خاکساری کے
کہ ہو روشن مشکل کا تذکرہ سر بسر کاغذ

مطلع

لکھہ ایسا ذوق و شوق حق مین اے اہل نظر کاغذ
کہ کھو جاوے ہر اک مشتاق کی دلمین اثر کاغذ

خدا کا نام اپنی صفحۂ دل پر فقط لکھہ لے
نہ رکھہ دفتر کے دفتر باندھ کر تو اپنی گھر کاغذ

ورق کسو بطے شام و سحر ناداں پلٹتا ہے
کیا کرتا ہی دن اور رات کیون زیر و زبر کاغذ

موحد بنکی کر بے یاد نکتہ ایک وحدت کا
نہین لکھا ہی جسکو خامۂ قدرت نے ابر کاغذ

سیاہی ہینکدی ہی تو نظر تنی اپنی نامہ پر
بلکہ آتا ہی نظر کالا جدہر دیکھو ادھر کاغذ

مطالعہ کر کتاب عشق کا شام و سحر سرور

ر	فقط رکھہ نامہ اعمال کا پیش نظر کاغذ	ردیف

بندہ عاجز سلئے کرتا ہی اتنا زور و شور
اسقدر کیون خاک کا کرتا ہی پتلا زور و شور

ہو کے مغرور نہی دکھلاتا ہی بندہ ناتوان
کیسی طاقت کیسی قوت اور کیسا زور و شور

نہو رسیی ہستی پہ ہی کسو اٹھی جوش و خروش
اس ذراسی بات پر ہوتا ہی کیسا زور و شور

سینکڑون رستم ہزارون پہلوان لاکہون امیر
چلدیے دکھلا کے آخر اپنا اپنا زور و شور

ٹوٹ جائینگی یہہ قوت بازوون کی ناکہان
خاک مین ملجائیگا انسان لکا سارا زور و شور

ہاتھہ سی گر ہو سکے کچہ کام کر ای مرد کار
فائدہ کیا ہی زبان سی اتنا کرنا زور و شور

مرد میدان عبادت ہی وہی مرد خدا
آکے اس میدان مین جو دکھلای پورا زور و شور

اہل دنیا کا حقیقت مین کوئی مالک نہین
کرتے ہین ناحق ہمیشہ اہل دعوی زور و شور

ہی ادہر بندون کے دلمین جوش ان تقصیر کا
حق کی رحمت کا ادہر کرتا ہی دریا زور و شور

آج تیرے جسم مین جتنی بھری ہین قوتین
چار دن کے بعد یہہ ہوجائیگا کیا زور و شور

اصل مین ای پہلوان کمزور ہی تیری سرشت
پھر بھلا کس بات پر ہوتا ہی ایسا زور و شور

لکھی یہہ **سرور** نہ ہی زور و شور کی تو نی غزل
جسکو سنکر دلمین ہوجاتا ہی پیدا زور و شور

خوشی سے مان **سرور** حکم تقدیر
کہ جاتی ہی نہین پیش اسمین تدبیر

ندی اتہون سی عجز و خاکساری
اگر اسکے عوض ملجای اکسیر

بلوح سینہ لکھہ لی حق کا نقشہ
یہہ تصویر اپنے دلپر کر لے تحریر

زبان پر لا نہ غیر از راستی بات
کہ اہل دل بھی سن لین تیری تقریر

زمانہ مرگ کا ہے آنیوالا
نہو گی اسمین کچھہ تقدیم و تاخیر

کہان رہجاینگے قائم تیری بعد
نشلہ موت کا ہوگا تو آخر
گنا ہونکی معافی مانگ حق سے
عبث کرتا ہے تو دنیا کی خاطر
بہت پچھتایگا جس وقت تجھکو
خوشی مت ہو اگر ملجای دولت

یہہ عالیشان محل اور اونچی تعمیر
پڑیگا بر ہدف اک روز یہہ تیر
خدا سے بخشوا ہر ایک تقصیر
یہہ سب جعل و فریب مکر و تزویر
ملیگی آخرت مین اُسکی تعزیر
وگر چہن جای مت کر دلکو دلگیر

ابہی کہا سرو زاغم عاقبت کا
سنو ہر اس کام کو کر اچہی تدبیر

ملکے بیٹھو دوستو پھر عبادت یار کا
عمر گزری کٹ چکا دن شام کا اب وقت ہے
گل نہ آئیگا نظر گلشن مین جب وقت خزان
دی نہین سکتی مین کچہ تجھکو مدد دنیا کی دوست
دی تعصب ہر کسی سی مل کہ حق تجھکو ملے
سیر کر اور دیکھ گل دیکھہ اس گلزار کے
ٹوٹ جاینگے یہہ سب پیوند بعد از چند روز
نفس کا نرسو ہا ندہن کے لینا انتقام
ایکدن یہہ سانپ بنکر مار ڈالیگا تجھی
موسم گل یا خزان ہو لالہ زار و ہر چمن

ہر جگہہ ایک ایک دو دو تین تین یا چار چار
کر سکیگا کیا بہلا اسوقت انکا رکا
عندلیب زار روئیگی نہ کیونکر زار زار
بن نہین سکتی یہین دشمن دوست اور اغیار یار
جسطرح ملتے ہین باہم دوست دوست اور یار یار
پر بنا اپنی گلے کا انگوٹھی زنہار تار
رشتے سب جاینگے دنیا کے آخر تار تار
اُسپہ خود کرنا پکڑ کے ہاتھہ مین تلوار وار
نفس امارہ کیا کرتا ہے ہر دم مار مار
دلکو ایسے انقلابون سی نہ کرنا خار خار

سخت بیماری ہے درد مل تو اپنی آپکو

بنکے نہ پر ہیز مت ای سرور بیمار بار

وحدت کا کر زبان سے اقرار بار بار ... گر منہ سے حق کے کلمہ کی تکرار بار بار
کرتا رہو ہمیش صفا دل کا آئینہ ... لگجا ئے تا کہ اسکو نہ زنگار بار بار
کر بار بار بندگی رب کریم کی ... سر کو جھکا کے سجدے مین ای یار بار بار
کس کسطرح دکہاتا ہی تازہ بہار دیکھہ ... ہر فصل مین یہہ گلشن ہنجار بار بار
برسا خدا کے خوف سے خون جگر مدام ... آنکہون سے شکل ابر گہربار بار بار

مطلع

حق سے دنیا ہی دولت بیدار بار بار ... ملجائے بار جسکو بدربار بار بار
آنکہون سے جسنے پردہ ظلمت اٹہا دیا ... دیکھا اسی نے چہرہ دلدار بار بار
کب بار بولینگی گلشن مین بلبلین ... کب پہولیگی یہ حسن کی گلزار بار بار
حق بار ہو کرتا ہی سب کے گنہ معاف ... توبہ قبول کرتا ہے غفار بار بار
آخر پا ہی لیگا مسیحا کو ایکدن ... ڈہونڈے اگر کوئی اسے بیمار بار بار

پہیلا بغیر حق کے نہ غیرون کے روبرو
دست سوال سرور نادار بار بار

ورد کر نام خدا لیل و نہار ... مغفرت کا ہی اگر امیدوار
بندگی کر حق کی ای کاہل وجود ... کام مین مت سست ہو ای نابکار
بندہ کہلاتا ہی گر دنیا مین تو ... بندہ بن اور بندگی کر اختیار
خانہ دنیا مقطع خانہ ہے ... پر نہین ہے اسکی بنیاد استوار
زندگی اپنی کے دن گنتا ہو ... بلکہ ہر دم مرگ کا رکہہ انتظار

عاشقِ جانباز ملجائے اگر ——— کر دے اپنی جان و دل اُسپر نثار

مطلع

عاجزی کر عاجزی ای خاکسار ——— کیونکہ ہی یہہ عجز تیرا افتخار
گلشن دنیا کا بنکر عندلیب ——— سیر کر دہر خزان و ہر بہار
گاہ ذوق و شوق مین ہو نغمہ زن ——— گاہ گل کی یاد مین رو زار زار
ہای کوئی خار بہی اس مین اگر ——— رکہہ نہ کچہہ بہی اپنی دامن مین ہے خار
غم نکہا دنیا کا ہرگز غم نکہا ——— دل کو رکہہ ایسین بحال برقرار
کیون نہ بخشیگا تجہے رزاق رزق ——— کیون نہ پالیگا تجہے پروردگار
بر کنار اس سے رہو ای مرد حق ——— ہی یہہ دنیا بحر ناپیدا کنار
کر کے عاجز مار ڈالے مرگ نے ——— جب کہ زال و رستم و اسفندیار

ردیف ز

با وجود ضعف و عجز و لاغری
پہر ہے ای مسرور تیرا کیا اعتبار

کئے ہین نفس نے جسطرح دانت تجہپر تیز ——— کر اُسپہ تو بہی ایسطرح اپنا خنجر تیز
ملادی خاک مین گردن پکڑ کے دشمن کو ——— کر ایسا حملہ کوئی اُسپہ مرد بنکر تیز
رہی تہوڑا سا دن باقی دور منزل ہے ——— چل اپنی راہ مین مانند باد صرصر تیز
فرشتہ بنکے پہنچ جاتا عرش پر آن ——— گر اسکی خاک کو لگجاتی شوق کے پر تیز
رہیگا سست اگر حق کی بندگی مین تو ——— نہ ہوگا کسطرح پر تجہہ پہ نفس کافر تیز
کہین بہی کچہہ نظر آتا نہین زمانہ مین ——— اندہیری چلتی ہی دنیا مین روز گہر گہر تیز
کسی سے بول نکچہہ تم بجو رہو لیکن ——— خدا کے ذکر کا وقت آئے جب زبان کر تیز

ہی اپنے کولسے رتبہ پہ آدمی مغرور — ہوا ہی بندہ کاہل وجود کسپر تیز
تجہے بمنزل مقصود شتاب لے پہنچے — اگر ہو ساتھ تیری کوئی اچھا رہبر تیز
نہ کہینچ ادنی سی بات تو نیہ دمبدم تلوآ — زبان کو اپنی نکرلے بشکل خنجر تیز

وہ چاند سب کو ہمیشہ دکھائی دیتا ہے
نظر نہین ہے یہ افسوس تیری سرو تیز

انکھہ مت حق کی عبادت سے چرانا روز روز — بندگی مین تازہ مت لانا بہانہ روز روز
تجہکو وہ روزی ہی سامان دیتا ہی کہانا روز روز — تیر اپہنچاتا ہی تجہکو آب و دانہ روز روز
مانگنی غیرون کے گہر پہر کر نجانا روز روز — روز روز اپنا کمانا اور کہانا روز روز
قصر عالم کا نیا نقش جمانا روز روز — روز روز اسکو بنانا اور گرانا روز روز
منزل فانی کو اپنا گہر نہ مت بیٹھنا — ڈہونڈ لینا اپنے رہنے کا ٹہکانا روز روز
روز روز اپنی گناہونکا سمجھہ لینا حساب — اسپہ رونا روز روز آنسو بہانا روز روز
روز روز اُس خالقِ اکبر کی کرنا بندگی — سجدہ و تسلیم مین گردن جہکانا روز روز
تازہ تازہ رنگ کہلاتا ہی دور فلک — حالتین اپنی بدلتا ہی زمانہ روز روز
ہو چلیگا ختم جبدم ای مسافر یہہ سفر — پہر یہان ہوگا تیرا کب آنا جانا روز روز
مت بہڑکنے دینا آگ اپنی ہوا و حرص کی — اسکو تم آب ندامت سے بجہانا روز روز

دوستونکا ایک دن کر لینا پورا امتحان
ایسے دمبازونکا دم سرور رکہنا روز روز

وقت مشکل سب کی لیتا ہی خبر بندہ نواز — پالتا بندونکو ہی شام و سحر بندہ نواز
ہی وہی مالک خدا ہی بحر و بر بندہ نواز — بادشاہ فرمانروای خشک و تر بندہ نواز

اپنا بندہ جسکو خود لیتا ہی کر بندہ نواز
پہیرتا اُسکو نہین پہر وہ بدر بندہ نواز

خوش نہین ہوتا کسی بندہ سی غیر از بندگی
چاہتا ہی بندگی کو اسقدر بندہ نواز

ذرہ کو سورج بنا دی خاک کو سونا کری
مہربانی سی کری جسپر نظر بندہ نواز

کوئی دشمن دشمنی دنیا مین کرسکتا نہین
ہووی بندی کی حمایت پر اگر بندہ نواز

بیکسی مین بندہ بیکس کا بنجاتا ہی کس
مرغ بے پر کو لگا دیتا ہی پر بندہ نواز

زور کمزورونکو کرتا ہی عطا پروردگار
بخشتا ہی بندہ بی زر کو زر بندہ نواز

پالتا ہی اپنے بندونکو وہ رب العالمین
رحم کرتا ہی وہی ہر ایک پر بندہ نواز

مہربان اُسپر ہین سب جسپر خدا ہی مہربان
ہین اُنہی ہر بندی بہی اُسکی ہی جدہر بندہ نواز

بندی سب ورد زبان کرلین تیری اشعار کو
سرور اُمین اگر بخشے اثر بندہ نواز

فی الحقیقت وہ خدا ہی کارساز
مانتا بندون کی ہی ناز و نیاز

صدق و اخلاص و نیاز و عجز سی
پڑہ نماز اى بندہ حق پڑہ نماز

باادب ہوکر جناب حق مین چل
کون تیری آنجگہہ بستا ہی ناز

درگزر عزت سی اپنی اى عزیز
رکہہ بچا کے بجز سرای سرفراز

دل اُسی کو جسکو ملنا چاہیے
اُنسے بچ ہی جنسے واجب احتراز

چہوڑ سب آلودگی اى سینہ صاف
جان و دلکو پاک کہہ ای پاکباز

ہاتہہ کر کوتاہ مال و جاہ سے
چہوڑ حرص و طمع و اُمید دراز

فاش مت کر یار دم رونجے بغیر
وقت حاجت بی ضرورت ابلاء راز

بر زبان لاتا نہین جز یاد حق
مرد عاشق جب سوز و گداز

عشق ذرّونکو بنا دیتا ہی خور — عشق کردیتا ہی کنجشکونکو باز

عشق سی دنیا مین شہرت پا گئے — خسرو و شیرین و محمود و ایاز

دوڑ ہر مطلب برآنیکے لئے — حملہ کر مثل سوار یکہ تاز

جب شکار آئے کوئی جو ہا نظر — پنجہ کہول اور مار چنگل بنکے باز

کیون سبب یہہ نادان تعلق مین اسیر

کیون ہی سرور پابند حرص و آز

ردیف س

جیتے جی کرتا ہی کب دنیا سی دنیا دار بس — اپنی منہ سی گرچہ وہ کہتا ہی سو سو بار بس

زندگی مین یہہ جہگڑا جاتا ہی بڑہتا آدمی — دم نکل جاتا ہی جب ہوتی ہین سب تکرار بس

سخت مہلک ہی یہہ بیماری ہوا و حرص کی — جان تان آزار ہی دنیا مین یہہ آزار بس

ہی خدا ہی داروئی درد دل دردمندان کا — ہی خدا ہی دستگیر بندگان زار بس

وقت مشکل ہی وہی ہر ایک کا مشکلکشا — اور غم و رنج و الم مین ہی وہی غمخوار بس

پردہ پوش خلق ہی وہ ایک ستار العیوب — واقف اسرار دل ہی ایک وہ دلدار بس

جاتی جاتے عمر جائیگی گذر اپنی تمام — آتے اتنے دم یہہ ہوجائیگا آخر کار بس

جبسے دنیا کی عمارت ختم ہونیکی نہین — چہوڑ دی اسکو یہان بس کر وہی معمار بس

کہا چکا دنیا کو تو اور تجہکو دنیا کہا چکی — اب تو کر اس سے خدا کیواسطی ای یار بس

یہہ ابھی گلزار کی کرلے کہ بعد از چند روز — ختم ہوجائیگا گل اور موسم گلزار بس

اس تجارتگاہ مین کچھہ کرلے سرور لین دین

ہونیوالا ہے یہہ سودا ختم اور بازار بس

خدا کی ذات کو ہر ایک دم سمجھنا پاس — نجانا دور کہ ہے دلربا ہمیشہ پاس

کبہی کہین نہین جاتا ہی گہر سی گہر والا
قیام رکہتا ہی بندہ کی اُسکا مولی پاس

ہی یہ سخن اقرب از نسا و ذات ربانی
خدا ہی بندہ کے پاس اور خدا کے بندہ پاس

ہمیشہ دیتا ہی روزی گناہگارونکو
خدا کو بندہ ناچیز کا ہی اتنا پاس

عزیزو ڈہونڈتے کیون دور دور پہرتے ہو
ہمیشہ جبکہ رہا کرتا ہے وہ مولی پاس

خدا کا نام فقط رکہہ لے پاس دنیا مین
اُٹہا دی باقی جو ہی مال و زر خزانہ پاس

جہان سی جائیگا جسوقت ساتہہ کیا لیگا
جب آیا پہلے تہا اُسوقت رکہتا تہا کیا پاس

اگر تو لوگونکی خاطر عزیز رکہیگا
تیرا کریگا نہ کیونکر زمانہ سارا پاس

دوائی درد دل زار غیر سے مت مانگ
کہ تیرے نزد رہتا ہی وہ چارہ گر مسیحا پاس

دم اخیر سمجہہ لو ہر ایک دم اپنا
ہی اسکے جانہیں باقی کوئی گہری پاس

سفر ہے طول رہ آخرت کا ای **سرور**
بہت سا خرچ تم اس راستہ مین رکہنا پاس

لائی جو جنس اچہی اس بازار مین وہ جنس
نقد وہ حاصل کری ساتہہ اپنی جو لیجائی جنس

سو سوداگر کو دیتا ہی وہی سودائی جنس
روبرو جس خلق کے ہر جنس کے نہ بہائی جنس

ہی مناسب ایسے سوداگر کو یہہ سوداگری
جو بہ بازار محبت بیش قیمت لائی جنس

سالکون کی ہر طرح سے لی خبر مرد غنی
وقت پر گر نقد کچہہ حاصل ہو دلوائی جنس

ہی محبت اپنی اپنی نوع سی ہر نوع کو
چاہتی ہین اپنی اپنی جنس کو ابنائی جنس

مال و زر دیکر چہڑا دنیا سی اپنی آپ کو
جان بچ جائی اگر ہرگز نکر پڑنے جنس

لے پہنچ گہر تک سلامت رہزنون سی مال کو
راستے ہی مین مبادا اپنی تو لٹوائی جنس

سوداگر اچہا کہ اُسسے تجہکو سودا اچہا ملے
جنس لا اچہی کہ تجہکو فائدہ پہنچائی جنس

کردی سائل کے حوالے جو نقد ہی جنس و مال
تا بجنس عند الضرورت تجھکو وہ لیجاے جنس

پورا سوداگر ہے اور نامی ہی دوکاندار
ہر طرح کی جو کہ اس بازار مین پہیلاے جنس

مصرع نادار کیا اپنی کری حالت بیان
کہولکر نقد اپنا یہہ دکہلاے یا دکہلاے جنس

دور ہی سی سونگہہ اس گلشن کی باس
پر لگا مت ہاتہہ مت جا گل کے پاس

حق تیری ہر عرض کرتا ہی قبول
مانتا ہی وہ تیری ہر التماس

مستحقون کو اٹہا دی اپنا مال
حق شناسی کر سدا ای حق شناس

کہول وہ کیسہ جو ہی باندہی ہوئے
پاس مت رکہہ اسکو جو رکہتا ہی پاس

غم نہ کہا ای مرد دانا غم نہ کہا
کام سب تیری خدا کر دیگا راس

مشکلین کر دیگا حل مشکلکشا
بن کے صابر صبر کر مت ہو اداس

چہوڑ ہی جائیگا آخر جتنا گنج
کر لیا ہے جمع تو نے اپنی پاس

ہوگیا فربہ اگر تو کیا ہوا
خاک کہا جائیگی آخر تیرا ماس

پاک کر دلکو ہوا و حرص سے
جسم کو دہو اور بدل اُجلا لباس

بندہ بن مت ڈر کسی بدخواہ سے
عاجزی کر اور نہ رکہہ دل مین ہراس

کون اس دار فنا کو چہوڑتا
گہر اگر ہوتا یہہ مستحکم اساس

ذات حق ہی مالک ملک جہان
رازق وحش و طیور و جن و ناس

مرد طماع و حرایص [illegible]
رات دن گردش مین ہی مثل خراس

ردیف

مصرع تو بندہ حق ہے اگر
سر جہکا اور کر ادا حق سپاس

ش

کار کن سرگرم ہر شام و سحر در کار باش / روز و شب با انتظام کار خود ہشیار باش

در محبت دائما دل زنده باش ای زنده دل / در عبادت روز بے آرام و شب بیدار باش

نرم مثل موم شو با سنگدل مانند سنگ / باش گل در سنبلستان جہاں با خار باش

سینه کن صاف از همه گرد و غبار ما سوا / صورت آئینه ہم صورت بشکل یار باش

مطلع

عاشق روی مسیحائی اگر بیمار باش / گر تو ہستی طالب گل عندلیب زار باش

دیده صورت به بند و چشم معنی باز کن / پرده ها بردار و محو جلوه دیدار باش

کن بوحدت اعتراف و از دوئی انکار کن / با خدا کن دوستی و از خودی بیزار باش

تشنه شو تا جرعه از آب حیوانت دہند / دل بدلبر بخش و در ایں لائق دلدار باش

ہم مسیح از بارگاه حضرت باری تعالیٰ / روز و شب با درس ہو چون دیوار باش

باش نالان تو بشکل بلبل در فراق روی گل / نغمه زن در سوز دل مانند موسیقار باش

باش مملوک جہاں ای بنده تا مالک شوی
سر بنه سرور بخاک بندگی ہموار باش

خدا کی رکھتا ہی جو بنده خدا خواہش / خدا بغیر کسی کی ہی اسکو کیا خواہش

مرادیں چاہنے والوں کو چاہ دیتی ہی / ہی سب کے مطلب و مقصد کا مدعا خواہش

زمانہ سارا ہی دیوانہ اپنے مطلب کا / نہ یار رکھتا ہی تیری آشنا خواہش

خدا کو جب تیری خواہش ہمیشہ رہتی ہے / تو اسکی کیوں نہیں رکھتا ہی ما یا خواہش

خدا ہی چاہی تو بندے کی پوری خواہشیں ہوں / کہ ایک بنده ہی یہ اور ہزار ہا خواہش

خدا ہی بندوں کو ساری مرادیں دیتا ہے / نہ وہ پوری کرتا ہی انکی فدا درا خواہش

اخیر دنیا سے چلدیگا چاہنے والا
یہان ہی اپنی ہر اک چھوڑ جائیگا خواہش

خدا کے چاہنے والے کسیکی رکھتے ہین
نہ ابتدا مین ضرورت نہ انتہا خواہش

ہر ایک شخص کے دل مین جہان فانی مین
جدا جدا ہی تمنا جدا جدا خواہش

رہیگا سب کا زمانہ مین گر تو خواہشمند
تیری ہی دنیا مین ہر ایک کہیگا خواہش

خدا سے مانگو جو تم مانگتے ہو اے سرور
کسیکی رکھہ نہ بجز ذات کبریا خواہش

سر جھکا سرور کہ حق تجھکو کرے ہمتائے عرش
لامکان بن جا کہ حق بخشے مکان بالائے عرش

خاکساران الہی نے وہ پایا ہی عروج
سرنگون جنکے کمال رعب سے ہو جائے عرش

بندگان حق اگر دیکھین نگاہ تیز سے
لرزین فورا آسمان کا ہے زمین تھرائے عرش

آسمان پر خاکساران ہین کرتے ہین سیر
خاکبوسان محبت چومتے ہین پائے عرش

عاجزی اس خاک کی منظور ہے حق کی حضور
ہے مناسب اسکو پایہ سے اگر تیرا ہے عرش

کھول دست عجز حق کے سامنے وقت دعا
تا کہ کھل جائین اجابت کے لئے دروازئے عرش

سر زمین پر ہے غنیمت جنکو فرش بوریا
فی الحقیقت دل مین وہ رکھتے نہین پروائے عرش

دیدہ دل جسکے روشن ہین بنور ایزدی
کیا عجب ہے گر زمین پر بیٹھکر دکھلائے عرش

جاذب جذب محبت گر کشش پیدا کرے
فرش سے تجھکو اٹھا لیجائے وہ بالائے عرش

خاک پر سر رکھہ جھکیگا فلک تیری طرف
بندہ خدا کے خوف سے تجھپر گہر سکے عرش

افتخار دو جہان ہے سرور عالم کی ذات
انکی پابوسی سے سرور کیون نہ عزت پائے عرش

حق وہی سنتا ہے بندہ حق نیوش
کھل گئے جسکے کلام حق سے گوش

رکھہ کسیکی بہی بدی پر مت نظر
دیکھہ مت بندون کے عیب ای پردہ پوش

عمر کو مت کہانے پینے مین گزار
مت گنوا یہہ دن بنکر بادہ نوش

گہر بنا کر اس سرائے دہر مین
کسلیے رہتا ہی یہ خانہ بدوش

اسقدر سر کیون اٹہاتا ہی حباب
خالی ہنڈیا اتنا کیون کرتی ہی جوش

قطرۂ ناچیز دریا کی طرح
کونسے برتے پہ کرتا ہی خروش

کام بیہوشون کے کیون کرتا ہی تو
حق نے جب بخشا ہی تجہکو عقل و ہوش

کاٹ لیتے ہین زمانہ رنج کا
اہل تسلیم و رضا ہو کر خموش

زہر کا انکو اگر ملجائے جام
مثل شربت اسکو کر لیتی ہین نوش

مان فرمان الہی جسطرح
مانتا ہے بندۂ حلقہ بگوش

ردیف ص

دل مین کر ذکر خدا جسسے نہون
سرورا واقف زبان و چشم و گوش

ہی دین و مذہب و ملت کا مقتدا اخلاص
فقط ہی راہ طریقت کا رہنما اخلاص

تہا یہہ عالم ایجاد جب نہ تہا اخلاص
کہ قصر عالم ہستی کی ہے بنا اخلاص

بنا خدائی کا محبوب مرد با اخلاص
خدا اسی کو ملا جسکو مل گیا اخلاص

ہر ایک بات مین ملحوظ دوستی کرلے
ہر ایک کار کرا ہی مرد کا رہا اخلاص

قیام جسسے محبت کو ہی قیامت تک
سرای دہر مین ہی ایک صدق یا اخلاص

حصول دولت و اقبال و مال کی خاطر
ہی صدق و راستی اکسیر کیمیا اخلاص

مقطع

خدا کے بندے بن اے سبع کر بندہ خدا اخلاص
تمام دنیا سے گر بڑہ کے ہی بڑا اخلاص

رکهہ ایسا اہل محبت سے تو سدا اخلاص
کہ رکهین تجهہ سے بهی سب یار و آشنا اخلاص

اگر ہی قید تفکر سے مخلصی منظور
گهٹا دی بغض و عداوت کو اور بڑہا اخلاص

بکار تجهکو ہی اخلاص دین و دنیا مین
کہ ہی ذریعہ بہبود دوسرا اخلاص

بنا ہی خانہ الفت ہی جس سے مستحکم
محبت ایک ہے رکن اسکا دوسرا اخلاص

کرے ہزار عبادت تو کیا ہے ای سہرو
کہ ذات باری کو منظور ہے تیرا اخلاص

دربدر اس آدمی کو بهیکہ منگواتی ہے حرص
جسکے گهر جاتا ہی اسکو دہکی دلواتی ہی حرص

حرص سے آنکهہ اپنی بندہ کیسی کر لیتا ہی بند
اندہا ہو جاتا ہے جسدم شکل دکهلاتی ہی حرص

پردہ پڑجاتا ہی آنکهو اسکی عقل و ہوش پر
جس گهڑی ہی بی پردہ ہو کر دربدر پهرواتی ہی حرص

جس جگہہ جانا نہین ہوتا کبهی اسکو پسند
وان ہی بیغیرت بنا کر اسکو لیجاتی ہی حرص

چهوڑتی باقی نہین کچهہ آبرو طماع کی
گالیان ہر دوست اور دشمن سے کهلواتی ہی حرص

حرص سے بدنام ہو جاتا ہی ہر اک نیک نام
صاحب عزت کو ذلت کینچی پہنچاتی ہی حرص

طینت انسان مین عیب حرص ہی کیا سخت عیب
آدمی کی بد ذات مین کیا سخت بدذاتی ہی حرص

حرص کم ہوتی ہی جبتک مر نجائے آدمی
چل بسی دنیا سے جبتک اسکی کب جاتی ہی حرص

آنکهین نیچی اپنی کر سکتا نہین مرد حریص
اپنی ہمچشمون مین اسکو کیسی نچاتی ہی حرص

آدمی کو ایکدم لینے نہین دیتی ہی دم
کر کے حیران شرق سے تا غرب دوڑاتی ہی حرص

کچهہ نہین ہوتا نصیب اسکے بجز خار الم
جسکو سہرو اپنا رنگین باغ دکهلاتی ہی حرص

خدا کے رستے مین رہبر بنا تو ایسا شخص
جو ہووے مرد موحد کوئی یگانہ شخص

اسیر دام تعلق نہو جو دنیا مین — وہی ہی سارے زمانہ مین ایک دانا شخص

تمام لوگون کو اچھا وہی سمجھتا ہے — جو اچھے شخصون مین ہوتا ہی آپ اچھا شخص

بغیر ذات الٰہی غریب بندون کو — نہ دینے والا کوئی ہے نہ لینے والا شخص

رہائی پائی ہو جسنے اجل کے پنجہ سے — ہوا نہ ایک بہی ایسا جہان مین پیدا شخص

خبر نہین ہے خدا کی خدائی کی جسکو — ہے خالی عقل سے وہ بے شعور کیسا شخص

اُٹھا لے بار عبادت جو اپنی گردن پر — ہزارون بندون پہ بہاری ہے وہ اکیلا شخص

غرض سے خالی کسی سے جو دوستی رکہی — نہ ایسا پہلے سنا ہے نہ کوئی دیکھا شخص

کرے جو دوستی سب سے وہی ہے یار دوست — جو یار رکہے زمانہ سے ہے وہ پیارا شخص

ملے بعالم ایجاد ہمکو کیا کیا لوگ — دکہائے صانع اکبر نے ہمکو کیا کیا شخص

ردیف — وہ دم بہی آئیگا سرور فقط کسی دم مین / کہینگے لوگ کہ اب مر گیا فلانا شخص — **ض**

خود غرض خود مطلبون سے کچہہ بہی مت رکہنا غرض — رہبران اہل غرض سے ہے بے تعلق لاغرض

بیغرض رکہہ نیک و بد سے دوستی اے دوستدار — چہوڑ ارباب غرض سے ہوکے بے پروا غرض

اپنے بیگانے زمانے کے غرض کے یار ہین — رشتہ داری ان مین فقط ہے منعقد رشتہ غرض

لیکے کیا آئیگا اے نادان بجز شرمندگی — جائیگا لیا جہان کچہہ اپنا مطلب یا غرض

مطلع

کیسے ہمجنسون مین کرتی ہے بجز رسوا غرض — بندہ بندون کا بنا دیتی ہے سمجہو کیا غرض

آجکل کے دوست منہ پر گرچہ کہلاتے ہین دوست — غور سے دیکہو تو ہوگی کوئی دربردہ غرض

حاجتین محتاج بندہ ہمکو کر دیتین اگر — پہر کوئی بندہ کسی بندے سے کب رکہتا غرض

مارے مارے سب ہی پھرتے ہیں غرض کیواسطے ‏ ہی ذریعہ آجکل دنیا مین ملنے کا غرض
آدمی جتنے ہیں پابند غرض ہیں سربسر ‏ ہی غرض دنیا و دنیا دار ہستر پا غرض
غیر کے در پر غرض لیکر نہیں جاتا کبھی ‏ جنکی گھر سے پوری کر دیتا ہی خود مولی غرض

مبتلا ہی رنج و غم سرور رہیں دنیا مین ہم
کیا غرض ہی کیا غرض ہی کیا غرض ہی کیا غرض

بندہ کی آپ سنتا ہی حق بار بار عرض ‏ سائل کرے گر ایک گھڑی مین ہزار عرض
سن لینگے تیری حال کی فریاد ذوالجلال ‏ مانگے تیری حضرت پروردگار عرض
پھیلاکے ہاتھ مانگ دعا حق سے صبح و شام ‏ کرلے زبان عجز سے لیل و نہار عرض
سائل کے گرچہ حال سے واقف ہی کردگار ‏ ہی بندہ غریب کو لیکن بکار عرض
درگاہ لاابالی مین زاری قبول ہی ‏ آنسو بہا کے رو کے کرو زار زار عرض
سنتا ہی ہر ایک بندہ کی کر التجا قبول ‏ جسطرح تیری مانتا ہی کردگار عرض
عفو گناہ کے لئی حق کی جناب مین ‏ منت بہت سی چاہئی اور بیشمار عرض
سائل ہو بندہ بنکے بدرگاہ ایزدی ‏ کر سر جھکا کے عجز سے ای جان نثار عرض
پرستش کے وقت دیکھی خالق روبرو ‏ کیا کچھہ کریگا بندہ بے اختیار عرض
دیتا نہین ہی کوئی مدد تجھکو وقت پر ‏ سنتا نہین ہی کوئی تیرا دوستدار عرض

مالک تیرا جو چاہے کری تیرے باب مین
مت کر زبان سے سرور خدمتگزار عرض

ہی مفید بندگی کل آج بندہ بعض بعض ‏ رہ گیا انسان ہی تب ایسی کا پورا بعض بعض
راہ حق پر سینکڑون آئی گئی انسان مگر ‏ منزل مقصود پر ان سب سے پہنچا بعض بعض

ہین بہت محتاج اس دنیا مین کم حاجت روا
لینے والے سینکڑون اور دینے والا بعض

کوئی لوٹی ہی ہزارون سے خدا بخشے کا دوست
سینکڑون سے ہی جناب حق کا پیارا بعض

سب کے ونگیر ہین دنیا کے دون کی لذتین
حرص سے خالی نہا ہوگا تو ہوگا بعض

مطلع

ہمنے مرد باخبر پایا تو پایا بعض بعض
بندۂ اہل نظر دیکھا تو دیکھا بعض بعض

حرف کیا خوشخط ہی اس کاتب نے لکھا بعض بعض
کیا صفا نقاش نے کھینچا ہی نقشہ بعض بعض

ہی سو ہند کے عزیز و کھل نہین سکتا کبھی
اسقدر توحید کا مشکل ہی نکتہ بعض بعض

عقل کہا جاتی ہی بیکر جسکی لیت دیکھکر
انقلاب ایسا دکہاونی ہی دنیا بعض بعض

ساری دنیا کو اگہ ہو ڈھونڈو گے تم لیکر چراغ
صاف سینہ مرد روشن دل ملیگا بعض بعض

ردیف ... طا ...

پوری یا مشکلکشا مشکل ہی سب کیجے
کہول دو باقی جو ہی سرو کا عقدہ بعض بعض

بندگی کا بندگان حق سے ہی اظہار شرط
ہی زبان سے کلمۂ توحید کا اقرار شرط

علم سے گردنکشی کرنا نہین بندی کا کام
بندگی مین سر جھکانا ہی فقط ای یار شرط

دونو نیکی اور بدی [illegible]
ساتھ ہر گل کے رہتا جہان ہی خار شرط

[illegible]
آدمی کو کام آتا ہی جو وقت کار شرط

ماننا ولی خدا سے شرط ہی حکم قضا
نا مرتب [illegible] ہین انکا شرط

سب کو کہلاتا ہی وہ مطلوب اپنا جمال
ہی طلب اسمین مگر ہی طالب دیدار شرط

[illegible] بکر شرط [illegible] ہی یہان [illegible]
اب [illegible] ترک دوستی [illegible] شرط

[illegible] کرتا ہی [illegible]
توڑدیتا ہی تو اپنے قول کی ہر بار شرط

مانی جاوے یا نہ مانی جاوے تیری التجا
ہی مگر منہ سی تیری وقت دعا گر اشرط

مانتا ہی عذر حق ہر بار جو کرتا ہی تو
گرچہ توڑی ہی ہزار بار تو اس سی سو سو بار شرط

ختم ہم کر لینگی انشاءاللہ حمد ایزدی
زندگی اپنی مگر مسرور رہی دن دو چار شرط

منزل دنیا نہیں جائی نشاط
کیون سمجھتا ہی بساط انبساط

بندہ خاکی کی جو پوچھو اگر
کتنی حیثیت ہی اور کتنی بساط

بر زبان مت لا کوئی بیہودہ بات
ہر گھڑی ہر بات مین کر احتیاط

بندگان حق سی رکھہ ہی خوب دوستی
دوستی ہی پر نہایت اختلاط

ابھی یہ کیون سی بڑہانا چاہئے
اتحاد و اختلاط و ارتباط

رکھہ بوقت رنج امید خوشی
یاد کر غم کو بوقت انبساط

ہی جہان مین چار دن کیواسطے
محفل عیش و خوشی بزم نشاط

رو نہین ہوتا ہی جسکیم کرو گا
تا نہ جاوے اونٹ فی سم الخیاط

گرم یہہ محفل رہیگی کب تلک
کبتلک بچھتا رہیگا یہہ بساط

وہ نہین مرتا جو باقی ہو رجائے
سر زمین پر مسجد ہو چاہ و رباط

گزرے دن مسرور ضعیفی آگئی
طبع سی گرد و عیش و انبساط

آشنا مطلب کا ہی یہ دنیا بیگانہ فقط
ہی غرض کی یہ اسطرح یارونکا یارانہ فقط

ہر جگہ جو یہ ہی پرتو افگن نور وحدت کا چراغ
ہو رہی ہی ساری دنیا جسکی پروانہ فقط

اس مسافر کی سرای دہر مین بسنا نہین
ایکبار اسکا یہان آنا ہی اور جانا فقط

دام دنیا مین فقط یہہ مرغ زیرک ہی اسیر — ہی زنجیر تعلق بند یہہ دانا فقط

کام مین اپنی سدا ہشیار یہہ سرمست ہی — اپنی مطلب کا ہی دیوانہ یہہ دیوانہ فقط

طالب حق کو فقط حق ہی تعلق ہی مدام — اپنی بیگانہ سے رہتا ہی وہ بیگانہ فقط

کچھ نہین آتی نظر [illegible] اس [illegible] — [illegible] رہتا [illegible] دیوانہ فقط

اور کیا حاصل ہو اس [illegible] دنیا دار کو — [illegible] نصیب [illegible] غم کہانا فقط

دوستان حق کی [illegible] دوستی — بندی رکہتی ہین خدا اپنا یگانہ فقط

[illegible] حقیقت [illegible] سے — جان و دل سے جسنی [illegible] خدا نا فقط

کوئی [illegible] نہ سمجھی نکتہ توحید کو — کام ہی سرور کا سمجہو نکو سمجہانا فقط

نکال انکو جو ہین موجود اغلاط — تیری اعمال نامہ مین باغلاط

نشانہ پایا نہ وحدت کا کسینے — اگر سب ڈہونڈہتی پہرتی [illegible]

کرے جو وقت پیری کی عبادت — ادا کرتا ہی قرضہ کی اقساط

وہ اچھے بندون مین [illegible] بندہ — جوانمردی نہین ہی وہ مرد محتاط

تیرا [illegible] پیارا [illegible] یار و — [illegible] سمجھتا ہی [illegible]

[illegible] بندی — [illegible] شرط

گنہہ سب بخشوا اپنی خدا سے — [illegible]

پشیمان ہو پشیمان ہو پشیمان — [illegible] اسقاط

[illegible] طبیعت کو [illegible] — برابر [illegible] اپنی [illegible]

سنوار اس گل کو سرور مثل گلگو

گر اس نکتے کو سیدہا مثل خراط

ہو سکے کیونکر خدا کے علم پر بندہ محیط
کنہ ذات حق پہ ہو کیونکر قیاس اسکا محیط

دائرہ سے اسکے باہر رکھہ نہین سکتا قدم
اسقدر ہی مرد دنیا دار پر دنیا محیط

ابر فیض حق برس جاتا اگر اس خاک پر
ایک دم مین قطرۂ ناچیز بن جاتا محیط

ہی موحد ذرہ ناچیز بن یا آفتاب
بادشہ ہو یا گدا یا ایک قطرہ یا محیط

تیری کشتی کا خدا خود ناخدا جب تک نہو
ہوگا طی کسطور یہہ بی انتہا دریا محیط

ریت جو پیش پس کچھ دیکھہ سکتا ہی نہین
کیسا غفلت کا تیری آنکھونپہ ہی پردہ محیط

بحر فیض ایزدی بہتا ہی جاری ہر گھڑی
موج زن ہی جا بجا فضل آلٰہی کا محیط

سینکڑوں غواص جسمین ڈوب کر نکلے نہین
گہرا اور چوڑا ہی اس توحید کا کتنا محیط

آدمی اک دسوہ کا جلوہ ہی اور حق آفتاب
قطرۂ آب بادی کا یہہ بندہ ہی اور مولی محیط

دور کیا گر ایک سے لاکھوں بنالے کردگار
کیا عجب قطرے سے گر خالق کرے پیدا محیط

تا نظر وحدت ہماری سرور کنارہ دور ہی
تیرہ کر یہہ طی نہین کر سکتا ہی یہہ سارا محیط

مرد با تدبیر کرتا ہی بہر کار احتیاط
کیونکہ ہی ہر کار مین انسانکو درکار احتیاط

باش بدکار رکھہ وقت سیر بازار احتیاط
باغ مین جا تو کر اندر گل و خار احتیاط

اچھا ہو جائیگا بیمار بھی آخر اکدن
کھانے پینے مین اگر رکھیگا بیمار احتیاط

اپنی نزدیک تو نے مت دے آدمی کمظرف کو
اسمین کہا ہی مرد دوراندیش بسیار احتیاط

موسم گل مین بہلا دیتی ہی کیون وقت خزان
اسمین کیون کرتی نہین ہی بلبل زار احتیاط

مستعد ہو کام کے کرنے پہ جتنی مرتبہ
چاہیے اسمین کرے انسان بتکرار احتیاط

دیکھنا رکھنا خدا کی بندگی کے کام مین — ہر گھڑی ہر مرتبہ ہر وقت ہر بار احتیاط
کام کیون کرتا ہی وہ بی احتیاطی ہی خراب — جسمین ہی ہر دم تجھی مددگار ہی یار احتیاط

ردیف طا

مسئلہ وحدت کا جب کرنے لگا شعر بیان
ہی وہ ان مرات [illegible] تجھکو ہزار احتیاط

پہلے دن جو خامۂ تقدیر نے لکھا تھا لفظ — ہو گیا اب صفحۂ عالم پہ ہویدا لفظ لفظ
پوری وحدت کے معانی کوئی پاسکتا نہین — ذہن مین آ نہ سکے یہ آسکتی ہی پر لفظ لفظ
کیسا مضمون ہی مسلسل نسخۂ ایجاد کا — دفتر عالم کا ہی پیچیدہ کیسا لفظ لفظ
ہاے قدرت کی جو ہی تحریر کچھ بھی ہی نہین — حرف حرف اسکا عیان ہی آشکار الفظ لفظ
چشم عبرت سے مطالعہ [illegible] — تا کہ آجا ہی سمجھ مین تیری اسکا لفظ لفظ
ثابت ہو دلمین کر بعد از نفی اثبات کو — یاد کر لے بزبان وحدت کا کلمہ لفظ لفظ
بھول جائیگی جدا [illegible] تیری کتاب — سارا پڑھ دیکھ تیرا اعمالنامہ لفظ لفظ
سب تیری تقریر لکھتے ہین کرام کاتبین — جو نکلتا ہی زبان سے پورا پورا لفظ لفظ
غور کی آنکھون سے ہر دم اپنی حالت آپ دیکھ — کر مطالعہ نامۂ اعمال سارا لفظ لفظ
کیا عجب حمد ایزدی دیوان [illegible] علی — [illegible] لفظ لفظ

خاتمہ بالخیر ہو [illegible] کے حق مین کی دعا
ابتدا سے انتہا تک جسنے دیکھا لفظ لفظ

فقط ہی اپنی خلقت کا وہ خلاق جہان حافظ — پھر جا [illegible] کون مکان حافظ
پہلے پھولے نہ کیونکر بوستان عالم دنیا — کہ اسکے باغ کا رہتا ہی خود وہ باغبان حافظ
تیرا بیشک خزانہ بچ رہی چورون کے حملہ سے — اگر گنجینہ دلپر رہے تیری زبان حافظ

تصرف مالکا نہیں کر کرا سکا ملک ہے
کر جائینگے ان تہوڑے سے جہدن بہر فنا ہی
سنی ہنکر خدا کے نام پر دیڈال مال اپنا
رہیگا خود خدا تیرا محافظ اس زمانے مین
ہمیشہ یہ ور رکہہ کر الہی تہا ہر یہ ناظم
جو حافظ ہین نگہبانی کیا کرتے ہین ان کی
ہی انکی کہان وہ ہیلی بستان عالم ہے

تو بن بیٹہا ہی کیون اس مال و زر کا ہیر جان حافظ
کہان ہو گا یہہ گنجینہ کہان مالک کہان حافظ
بنا ا سکی حفاظت کو مقرر پاسبان حافظ
اگر تو اسکے بندو نکا ہیگا ہزار ان حافظ
اندر تین ہاتہ اپنا مال اگر بان حافظ
خدا نعمت کا رہین کہتے ہین نہان حافظ
کہان ہی کہان حامی کہان ہی اب کہان حافظ

کسیکے ذکر سے ہر گز نہ رکہہ کچہہ واسطہ سرور
فقط رکہہ حفظ نام اس نبی خالق کا میان حافظ

ہی مرد صاحب دم کام ایک دم محفوظ
نہین ہی ایک سی حالتین حالت انسان
اجل کے پنجے سے دارا بچا نہ اسکندر
ہزاروں بندے کہنچا ایک و مقبول
خدا کی رہے حفاظت سے دفتر افلاک
نہیہ وہ ہین جنکے خود خدا حافظ
کسی ہی لیتے ملا ہرا ان باتسے
یقین ہے ہر دی کے بندے ہین بتا ہی بچا
محافظ ایسا ہوئی سنا ہہ وقت سفر
کرا ہی تہی تقسیم اپنا گنجینہ

بنا ہراہ طریقت قدم قدم محفوظ
خوشی ہی اسکی ہہ محفوظ اور نہ غم محفوظ
اور اس ہلاسے فریدون نہ جم محفوظ
بہت ہے لوگ ہین آوارہ اور کم محفوظ
خدا کے حکم سے ہی لوح اور قلم محفوظ
ہوا و حرص سے کیونکر رہینگے ہم محفوظ
رہتے ہی رہتا ہی کب صاحب کرم محفوظ
اگر اس بلا ہے ہیگا تو بیش و کم محفوظ
کہ رہزنون سے ہو تیرا رہ عدم محفوظ
نہ رکہہ بکیسہ حرص و طمع درم محفوظ

غلام ہہ ہر دو ملک عرب یہہ سرور ہے

ردیف	ہمیشہ جسکی حفاظت مین ہی عجم محفوظ	ع

سمجہلے سوچ لے اب اپنی کام کا موقع — کہ روز ہاتہہ نہین ایسا آئیگا موقع

نکوئی کرلے کہ نیکی کے آجکل دن ہین — بہلائی کرلے کہ ہی اندنون بہلا موقع

ہین وہ لوگ جو کام ہر کسے [illegible] — نہ لینا دیکھنا اپنا کہین گنوا موقع

یہہ بندہ سرکشی کرتا ہی کیا مزا [illegible] — [illegible] سمجہتا نہین یہ کیا موقع

ہین آنکھین دیکھتی گویا زبان ہی سنتی کان — ہی تیرے کام کا اچہا بنا ہوا موقع

مطلع

گزر یہہ مفت اگر آج جائیگا موقع — ملیگا کوئی نہ پھر ایسا دوسرا موقع

رہی نہ دام مین دنیا کے آدمی ہر — اگر [illegible] کا پائے یہہ مبتلا موقع

وہ کام کر کہ قیامت کو تیری کام آئے — اگر اب تجہے کوئی ملجائے اچہا سا موقع

گلون کو دیکہہ کے کر سیر اس گلستان کی — کہ چار روز ہی اسکی بہار کا موقع

خدا نے نور بصیرت عطا کیا جسکو — ہی اسکی آنکھون مین روشن فراز موقع

کمان سے نکلا ہوا تیر پھر نہ آئیگا — ملیگا پھر نہ کبھی جب گزر گیا موقع

اٹھالے فائدہ اب جنس زندگانی کا — کہ لینے دینے کا ہی آج بے بہا موقع

جب ایک موقع جاتا رہی تو رکھہ امید — بنا ہی دیگا خدا کوئی دوسرا موقع

تلاش کرلے تو اپنی بہلائی کی خاطر — بہلا زمانہ بہلا وقت اور بہلا موقع

ضعیفی آئی جوانی گزر گئی سرور
ہی کہیل کود کا اب کون وقت کیا موقع

وہ بخش روشنی اہل جہان کو بنا شمع — کہ تیری روشنی سے جلوہ گر ہو گہر گہر شمع

کر ایسا نور محبت سے اپنا دل روشن
ہو جیسے خانۂ تاریک میں منور شمع

زمانہ سارا ہو پروانہ تیری صورت کا
ہو روشن حسنِ عمل کی اگر تیرے گھر شمع

صفا بظاہر و باطن کر اپنے سینے کو
کہ نورِ ذات سے روشن ہو باہر اندر شمع

ابھی سے خانۂ تاریک گور کر اُجالا
اگر تیرے [illegible] ہو انور شمع

مطلع

اگر ہو جلنے سے موقوف ایک دم بھر شمع
اُٹھیگا کون اُسے دنیا میں بار دیگر شمع

تو سوتا رہتا ہے تا فجر شمع جاگتی ہے
بہاتی غم کے ہے آنسو ہمیشہ تجھ پر شمع

ہزاروں جل چکے پروانے جسکے شعلوں سے
بچیگی جلنے سے اُنکے عوض میں کیونکر شمع

چراغ جتنے ہیں انس اُسی چراغ سے ہیں
ہو رہی ہے جلوہ اُسی شمع سے یہاں ہر شمع

چراغ ہستی کا گل ہوگا ایک روز افسوس
نظر سبکو آئیگی یہہ منور شمع

نظر نہ آئیگی صورت کسی پتنگے کی
سحر کو جلنے سے رہجائیگی جب آخر شمع

تمام خلق کو حاصل ہے روشنی جس سے
تو حسنِ خلق کی روشن کر اپنے سینہ میں شمع

دوستوں میں عیش [illegible]
ہے یہ [illegible] وال [illegible]

نفس ہرگز [illegible] جو گرد [illegible]
[illegible] تھا

زینت دنیا ہے گرچہ جاہ و مال
دولت و اقبال و [illegible] ارتفاع

لیکن آخرکار اُسکا چھوڑنا
سخت مشکل ہے [illegible] وداع

علم بخشا ہے اگر حق نے تجھے
دی [illegible] اطلاع

عقل سے اپنی نئی باتیں نکال
کر عیاں اچھے سے اچھا اختراع

سب مسلمان جنکو اپنی بہی ہان
بات سن ہو جسپہ سب کا اجتماع

پوری کہہ سچ بات جو کہنی کو ہو
کچہہ نکر آسین کمی یا اختلاع

موت گردن ہی دبالیگی تیری
جب اچانک بیخبر بے اطلاع

غیر تسلیم و رضا و عاجزی
کچہہ نبن آئیگی ای مرد شجاع

کہہ کے اٹہہ بیٹہینگے سارے یار دوست
الوداع و الوداع و الوداع

چاہتا ہرگز نہین ہی ذوالجلال
اپنی بندون سی بغیر از اتباع

تو بہی سن سرور کلام وعظ و پند
سنتے جس رغبت سے ہین صوفی سماع

ہی مولی کیطرف رکہہ سر کہڑی اپنا رجوع
تاکہ ہو تیری طرف بہی ساری خلقت کا رجوع

تیری صورت بہی نہین دیکہینگے بعد از چند روز
آجکل جنکی طرف ہی سر بسر تیرا رجوع

خاک پر گرتا نہین کسو سطح ای خاکسار
کیون تو اپنی اصل کی جانب نہین کرتا رجوع

روز کرو ورد زبان انا الیہ راجعون
ہی بحق حق کیطرف جب ایکدن کرنا رجوع

اسطرح دکہیگا حق سی دوستی با حق کا دوست
سوی دین کیونکر کریگا عاشق دنیا رجوع

خاص نسبت جزو کو اس کل سے جو حاصل ہے
کیون ہو کثرت کا وحدت کیطرف پورا رجوع

غیر سے رخ پہیر اور حق کیطرف ای مرد حق
رات دن رکہہ صورت قبلہ نما اپنا رجوع

فی الحقیقت ہی رجوع خلق بہی اسکی طرف
جسکا ہر دم حضرت حق کیطرف ہوگا رجوع

رات دن سرور رہو کام مین مصروف ہے
کار کار آمد جو ہین انکو نہین اصلا رجوع

جمع کرتا ہے آدمی طماع
کس لئے اپنے گہر مین مال و متاع

لکہا قسمت کا صاف ملتا ہی — جب بہر قسمت و بہر اضلاع
پہرتا گہر گہر ہی کیسا افسوس — بڑھکے ایسا حریص اور طامع
موت آئیگی ناگہان جس دم — ساری اُس دم کرینگے تجھکو وداع
زور ڈالیگی جبکہ کمزوری — نہ شجاعت رہیگی پہر نہ شجاع
حق نے بہیجا ہی تجھکو دنیا مین — ہی اُسیکی طرف تیرا ارجاع
ای مسافر خدا کے رستہ مین — لاکہون رہزن ہین سینکڑون قطاع
لوٹ لیتی ہین رستہ چلتون کا — داؤ دیکر تمام مال و متاع
چاہیے مرد طالب حق کو — نہ عداوت کسی سی ہو نہ نزاع
سخت مشکل ہی نکتہ وحدت کا — وہی سمجھیگا جو کہ ہو طباع
آنکہین رکہتا ہی جو کوئی دیکہی — روی صنعت سی جلوہ صناع

ردیف غین

ہی حقیقت مین سر و را موزون
تیری حمد ایزدی کا ہر مصراع

رنگ و بوی باغ عالم ہی عطر کر دماغ — خشک مغزی ہی جسے مٹ جاتی ہی ہو تر دماغ
جہوٹہی اس زندگی مین زندگانی کی اُمید — ناحق اُٹہتا ہی یہ بیہودہ خیال اندر دماغ
کیون ہی نافرمان بہلا وحشی طبیعت آدمی — سرکشی کرتا ہی حق سی کیون یہ انسان خر دماغ
عاجزون بی اختیارون کو نہین اچہا غرور — ان بچارون خاکسارون کو نہین بہتر دماغ
خاک تہا اور خاک مسکن خاک مدفن جسکا ہو — کیون ہی ایسی خاک کے پتلی کا گردون پر دماغ
گل نہین ہوتا کبہی اسکا چراغ زندگی — ہو چکا ہی جسکا نور عقل سی انور دماغ
نور وحدت سی منور ہوگئی ہر ایک آنکہ — ہوگیا ہر ایک سینہ صاف روشن ہر دماغ

بیٹھے بیٹھے فرش پر جو عرش کی کرتے ہین سیر
کیون نہو عرش بریں پر انکا لا تر دماغ

گندہ مغز ایسا ہو لکس بات پر ہے آدمی
اور سمائی باد نخوت کسلیئے ہے ور دماغ

کونسے رتبہ پہ روز افزون ہی اسکی سرکشی
دن بدن اسکا بگڑتا جاتا ہی کسپر دماغ

مغز مین جو جتنی ہی جائی رہیگی ایک روز
خالی ہوگا ان خیالون سی تیرا آخر دماغ

بندۂ زار و ضعیف و عاجز و کمزور ہے
کونسے پایہ پہ دنیا مین کری سرور دماغ

اپنی گم گشتہ کا اسنے پالیا سارا سراغ
جسنے اس رستہ مین اگر کہو دیا اپنا سراغ

مدعا حاصل کیا کی جسنے اسکی جستجو
پانو رکہا جسنے اسکی راہ پر پایا سراغ

یار ہرجائی کا انسان کسطرح پائی نشان
کسطرح اسکا پتا کوئی لگائے یا سراغ

بیخبر ہو اپنی خود مستی سی جسجا لقمین ہے
پائیگا اپنی خدا کا کسطرح بندہ سراغ

مطلع

خلق سی خالق کا ہمکو ملگیا پورا سراغ
آخرش وحدت تلک کثرت کا جا پہنچا سراغ

سکہا جس خالق نی شہراہ طریقت پر قدم
ہر قدم پر اسکو جانا نگیا ملتا سراغ

گہر تلک واہر کی پہنچا جستجو کرتی ہوئے
جسا دوا ہی ہمسراغی ہو گئی وکہلایا سراغ

پتہ پتہ پر پتا ملتا ہی اس گلفام کا
باغبان کا ہی یہان ہر کنج ہی پیدا سراغ

جو مسافر جلد یا فانی سرای دہر سی
پہر نہین اسکا کسینی ہی کہیں پایا سراغ

خاک اس خاکی کی جب اوڑ جائیگی بنکر غبار
باقی رہجائیگا پہر اسوقت اسکا کیا سراغ

ہر قدم پر جسکا ہوتا ہو عیان نقش قدم
پہر نہین ملتا ہمین عشقا ہی تیا اسکا سراغ

حق کا کیونکر پائیگا سرور پتا اس راہ مین

جب تلک پہلے نکالیگا نہ تو اپنا سراغ

دل مین کر روشن محبت کا چراغ — کرے سوز دل سی سینہ باغ باغ
دل کو خوش کرے گلون کو دیکھ کے — باغ کی کر سیر ہو کر باغ باغ
دل مین بھر دی سر بسر عرفان کا نور — تا کہ ہو اس سے تیرا روشن دماغ
کر مقرر بندگی کے واسطے — اپنے وقتون سی کوئی وقت فراغ
بندۂ خاکی کا کس رتبہ یہ ہے — دوستو عرش معلی پر دماغ
اہل دولت کیلئے ہوتا ہے خوش — بیٹھ کر مردار پر مانند زاغ
اپنے رہبر کے قدم پہچان لے — تا کہ ملجائے تجھے اسکا سراغ
حق کا عاصی بنکے ناداں آدمی — کیون لگاتا ہے صفا چادر کو داغ
کام کر ایسا کوئی جس سے رہے — حشر تک روشن تیری گھر کا چراغ
تازہ ہر موسم تیری گلزار ہو — پھولتا پھلتا رہے ہر وقت باغ

چھوڑ دو محفل صراحی توڑ دو
عمر کا اب بھر چکا سرور ایاغ

یہہ کیسا باغ ہی دنیا کا ایک عمدہ باغ — کہ دوسرا نہین ایسا پھلا نہ پھولا باغ
ہی اسکا نقشہ سراپا بہشت کا نقشہ — ہی عین گلشن جنت کا یہہ نمونہ باغ
بجز نکالی نہ نکلا وہ اس گلستان سے — بچشم غور یہہ سر سبز جسنے دیکھا باغ
ہر بہار بدلتا ہی ڈھنگ یہہ گلشن — نرالے رنگ دکھاتا ہی یہہ ہمیشہ باغ
کبھی بہار کبھی ہی خزان گلستان مین — کبھی ہی پھولتا گلشن کبھی ہی پھلتا باغ
ہزارون بلبلین اور سینکڑون ہین گل اسمین — نہین ہی بلکہ کوئی اور اس سی اچھا باغ

مقطع

ہو کسنے دیکہا کوئی اور سطرح کا باغ	کہ سبکی آنکہونکی تیلی ہی یہہ چنبہا باغ
نظارہ اسکا فقط دور ہی سے کرلیا	سمجہہ بیٹہنا باغ جہان کو اپنا باغ
جو چاہو توڑ لو پہول اور جو چاہو کہاؤ پہل	کہ باغبان ازل کا ہی ملک سارا باغ
خدا نے مال دیا تجہکو بخشدی اولاد	کہ جس سے خانۂ دولت بنا سراپا باغ

ردیف	باغ عمر نکوئی کا بیج بو سرور کہ ہووی حشر کے دن تک سیر اشگفتہ باغ	ف

کتنا ناطاقت ہی عاجز ناتوان انسان ضعیف	کسقدر ہی سارے حیوانوں سی یہہ حیوان ضعیف
ہوتا جاتا ہی یہہ انسان ناتوان شام و سحر	دن بدن کرتی ہی اسکو گردش دوران ضعیف
اتنا اتراتا ہی یہہ کیون ہی بندۂ خاکی نژاد	فخر کیون کرتا ہی اتنا آدمی نادان ضعیف
کونسی طاقت پر یہہ ناطاقت بہلا مغرور ہے	کونسی زور اور کس قوت پہ ہی نادان ضعیف
کتنی کمزوری ہی اس عاجز میں کتنا ضعف ہے	کسقدر ہی جسم ہی اسکا ضعیف اور جان ضعیف
اپنی کمزوری پہ یہہ کیونکہ نہ روئی زار زار	کیون نہ کہائی اپنی ایسی ضعیف پر ایمان ضعیف
سخت بیماری ہی دامنگیر اسکو ضعف کی	کس سے مانگی اپنی دل کے ضعف کا درمان ضعیف
آب و دانہ سے نہ لے رزاق گر اسکی خبر	مرنے لگجاتا ہی اک دم بہر میں یہ بیجان ضعیف
کچہہ بہی کرسکتا نہین یہہ کام بی امداد حق	رات دن ناحق پہرا کرتا ہی سرگردان ضعیف
جذب حق کہینچے اگر اسکو کہین اپنی طرف	عرش پر پرّ نردبان چڑہ جای یہ انسان ضعیف

	کیسی کرتا ہی شکایت سرور اپنی ضعف کی جب بنی آدم کو فرماتا ہی خود قرآن ضعیف	

کسیکا وہ نگا نہ ظالم اگر یہان انصاف — خدا کریگا ہر اک بات کا وہان انصاف
زمانہ سارا ہی تیرا مطیع فرمان ہو — اگر تو یہ کہیگا ملحوظ ہر زمان انصاف
کر ایسی منصفی جاری کہ تیری ذات سے ہو — جگہہ جگہہ یہ عدالت مکان مکان انصاف
جہان دو آدمی آپسمین لڑ کر بیٹھین — ٹہرا ہو تیسرا تو بیچ درمیان انصاف
جہکا جب ایک طرف پلہ تل چکا پورا — تعصب آیا تو پہر رہگیا کہان انصاف

مطلع

خدا کے واسطے ہر وقت کر میان انصاف — کہ صاف کر دی کدورت سے جسم و جان انصاف
کبہی ہو پردہ دل مین تیری نہان انصاف — کبہی زبان سے تکلم مین ہو عیان انصاف
خیال ظاہر و پوشیدہ رکہہ عدالت پر — کہ دل ہی ہو تیرا انصاف و زبان انصاف
ہمیشہ شاد ہین وہ لوگ جو کہ منصف ہین — وہ ملک ہوتا ہی آباد ہو جہان انصاف
ستم سے کسطرح راضی ہو کوئی دنیا مین — کہ چاہتا ہی خداوند دو جہان انصاف
تو کون چیز تہا پہلے بتا ہی اب کیا چیز — ذرا تو دل مین کر اے مرد نکتہ دان انصاف

ہر ایک کام مین انصاف چاہیے سرور
ہر ایک بات مین لایق ہی بیگمان انصاف

سینہ رکہہ اپنا صفا ای سینہ صاف — دور کر دل سے کدورت کا غلاف
خود بخود پہنچیگا تجہکو تیرا رزق — گرچہ پنہان ہوگا زیر کوہ قاف
باوجود بندگی کیونکر کرے — بندہ فرمان خدا سے انحراف
رکہہ ہمیشہ کلمہ توحید کا — بر زبان اقرار و دل مین اعتراف
قدر دولت گر تجہے مطلوب ہے — کفر کا کر دور لوح دل سے کاف

جبتلک ہی زندہ مت لا بر زبان / کفر و بہتان و دروغ و کذب و لاف

راستبازون کی مخالف ہی وہی / جسکی ہو تقریر حق کے برخلاف

صورتِ دلدار صاف آئے نظر / ہو اگر آئینہ روشن سینہ صاف

پھر نہ اُٹھیگا تو جب دم سوئیگا / اوڑھ کر اس خاک کا سر پر لحاف

دیکھہ مت خاطر کسیکی جھوٹھہ بول / صاف ہی جو بات کہدی صاف صاف

حضرتِ ستار و غفار الذنوب / سب گنہ کر دینگی بندون کی معاف

کیونکہ ہی لاتقنطو خود کر چکا / اُن سی حق بخشش کا وعدہ صاف صاف

کسلئے کرتا ہی تو ناحق کا فخر / بر زبان لاتا ہی کیون لاف و گزاف

بر زبان لانا نہ سرور دیکھنا / بات کوئی راستی کے برخلاف

تو اپنی سینہ کا آئینہ اسقدر رکھہ صاف / کہ آئے اُسمیں نظر تجھکو روی دلبر صاف

خدا کے خوف سی رو اپنا دہو سیہ نامہ / سیاہی جتنی ہی کر لے بدیدہ تر صاف

وہ پاہی دولت دیدار جو کہ دنیا مین / بشکل آئینہ بن جای باہر اندر صاف

نکالو گہر سے جو ہی جمع مال دنیا کا / تمہارا ایسی غلاظت سی چاہئی گہر صاف

جو گہر مین ہی خس و خاشاک جہاڑ دو اُسکو / تمہاری رہنی کی خاطر جگہہ ہی بہتر صاف

ہی صاف زنگ کدورت سی جسکا آئینہ / وہ سینہ رکہتی ہین ہر ایک سی برابر صاف

ہمیشہ کاٹنو پہ کٹتی ہی زندگی جنکی / نہ اُنکو چاہئی قالین کوئی بستر صاف

حساب پاک کر ایسا حساب والون کا / کہ ایک ایک قلم سی ہو سارا دفتر صاف

نہ دیگا زنگ کسوٹی پہ تیرا یہہ سونا / کریگا جبتلک اُسکو نہ کوئی زرگر صاف

ہر ایک نقش صفا کھینچتا ہی فلک
ہر ایک لکھتا ہی تصویر وہ مصور صاف

خدا کیواسطے سب مان لو مسلمانو
جو ہین حدیث مین فرما گئی پیمبر صاف

ردیف ق

وہ چاند صاف نظر آئی سامنے تجھکو
غبار سے ترا مطلع اگر ہو سرور صاف

مرد شایق کو مقام قرب تک پہنچائی شوق
اور اُٹھا فرش زمین سی عرش پر لیجائی شوق

منزل مقصود تک سالک پہنچ جائی وہین
رکھتی ثابت گر بشہراہ طریقت پائی شوق

ذوق شوق حق سی انسان لذتین حاصل کری
ہای نعمتخانۂ حق سی اگر حلوائی شوق

مرد طالب چہرۂ مطلب کو فوراً دیکھ لی
اپنی صورت پردۂ دل سی اگر دکھلائی شوق

دیکھ پھر آجائین سالک گمرہان راہ دین
راستی کے راستے تک گر انہین لیجائی شوق

قطری سی موتی بنالی خاک سے سونا کری
نسخہ اکسیر شایق کو اگر سکھلائی شوق

شوق نادارون کو دلوائے خزانہ مال کا
مرد مفلس کو تخت سلطنت بٹھلائی شوق

شوق انسان کی مرادین پوری کرتا ہی تمام
آدمی کو منہہ سی جو مانگی وہی دلوائی شوق

شوق کر دیتی ہی بشر کو صاحب فضل و ہنر
بلکہ وحشی کو بنا کر آدمی کہلائی شوق

ایسا مستغرق بذوق شوق ہی شایق تھا
ابر شوق آنکھونکو اور دل کو بنا دریائی شوق

فضل حق سی کریں ہم بھی ختم یہہ حمد ایزدی
سرور اسمین اگر ہمکو مدد فرمائے شوق

ردیف ش

نہ طالب مال کا ہی اور نہ ہی خواہان عاشق
نہ گھر والا کوئی رکھتا ہی عاشق نہ گھر عاشق

صفائی قلب سے گھر گھر کی دیتا ہی خبر عاشق
زمین آسمان کہتا ہی سب زیر نظر عاشق

وہ بیدل اپنی دلکو قبلہ و کعبہ سمجھتا ہے
فقط دلکی طرف ہر دم جھکا رکھتا ہی سر عاشق

فرشتہ بنکر بالائی فلک پرواز کرتا ہی　　خدا کی شوق کی جسدم لگا لیتا ہی پر عاشق
سدا بجام محبت کی نشہ مین چور رہتا ہے　　ہمیشہ ہی بسلب بیخودی سی بے خبر عاشق

مطلع

لہو پیتا ہی کہاتا ہی فقط لخت جگر عاشق　　غم و رنج و الم مین زیست کرتا ہی بسر عاشق
جہڑی جب باندہ دیتا ہی باشک چشم تر عاشق　　بشکل ابر کر لیتا ہی دامن پر گہر عاشق
کبہی ہنستا کبہی روتا کبہی خوش ہی کبہی غمگین　　بہر حالت نہین رہتا کبہی اک حال پر عاشق
کسیکے نیک و بد کی کب خبر عاشق کو رہتی ہے　　گذر کرتا ہی غرض معشوق سی شام و سحر عاشق
نہین ڈرتا اجل سی مرگ کا کچھہ غم نہین کرتا　　کہ اس مرنی سی پہلی جیتے جی جاتا ہی مر عاشق

برنگ زرد و آہ سرد جہٹ پہچانا جاتا ہے
ہزارون پردون مین چہپکر رہی مستور اگر عاشق

کرو مطالعہ دفتر وحدت کا سرورق ہر ورق　　پہلے جسکا قل ہو اللہ احد ہی سرورق
خوشنویسان محبت نسخہ توحید کا　　در بغل لکھہ لکھہ کے رکہتی مین تا زیب ورق
تیری دفتر کا بگڑ جائیگا سارا انتظام　　جب کتاب جسم کے ہو جائینگی ابتر ورق
بتاتا دفتر وحدت ہی اس گلزار کا　　فرد ہی وحدت کی اسکے ہر شجر کا ہر ورق
کہر مین کیون آنکہ کتابین جمع کر رکہتا ہی تو　　راتدن کیا لیگا آخر انکی الٹا کر ورق
صفحۂ دلکی تو رو رو کر سیاہی دور کر　　نامۂ اعمال کی دہو دے بچشم تر ورق
خاکساری کے مضامین لکھہ گیا مانند غبار　　اڑکے جا پہنچین تیری نامہ کی گرد و نیر ورق
علم وحدت کا عجب سینہ بسینہ علم ہے　　ابتلک جسکو نہین لکہا کسینی بر ورق
کوئی سالک سیدہی رہنما پاتا نہین　　کوئی کاتب لکھہ نہین سکتا ہی بی مسطر ورق

محو ہو دیکا نہین خط ستی میری حرف بدی | جبتلک رو رو کے آنسو غم مین نا دیوے تر ورق

لجاتے ہین اُسکو مردان خدا تعویذ جان
حمد مین لکھے ہین جتنی تو نے ای سرور ورق

تعلق کا نہو دنیا مین مشتاق | رہو ای مرد حق اس خبط سی طاق
نہ پہر اقرار سے جو کر چکا ہے | رہو قایم بعہد روز میثاق
لگا دل پر نفی اثبات کی چوٹ | بنا سینہ اپنا سنگ چقماق
سیاہی ساری دل کی جائی تو ہو جائے | با نوار الٰہی سینہ براق
بعشق حق دل اپنا کیا کر | سدا جانبازیان مانند عشاق
عبادت کر عبادت کر عبادت | کہ راضی ہو تیری خدمت سی خلاق
ہمیشہ دیگا آج سب کا لینا دینا | حساب ہر ایک کا کر ڈال بیباق
تجھے وحدت کا اک کافی ہی نکتہ | یہ اتنی باندہ کیون کہی مین اوراق
[illegible] منان سی خالق | جو کہی خلق سی نیک اپنا اخلاق
ہر اک بندہ [illegible] | بتعظیم و بتکریم و باشفاق
ہر دل [illegible] فیض | ہما کے [illegible] ہو جیسے اشراق

تو مانگے آسے یا سرور نہ مانگے
تجھے دیدیگا تیرا رزق رزاق

ردیف ک

ہی رات دن مین بدلتا زمانہ کیا کیا رنگ | دکھاتا رہتا ہی ایک ایک دم مین چند نا رنگ
ہزارون گل ہین گلستان دہر مین لیکن | کیسی کو گا ہی ہی رنگت کیسیکا پیلا رنگ
کبھی نہ دیکھا تہا جو ابتدا ہی ہستی سے | ہی اب زمانہ رنگین نے وہ دکھایا رنگ

نہ وہ سفیدی نہ سرخی ہی اور نہ وہ زردی
نہ اگلا ڈہنگ ہے موجود اور نہ اگلا رنگ

نہ پہلی صورتین اسدم دکہائی دیتی ہین
نہ پہلا نقشہ نظر آتا ہی نہ پہلا رنگ

کبہی ہی غنچہ کبہی پہول اور کبہی پہل ہے
بدلتا رہتا ہی اس باغ کا ہمیشہ رنگ

مطلع

ہزارون گرچہ کہی ہین خدا نے پیدا رنگ
مگر ہی رنگ محبت کا سب سے اچہا رنگ

نہو اوبا کی رنگت پہ مایل اے نادان
کہ ہو ہی جاتا ہی آخر کو اسکا پہیکا رنگ

ہر ایک ڈہنگ مین کہنا درست ڈہنگ اپنا
ہر ایک رنگ مین دکہلانا اپنا پورا رنگ

کر اپنے جامہ کو رنگین بہ رنگ یکرنگی
کہ سارے رنگون سے ہی شوخ یہ اکیلا رنگ

دورنگی چہوڑکے یکرنگ دوستو بنجاو
کہ بخشین حضرت رنگریز تمکو دگنا رنگ

عمل سے ہی ولیکن بچشم عبرت دیکہہ
ہی اپنے زمانہ کی نیرنگیون کا جیسا رنگ

ہی قسم قسم کی گلزار باغ ہستی مین
طرح طرح کے نظر آتی ہین غنچہ ہای رنگ

لباس ظاہر و باطن کو ایسی دی رنگت
کہ اترے پہر نہ قیامت تلک وہ پختہ رنگ

گذر ہی جایگا جسدم بہار کا موسم
نظر نہ آئیگا سرور دوبارہ ایسا رنگ

اپنی دنیا کو تنگدستی مین برکہا ہی یار رنگ
وان گذر جائیگی آخرکار یہ دو چار رنگ

ہی کبہی اپنا غم اسکو اور کبہی فکر عیال
زندگی اپنی سہی ہی ہر وقت بیداد رنگ

اپنے غم کی چارہ جوئی کس سے یہ عاجز کرے
کس سے انکی خبر ہو مفلس گدا ناچار رنگ

آجکل موسم بدلجائیگا آئیگی بہار
رہتی ہی وقت خزان کیون عندلیب زار رنگ

بخش دولت لیتی دیتی ہین نہ رنگ اپنا ہاتھ
خانۂ تنہا ہی گور اپنا نگر زنہار رنگ

منہ سے مت کر تنگدستی کی شکایت بار بار ۔ اس پریشانی سے تجھکو پا نکر نہار تنگ

مطلع

حرص کا انسان کو رکھتا ہی سدا از تنگ ۔ ایسی بیماری ہی ہی ہر وقت یہہ بیمار تنگ

اسطرح جنس محبت اسمین کہل کر بکسکے ۔ تنگدل سب اسکے سوداگر ہین اور بازار تنگ

کھولتا ہی اپنے حق کے روبرو دست دعا ۔ بندہ ہو جاتا ہی جب عاجز بہت ناچار تنگ

آئی اور جانے مین ہی ہر ایک کو تنگی نصیب ۔ ہو کے تنگ آتا ہی پھر جاتا ہی آخر کار تنگ

اسکی بیماری کا اکدن فیصلہ ہو جائیگا ۔ کاٹ لیگا چار دن تنگی کی یہ بیمار تنگ

حق کی رحمت ایکدم اسمین سما سکتی نہین ۔ اسقدر ہین گو ظالم کے در و دیوار تنگ

فضل یزدانی سے رکھتا ہی فراخی کی امید
رہ نہین سکتا کبھی یہ سرور نادار تنگ

ہر ایک چیز سے ہی ذات کبریا نزدیک ۔ ہر ایک وقت ہی پاس اور ہر ایک جا نزدیک

ملیگا اسکو جو رکھیگا ملنی کی خواہش ۔ جو اسکو ڈہونڈنے جائیگا پائیگا نزدیک

وہ گھر مین پالیا جسکی تلاش تہی گھر گھر ۔ یہ جسکو دور سمجھتا تہا مل گیا نزدیک

نعیم و دنیا سے جو دور دور رہا گیا ہی ۔ وہ رہتا ہی خالق اکبر کے ہی سدا نزدیک

وہ دور کسلئے جائیگا ڈہونڈنے آخر ۔ ملیگا جسکو زمانہ مین مدعا نزدیک

مطلع

سمجھ تو ذات الہی کو دائما نزدیک ۔ کہ شاہ رگ سے بھی ہر وقت ہی خدا نزدیک

ہمیشہ رہتی ہی نزدیک زندگی کے مرگ ۔ اس ابتدا کی ہی ہر وقت انتہا نزدیک

ہوا و حرص و طمع سے ہمیشہ دور رہو ۔ کہ آنے پائے نہ تیری کوئی بلا نزدیک

تیری بدن سے نکل جائیگی یہ جان جسدم
کوئی نہ دیکھیگا بار دگر تیری صورت

ذرا نہ ٹھہرینگے اسوقت اقربا نزدیک
نہ یار آئیگا اسدن نہ آشنا نزدیک

اجل کو دور تصور نہ کرنا اے سرور
کہ آج کل ہے وہ موقع پہنچ گیا نزدیک

کرے فخر اسقدر کس بات پر خاک
نجاست سے نہیں جب تلک پاک

خدا کی بندگی کرتا نہیں ہے
نڈر کتنا ہے یہ انسان بیباک

کرے طے منزل مقصود کیونکر
کہ چالیں الٹی چلتا ہے یہ چالاک

کیا کرتا ہے نادانی کی باتیں
یہ نادان باوجود فہم ادراک

یقین ہے اسپہ سب کہل جائینگے پردے
گر اپنے دل کا دیکھے کہول کر چاک

یہ کیوں کہتا نہیں حال دل زار
خدا کی روبرو با چشم نمناک

رہا کرتا ہے کیوں دنیا کی خاطر
پریشان خاطر و دلگیر و غمناک

صفا کر ایسا رستہ عاقبت کا
کہ رہ جاوے نہ باقی خار و خاشاک

زمین پر رکھہ جھکی گردن ہمیشہ
کہ جھک جاتے ہیں تیری عظمت پہ افلاک

تجھے ممسک کہینگے لوگ سارے
طبیعت میں اگر رکھیگا امساک

جو ہو بغض و تعصب دل سے کر دور
نہ بن سنگین دل او بے رحم و سفاک

کلاہ سروری مانگ آپ سے سرور
ہے زیبا جسکے سر پر تاج لولاک

ردیف ل

گلشن دنیا میں آکر ہمنے دیکھا پھول پھول
پا لیا اپنا گل اسنے بس اسی گلزار سے

پایا ہمرنگ اپنے گل کی پتا پتا پھول پھول
بنکے بلبل جسنے اس گلشن کا ڈھونڈا پھول پھول

بشہر او طریقت ایسی چل چال — کہ پہنچے منزل مقصد پہ فی الحال
غم ماضی و استقبال کر دور — غرض کیا حال سے ای صاحب حال
مدار آخرت ہیچ اپنی دولت — کہ کام آئی تیری وہ وقت بد حال
یہ مہراپن اگر دل سے کرے دور — نہ ہو بینگا تیرا دنیا مین اک بال
الف بنکر اطاعت مین کہڑا ہو — جہکا سجدے مین گردن صورت دال
اڑے کیونکر باوج معرفت دل — کہ ہین کترے ہوے اسکے پر و بال
کوئی دن کے لیے ہے ای سرافراز — یہ عمر افسری تاج اجلال
کہان اسکندر اور دارا سے دولت — کہان رستم جوانمرد اور کہان زال
ہمیشہ دہر مین رہنا ہے تجہکو — کوئی دن یا مہینہ یا کوئی سال
ہے تجہپر آنیوالا ایک وہ روز — کہ ہوگا حال سے ابتر ترا حال
یہ آنکہین دیکہنے سے عاری ہونگی — زبان ہو جائیگی ہر بات سے لال
تو سوتا ہوگا اور آیا کرینگے — ہزاروں زلزلے اور لاکہون بہونچال

ردیف	بدرگاہ خدا سے حال مطلوب ندیگا کام ای سرور رہان عالی	م

اگر تو کام کا بندہ ہے ہر گہڑی کر کام — کہ اہلکار سمجہتا ہے سب سے بہتر کام
ہر ایک کام مین کر سعی ایسی پہلے سے — کہ پائے خوبی سے انجام انتہا پر کام
حقیر عجز سے لیتا ہے مطلب اور زردار — نکالتا ہے ہمیشہ بقوت زر کام
عزیز و حق کی عبادت بہت ہی مشکل ہے — ہے بندگی کا بہت سخت اور پتہر کام
نئی نئی ہین زمانہ مین شغل اب جاری — نرالے دنیا مین ہوتے ہین آج گہر گہر کام

اسی کو وقت سمجھ اپنا جو کہ کام کیو تت
سنوار ہی دل کی محبت سے تیری یکسر کام

ملاز سب ہین تیری دمبدم ترقی پہ
ہین بڑھتی جاتے تیری دن برابر کام

اخیر خاتمہ ہو جائیگا تیرا لیکن
نہو ئگی تیری خدمت کے ہرگز آخر کام

خدا کی بندگی کا اپنی نفس سرکش سے
اگر تو بندہ حق ہی تو لے برابر کام

رکھہ اپنی کا مومنین تمام بیحر خبرداری
مبادا جہل سے ہو باین ساری ابتر کام

بھروسا ذات الہی پہ چاہیے تجھکو
خدا سنواریگا از خود ہی تیری سرو کام

قیام تھا تیرا پہلے کہان ہین معلوم
اب آگیا ہی کہان اب کہان ہین معلوم

پر کیا ہوا ہوا آدمی معاد بعد
کہ جسکو اپنا ہی پورا نشان نہین معلوم

نہ پہلے گہر کی خبر نہ کچھہ اس سفر کو
کہان یہ جائیگا وہ ہی کہان ہین جا معلوم

کہانسی آتی ہین یہ قافلے خدا جانے
کہان کو جاتی ہین یہ کاروان نہین معلوم

کہان ہی تخت سلیمان تاج سکندر
کہان ہی دولت نوشیروان نہین معلوم

مطلع

کدہر کو جہم ہی جائیگی نہان نہین معلوم
یہ خاک اڑتی پہریگی کہان نہین معلوم

مریگا کون گھڑی تک جیگا زندہ کون
کسیکو غیب کا یہ داستان نہین معلوم

یہ بندہ ذکر الہی کیو اسطے دم بھر
ملا کیون نہین اپنی زبان نہین معلوم

کدہر گئی ہین خدا جانے اسکی ہوش اسکے
او عقل بھاگ رہی ہی کہان نہین معلوم

عزیز وحدت و کثرت کا ایک مسئلہ ہے
کہ جسکا اہل زبان کو بیان نہین معلوم

نہ اسکے پردہ سے واقف کوئی فرشتہ ہے
کسی بشر کو یہ راز نہان نہین معلوم

تم آج حال کی حالت مین خوش رہو سرور
کہ کل کا حال کسیکو بیان نہین معلوم

عزیزو دنیا کا بیفایدہ ہی کھانا غم
کہ پھر کھانے سی اسکا ہی بڑھتا غم

کراہی فکر کہ ہو تیری فکر دنیا کو
غم اپنا کھا کہ تیرا کھای سب زمانہ غم

عزیزو دنیا مین کم ہنسنا اور بہت رونا
گھٹانا اسکی خوشی دمبدم بڑھانا غم

ہر ایک طرحکا غم کھاگی جان غمگین کو
لگا نہ بیٹھنا پھر حیلہ و بہانا غم

رہا ہمیشہ ہی روتا یہہ بندۂ غمگین
گیا نہ دل سے کبھی اسکے یہہ پرانا غم

جب اسکی روزی کا مقسوم آب و دانہ ہے
پھر اسکا کسلیے کھاتا ہی مرد دانا غم

غم عیال بھی حق جیتی جی چھوڑا لینا
اخیر گور مین لیکر نہ اسکا جانا غم

جو تنہی نصیب ہے وہ تو نصیب کے آخر
بوقت غم ہی غنیمت ہی جسنے جانا غم

فراخی تنگی سی ملتی ہی حق کے بندونکو
خوشی و عیش و مسرت کا ہی خزانہ غم

خدا کینو اسطی اس غم ہی جان بچا لینا
نہ پینا خون جگر اپنا اور نہ کھانا غم

کبھی نہ ہوگا کسی غم مین مبتلا سرور
اگر خدا ہی کا رکھے کوئی یگانہ غم

رہ راستی سی اٹھا مت قدم
ہی باقی تیرا جبتلک دم مین دم

[illegible] کہ اسقدر سر پہ بار
کہ گردن رہی تیری سجدے مین خم

تو [illegible] ار کہہ راہ اخلاص پہ
کہ دونو قدم اسجگہہ جا مین جم

تو ہم نام حق صفحۂ دل پہ کر
نگون کر کے سر اپنا مثل قلم

ذرا کھول کر اپنی آنکھونکو دیکھہ
عیان حق کا جلوہ بدیر و حرم

گزارا پنے دن عمر کے چند روز | باخلاق و آداب و لطف و کرم

مقطع

نہ کہہ دل مین کچھ مال و دولت کا غم | ملی ہیش تجھکو کہین یا کہ کم
خبردار دنیا کی خاطر نہو | مقید بزندان رنج و الم
کہان بندہ مولی کا پابند ہے | بزنجیر دینار و دام و درم
ہین دنیای فانی کی سب لذتین | بظاہر لذیذ او رباطن مین سم
یہہ بندہ خدا کا گنہگار ہو | ستم ہے ستم ہی ستم ہے ستم
نہ آوینگے بار دگر حشر تک | گئے جو سافر بملک عدم
تجھے ہر دم ای اہل دم چاہیی | توجہ بدل اور نظر بر قدم
نکر فکر و اندیشہ اولاد کا | نہی مال کا تجھکو درکار غم
کہ ان سب کو آگے نہ رہونا ہیگا تو | بصد حسرت و درد و رنج و الم

ردیف | سب ہوے رہینگے زمانہ کی کام نہونگے گر سرور اسوقت ہم | ن

فقط آدم مین جو چاہین جناب کبریا کر دین | گدا کو شاہ کر دین شاہ کو فوراً گدا کر دین
جب آئین فضل کرنے پر حاجت روا کر دین | فقیر بینوا کو لطف گنج بے بہا کر دین
اگر چاہین وہ خالق ذرہ کو شمس الضحی کر دین | مہ نو کو بنور کرامت بدر الدجی کر دین
کرین جاری ہزارون قلزم فیض ایک قطرہ سے | بنا دین خاک کو اکسیر ادرس کو طلا کر دین
وہ پہنچا مین فلک پر پر لگا کر مور بی پر کو | مگس کو ایک دم مین شکل ہما کر دین
عجب کیا ہی اگر مردان حق اہل نظر بندے سے | فقط نظر و نہین خاک نما کسا ان کیمیا کر دین

اٹھادین سینے کے آئینہ سے زنگ کلفت کا
باآب مرحمت دل کی کدورت کو صفا کردین

رہین گردن جھکا کر دم نخوت جب صبر پر آئین
جب آئین وہ زنجلانی پہ اک محشر بپا کردین

کرین مشکلکشائی وقت مشکل اہل مشکل کی
جنہین محتاج پائین اُنکا پورا مدعا کردین

سبکساری ہی دنیا مین نصیب اُنکی حقیقت مین
خدا کا حق جو سے بندگان حق ادا کردین

خدا کا وصل پائین جو کہ ہون مہجور دنیا سے
ملین حق سے وہی باطل کو جو حق سے جدا کردین

باوصاف خدا موصوف انسان مین وہی تمرو
برائی جو کوئی اُنسے کرے اُسکا بھلا کردین

سب کو ہی اس دار فانی مین بقا دو چار دن
بادشہ دو چار دن ہی اور گدا دو چار دن

چھوٹ جاوینگے ہم آخر اسیران جہان
رہ کے اس دام بلا مین مبتلا دو چار دن

بادشاہان زمانہ والیان مملکت
جاوینگے سب نوبتین اپنی بجا دو چار دن

دوستان دنیا کے سب دو چار دن کے دوست ہین
اور فقط یہہ آشنا ہین آشنا دو چار دن

سبز ہی دو چار دن کے واسطے یہ سبز باغ
گلشن عالم کو ہی نشو و نما دو چار دن

مطلع

عمر کے باقی جو ہین اب ہی بچیا دو چار دن
کھیل مین کر دیگا ضایع وہ بھی کیا دو چار دن

چھوڑ دی ابتو یہ فانی لذتین تب آخیر
ذوق و شوق حق سے کر حاصل فرا دو چار دن

خویش و بیگانہ بھلادینگے تجھے مرنے کے بعد
ہان رہیگا باقی کچھ تذکرا دو چار دن

جان لے اس زندگانی مین غنیمت جان لے
جسطرح دو چار راتین گذرین یاد دو چار دن

کس سے کے جسطرح کاٹا بنا زمانہ چندروز
خیر سے گر کٹ سکین اپنی کٹنگا دو چار دن

عمر کے دن کرلے کچھ زیادہ اگر کر سکتا ہی
ہو بڑھا سکتا اگر اُسے بڑھا دو چار دن

وقت ہی محنت کا کر محنت خدا کیواسطے ‌ ‌ کام کر لے اب ہی موقع کام کا دو چار دن

سینکڑون برسونکا تجھکو کام کیون کرنا ہی تو ‌ ‌ ہی قیام اس دار فانی مین ترا دو چار دن

بیخبر تو ابتدا سے خواب غفلت مین رہا ‌ ‌ اب تو ہو بیدار وقت انتہا دو چار دن

مت کرو کچھ کام ای سرور بغیر از بندگی
زندگی باقی اگر رکھے خدا دو چار دن

خدا کے نام سے نام اپنا ایسا کر روشن ‌ ‌ ہو جیسے نیر خورشید ہر سحر روشن

بنور شمع محبت کر اپنا گھر روشن ‌ ‌ کہ جسنے دیکھنے والونکی ہو نظر روشن

ابھی سے خانۂ تاریک گور کر روشن ‌ ‌ کہ تیری جانے سے اول ہو تیرا گھر روشن

یہہ خاکی بندۂ بیکار و بیکس و گمنام ‌ ‌ ہوا ہی فضل سے کسقدر روشن

بنا ہی ذرہ سے کیا آفتاب عالمتاب ‌ ‌ ہوا ہی پانی کے قطرہ سے کیا گہر روشن

عزیز وقت سخاوت ہمیشہ رہتا ہی ‌ ‌ سخی کا چہرۂ تابان بشکل بدر روشن

جلا کے سینے کو روشن کرو کہ ہو اس سے ‌ ‌ ہر ایک داغ جگر صورت قمر روشن

وہ نور فیض کا کر اپنی ذات سے جاری ‌ ‌ کہ ہووی سارا زمانہ ادہر ادہر روشن

شمع کیطرح ہو پروانہ جلوہ گر تب کو ‌ ‌ اگر ہون جگنو کی مانند اسکے پر روشن

بہیڑ ہوتون کو دنیا کے باغ مین آکر ‌ ‌ گلون کو دیکھہ کے کر دور سے نظر روشن

نظر نہ آئیگی کیا تجھکو صورت دلدار
ہو دل کا آئینہ سرور تیرا اگر روشن

عزیز و کونسی ہستی پہ ناز ہی ‌ ‌ ہری مرجانیوالا بندہ نادان

یہہ تہا کیا جیز اس ہستی سے پہلی ‌ ‌ کہا کرتا تہا اسکو کون انسان

نہ کان اسکے کہلی تہی اور نہ آنکھین
نہ گویا تہی زبانِ گوہر افشان

نہ کچہ پہچان اس ناوان کو تہی
نہ تہا کچہ جانتا یہہ بندہ انجان

خدا نے اسکو اب انسان بنایا
کیا موجود سب ہستی کا سامان

بنا کر اسکو اک مٹی کا پتلا
تنِ بیجان مین اسکے ڈالدی جان

کرے بندہ بغیر از بندگی کار
ہی کب اسکو بہلا یہ بات شایان

بہروسا کیا ہی اسکی زندگی کا
کہ ہی دو روز کا دنیا مین مہمان

مطلع

فقط حق کو سمجہ اپنا نگہبان
بہر وقت و بہر حال و بہر آن

پہرا کرتا ہی کیون دنیا کی خاطر
پریشان خاطر و غمگین و حیران

خدا کا حکم ای اہل سلامت
بدل تسلیم کر اور بن مسلمان

خدا کے ڈر سے اپنی چشم تر سے
گہر برسا بشکل ابر نیسان

کرا ای بات سجدہ شکرانہ کا سجدہ
خداوند جہان کا مان احسان

نہ کہا چکر زمانہ مین نہ گہبرا
ہر وقت گردش گردون گردان

کہ رہتا ایک حالت پر نہین ہے
ہمیشہ انقلاب دور دوران

ردیف	بنا اس حمد سے الحمد للہ یہ سرو رہ گروہ حمد خوانان	و

کوئی دن بستان عالم کا تماشا دیکہہ لو
گلشن ہستی مین گل ہی سے کہا دیکہہ لو

پیار رکہو اس سے جسکو حق کا پیارا دیکہہ لو
دیکہتے ہو اسکو جب دیکہو پورا دیکہہ لو

دیکہہ لو صورت سی حسن صورت تصویر کو
نقش بند قدرت کے ہاتھ کا نقشہ دیکہہ لو

سینے کے آئینہ سی سب کچھ نظر آجائیگا ۔۔۔ دیکھہ لو جو دیکھنا ہی میری معنی دیکھہ لو
دیکھنا چاہتی ہو گر واحد کی وحدت کا وجود ۔۔۔ جلوہ گر ہر جا رسو کثرت کا جلوہ دیکھہ لو
پرتو افگن بحر و بر پر ہی وہ روشن آفتاب ۔۔۔ قطرہ قطرہ دیکھہ لو اور ذرہ ذرہ دیکھہ لو
ہر جگہہ موجود ہی وہ موجدِ ایجادِ خلق ۔۔۔ کوچہ کوچہ خانہ خانہ گوشہ گوشہ دیکھہ لو

مطلع

لفظ لفظ و حرف حرف نقطہ نقطہ دیکھہ لو ۔۔۔ دفتر ہستی یہ ہی لکھا ہوا کیا دیکھہ لو
دشمنی اور دوستی پر کچھہ نرکھو انحصار ۔۔۔ آفرینش ہر آدمی سی اسکو جیسا دیکھہ لو
جلوہ حق کو سمجھو دیدہ دل سے نہان ۔۔۔ آنکھین کھولو جسجگہہ چاہو چمکتا دیکھہ لو
غیر کے گھر ڈھونڈنی پھر جاؤ اس دلدار کو ۔۔۔ پہلے اپنی گھر اٹھا کر دل کا پردہ دیکھہ لو
روبرو آنکھون کے جو کچھہ ہو رہا ہی صبح و شام ۔۔۔ قادرِ مطلق کی قدرت کا تماشا دیکھہ لو

سر جھکا لو آنکھین کر مو بند سرور زبعد ازان
عرش سے تا فرش جو کچھہ چاہو سارا دیکھہ لو

کسی گھر پر نجاؤ اور نہ کھڑکاؤ کسی در کو ۔۔۔ پکارو وقت مشکل حضرتِ خلاقِ اکبر کو
کھر باری میں جاری ایسا رکھو دیدۂ تر کو ۔۔۔ کہ کردی ہو ابر کو بی آبرو نادم سمندر کو
شمع روشن کرو حسن عمل کی کور بی نا ظلم ۔۔۔ کرو اُجالا چراغ بندگی سی دائمی گھر کو
خدا نے آدمی تجھکو بنایا آبرو بخشی ۔۔۔ کیا روشن بانوار حقیقت تیری جوہر کو
طریقت کا بہت ٹھہرا ہی رستہ اسمین پہلے سے ۔۔۔ بنالو رہنما اپنا کسی اچھی سی رہبر کو
بتان سنگدل کی شکل مت دیکھو مسلمانو ۔۔۔ کرو اپنے خدا کی بندگی مت پوجو پتھر کو
الگ خالق سی خلقت کو تصور مت کرو صاحب ۔۔۔ سمجھو فہم تا تصویر سی اسکے مصور کو

مطلع

محبت کے اگر لگجائین پر انسان بی پر کو
زمین سی ہر چٹ ہوائی شوق مین اُڑجائی اوپر کو

خزانہ خاکساری کا نصیب خاکساران ہے
نہین ہی عبرالزہمت کیہ بہی حاصل کیمیاگر کو

بجز قسمت کہان کامل ذریعہ کام دیتا ہے
کہ لایا خضر پیاسا آب حیوان سی سکندر کو

خدا نے اپنی عرفان کے خزانے جنکو بخشی مین
نہ دولت کو وہ دولت جانتے ہین اور زر زندہ کو

دہرو خاک ندامت پر جبین اور کرلو خم گردن
بمحراب عبادت رکہو سر ور سرنگون سر کو

خدا کا بندہ سالک سے رستہ پوچھو
اُسی سے منزل مقصود کا پتا پوچھو

ہر ایک وقت رہو مستعد عبادت پر
نہ وقت فجر کا پوچھو نہ ظہر کا پوچھو

مسجد مین نکتہ وحدت کبہی نہ آیگا
موحدون سی عزیز و یہہ مسئلہ پوچھو

مطلع

کسیسے درد محبت کی مت دوا پوچھو
تم اہل درد سی اسکا معالجہ پوچھو

کرو نہ گفتگو دنیا کے اہل عرفان سے
خدا کے بندون سے جب پوچھو تم خدا پوچھو

ہی کون نیست یہ بازن یہ بندہ نادان
عزیز دکھل کے اس سے یہ ماجرا پوچھو

نہ ابتدا کا ٹھکانا نہ انتہا کا ہے
ہی ایسے خاک کے پتلے کی اصل کیا پوچھو

خدا کے بندونکا شاید تمہین نشان ملجائے
کرو تلاش زمانہ مین جابجا پوچھو

جو چیز مانگنے کی ہے وہ شوق سے مانگو
جو بات پوچھنے کی ہے وہ برملا پوچھو

جو ذوق شوق محبت مین مست رہتے ہین
انہین سے ذکر الہی کا ذائقہ پوچھو

وہ چاہے زندہ کرے یا کہ قتل کرڈالے
تم اُسکا کوئی سبب اور نہ ماجرا پوچھو

جب ایک مل گیا ہے پوچھو تمکو ای سرو
اُسی پہ ٹھہری رہو پھر نہ دوسرا پوچھو

ڈھونڈتا پھرتا ہی جسکو چارسو / حاضر و ناظر ہی تیرے روبرو
کھول کر آنکھین اگر دیکھیگا تو / حق تجھے فی الفور دکھلائیگا رو
پائیگا کب گنج عرفان بی تلاش / جستجو کر جستجو کر جستجو
دل کیسے بہی غیر از ذات حق / رکھہ نہ کچھ دل مین بجز حق آرزو
بندہ حق ہی اگر ای نیک نام / نیک و بد سی رکھہ ہمیشہ نیک خو
دل سی تو دشمن کسیکا بہی نہ بن / تاکہ تیرا بہی نہو کوئی عدو
رکھہ تعلق خاک سی ای خاکسار / تا نہو برباد تیری آبرو
سب کے گھر ہی ایک ہی روشن چراغ / ایک سورج جلوہ گر ہی چارسو
مت پھرو مارے طمع کے مت پھرو / جا بجا خانہ بخانہ کو بکو
غیر کے در پر نکر جا کر سوال / مانگ اپنے حق سی دلکی آرزو
جانا اس دنیا سی ای نامہ سیاہ / روبرو خالق کے ہو کر سرخرو
آج آب دیدہ نمناک سے / دہو تو اپنے نامہ اعمال کو
ظاہر و باطن رہو مشغول حق / فکر ہو دل مین زبان پر ذکر ہو
خالق اکبر کی بخشش سے نہو / ناامید ای بندہ عاصی کبہو
کیونکہ لکھی ہے کلام اللہ مین / تیری بخشش کی سند لاتقنطو
ایسی محویت سے کر ذکر خدا / جیسے بنجائے زبان ہر ایک مو

فضل ربانی سے یہ کب ہے بعید

بخشے دولت سرور نادار کو

نڈہونڈو حق کو زمین پر نہ آسمان ڈہونڈو
خدا کو اسکی خدائی کے درمیان ڈہونڈو

یہان ہی ہوگا کسی شے مین نہان ڈہونڈو
تلاش گہر مین کرو اپنا ہی مکان ڈہونڈو

جہانسی آئے تہے تم پہلے وہ مکان ڈہونڈو
پہر اسجگہہ کا جہان جاکے نشان ڈہونڈو

تمہاری پردہ دل مین ہی دلربا مستور
جہکا کے گردن تسلیم سیریجان ڈہونڈو

دکہائی دیتا ہی وہ چاند صاف مطلع پر
تم اپنی آنکہین ذرا کہولو اور میان ڈہونڈو

اُسیکے نام سے روشن کرو نگین اپنا
اُسی نشان سے پتا پاؤ اور نشان ڈہونڈو

خدا ہی حاضر و ناظر کو تم کہان دیکہو
جو ہر جگہہ پہ ہی حاضر اُسی کہان ڈہونڈو

نہین گلو نہین وہ گل ہوگا دیکہو گلشن کو
چمن چمن کی کرو سیر بوستان ڈہونڈو

پتا لگاؤ نگا تو سراغ جانان کا
قدم اُٹہاؤ یہان ڈہونڈو اور وہان ڈہونڈو

جہانمین کوچہ بکوچہ اُسے تلاش کرو
تمام دنیا مین گہر گہر مکان مکان ڈہونڈو

ردیف	کرو تلاش مین غفلت نہ ایک دم سرور تم اونکو ڈہونڈ سکو جتنا ہر زبان ڈہونڈو	ھ ہا

خلوص دل سے کری بندگی اگر بندہ
خدا کے بندون مین ہو جای نامور بندہ

نہ مال پلہ مین لیجائیگا نہ زر بندہ
عزیز و دنیا سے جائیگا جب گزر بندہ

نہ بہولے حضرت مولا کو لحظہ بہر بندہ
خدا کی بندگی پر باندہ لے کمر بندہ

پہریگا نسلئے دنیا مین دربدر بندہ
خدا کے در سے بہلا جائیگا کدہر بندہ

کیون اپنی اصل پہ کرتا نہین نظر بندہ
مگر ہے آنکہون سے معذور بی بصر بندہ

کریگا ایک ہی دو دن مین جب سفر بندہ
یہان پہ بیٹہا ہے کیسے بنا کے گہر بندہ

خدا سی مانگے جو بندہ وہی بندہ مانگتا ہی
کہ ہی خدا ہی کے در کا فقیر ہر بندہ

گری اگر نہ زمین پر ہوا کے صدمہ سے
اُڑی باوج کرامت لگا کے پر بندہ

کری نہ عجز تو پہر کیا کری یہ بندہ زار
ضعیف کتنا ہی عاجز ہی کسقدر بندہ

بغیر مانگی بہی دیتا ہے وہ خدای کریم
ہمیشہ کرتا ہی کیون اتنا شور و شر بندہ

خدا کو چہوڑ کے ہوتا ہی بندوں کا محتاج
یہہ کیسا عقل سے خالی ہی بیخبر بندہ

خدا کے سامنے پہیلائی ہاتہہ حاجت کے
خدا کے روبرو جا کر جہکائی سر بندہ

سرائی دہر سے چلدیگا قافلہ سارا
کوئی نہ آئیگا پہر اسکی نظر بندہ

رکہہ ایسا بندوں سی خلق و محبت ای سرور
کہ تجہکو یاد کرے بعد مرگ ہر بندہ

خدا پہ رکہتا ہی ہر صاحب یقین تکیہ
کہ اُسکا حق کے سوا کوئی بہی نہین تکیہ

فقیر مولی کے خانہ بدوش رہتی ہین
نہ اُنکا کوئی مکان ہم نہ ہی کہین تکیہ

وہ بیٹہہ جاتے ہین جسجا پہ پہر نہین اُٹہتے
وہین مقام بنا لیتی ہین وہین تکیہ

نہ فرش کی ہی ضرورت نہ حاجت قالین
نہ چاہتے ہین وہ مسند نہ نازنین تکیہ

نہ بالاخانہ کی خواہش نہ آرزو گہر کی
کہ کافی اُنکی لیے ہی فقط زمین تکیہ

عجب ہے صاحب حق کا بہروسا باطل پر
غضب ہے دنیا پہ کرلے گر اہل دین تکیہ

مکان عالم فانی ہے ایسا بے بنیاد
کہ اُسپہ کر نہین سکتا کوئی مکین تکیہ

نہ اپنی مال پہ رکہی تسلی صاحب مال
نہ اپنی حسن پہ باندہی کوئی حسین تکیہ

پیادہ پہرتے ہین وہ آج دربدر جو لوگ
لگا کے بیٹہتے تہی کل بہ پشت زین تکیہ

پکڑ کے تجہکو اُٹہا دینگے جبکہ مسند سے
سنبہال لیگا کوئی دست نازنین تکیہ

نہوگا بندونکا محتاج دار دنیا مین ‫ ‫ اگر خدا ہی پہ رکھی یہہ کمترین تکیہ

گزرنے والا زمانہ ہے عمر کا اسپر
نہ کرکے بیٹہنا ای سرور حزین تکیہ

ہمیشہ جسکا رکہتا ہی خداوند جہان پردہ ‫ ‫ کوئی بدخواہ اُسکا کہول سکتا ہی کہان پردہ
نہین کہتی کسی عاشق کا چشم خونفشان پردہ ‫ ‫ کہ ہوجاتا ہی اس سی پردہ دل کا عیان پردہ
جوی پردہ ملی پہر کیا ضرورت ہے وہان پردہ ‫ ‫ مہ تابان یہ ہی کیا فائدہ ای مہربان پردہ
زمانہ مین نہین کہتا کسیکا آسمان پردہ ‫ ‫ رخ گلپر بہلا کب ڈالتا ہی باغبان پردہ
اگر ہی طالب دیدار کر فی الفور دور اُسکو ‫ ‫ پڑا رہتا ہی آنکہونپر تیری جو ہر زمان پردہ
گنہ آتا ہی کہل کر اگرچہ بندہ ما ہی ‫ ‫ مگر ستار اُسپر ڈالتی ہین ہر زمان پردہ
وجود خلق سی روشن ہی نور خالق اکبر ‫ ‫ مگر رکہتا ہی اپنی چشم سی ہی مثل جان پردہ
بگڑجاتی نہ تیری آبرو ای بندہ خاکی ‫ ‫ نہ اُٹہہ جاتی رخ شرم و حیا سے ناگہان پردہ
مقصود صاف آجاتی نظر ہر ایک صورت سے ‫ ‫ اگر اُٹہہ جائی جو حائل ہی اُسکے درمیان پردہ
اگرچہ اُسکی ہین پردے کہ باہر بہی عیان جلوی ‫ ‫ یہ ہی منظور اُس پردہ نشین کو ہر زمان پردہ

چہپا رکہہ اپنی دل مین سرورا اسرار وحدت کے
وگرنہ کہول دیگی بولکر تیری زبان پردہ

بنا اپنی سینہ کو روشن نگینہ ‫ ‫ کہ مانند آئینہ ہو صاف سینہ
خدا کا تصور فقط دلمین رکہہ لے ‫ ‫ کہ سینہ بنے معرفت کا خزینہ
غنیمت سمجہہ جبتلک زندگی ہی ‫ ‫ کوئی دن کوئی سال کوئی مہینہ
کیا کرتا ہی کسلئے بن کے نادان ‫ ‫ کمی بندگی مین یہ بندہ کمینہ

کسی سی کدورت نہ لا اپنی دل پر
طمع ست بڑہا دار فانی مین آکر
مبادا کہ زیر زمین چھوڑ جاے
حقیقت مین فانی سرا جہان مین
بہت اونچی منزل ہی قرب خدا کی
فقط قبلہ و کعبہ جان اپنی دل کو
وہ کیون غرق گرداب بحر فنا ہو

کسی سی نہ رکھہ بغض دلمین نہ کینہ
نہ رکھہ جمع دولت کا گھر مین خزینہ
یہہ گنجینہ اور سیم و زر کا خزینہ
فقط آنا جانا ہی اور مرنا جینا
بنا اسکے ٹہرنی کو عرفان کا زینہ
اسی کو سمجہہ اپنا مکہ مدینہ
بنالے جو حسن عمل کا سفینہ

ردیف ی

کبھی ذکر ہے دن کی روزی کا ہمدم
کبھی تجھکو ہے فکر نان شبینہ

کسجگہہ جانے وہ عالی خاندان جاتے رہے
جتنے آئے نامداران جہان جاتے رہے
اس چمن سی اڑ گئی جتنی تھے مرغان چمن
آنی جانیکا ہمیشہ رستہ جلدی رہا
ہم ہی آئی تھی جہانسی پہلی خلقت آئی تھی
حرص کے مارے عبث پھرتی رہے ہم جا بجا

جنکے اب دنیا سی ہین نام و نشان جاتے رہے
چھوڑکر اپنا وہ سب ملک و مکان جاتے رہے
گر پڑی ساری درخت اور آشیان جاتے رہے
قافلے آتے رہے اور کاروان جاتے رہے
ہم ہی آخر جہان سے یہ سمجھ گئے وہ پہلی جہان جاتی رہی
ساتھہ قسمت لیگئی اپنی جہان جاتے رہے

مطلع

اب کہان وہ اپنی ہم مجلس جوان جاتی رہی
روز دکھلاتی جو تھی چہرہ ہمین مانند ماہ
پھیرنے کوئی نہین پاتا سرای دہر مین

کل جو بیٹھی تھی وہ آج اٹھکر کہان جاتی رہی
آہ کس گوشہ مین اب وہ مہربان جاتے رہے
جو مسافر اسجگہہ آئی روان جاتے رہے

ہو چکا سرور سخنگوئی کا پورا خاتمہ
جب زبان آور مصنف نکتہ دان جاتی رہی

آدمی ہو کر اگر ہو جائے حیوان آدمی
خاک کا پتلا فقط ہی ایسا نادان آدمی

آدمی گرچہ ہزارون آدمی کہلاتے ہین
آدمیت جسمین ہو ہی اصل انسان آدمی

آدمی کا ہی فرشتون سے بہی اونچا مرتبہ
فی الحقیقت تہا اسی تسکی شایان آدمی

جس سے لیجائینگے نور اُ فرشتے جان نکال
دیکہتی رہجائینگے لاکہون نگہبان آدمی

مرکے طی جبتک طریقت کا نکرلے راستہ
قرب حق تک کب پہنچ سکتا ہی انسان آدمی

اسلیے اس رازق روزی رسان کو بہول کے
رزق کی خاطر پہرا کرتا ہی حیران آدمی

پہلے بہی یہہ خاک تہا اب خاک ہی پہر ہوگا خاک
پہر بہلا ہی کونسی عزت پہ نازان آدمی

اپنی اصلیت اسی فی الفور آجائے نظر
ڈالکر دیکہی اگر سرور گریبان آدمی

لاکہون اپنی ساتہ لیجائیگا انسان حسرتین
وقت رحلت سینکڑون کہائیگا ارمان آدمی

آئی جائی جب تلک دم آدمی ہی اسکا نام
پہر نہین کہنیکا اسکو کوئی انسان آدمی

سر جہکاتے ہین خدا کو دام و دد وحش و طیور
بندگی کرتے ہین حق کی حور و غلمان آدمی

ملکے کر بندون سے حق کی بندگی شام و سحر
ہین مسلمانو نہین تو ہی اک مسلمان آدمی

باندہکر لیجائیگا کیا سر پہ اس انبار کو
جمع کیون کرتا ہی سرور اتنی سامان آدمی

بُرا نہ باقی رہیگا نہ اور بہلا باقی
جہان فانی مین رہجائیگا خدا باقی

نہ اولیا رہی باقی نہ انبیا باقی
بس ایک رہ گئی وہ ذات کبریا باقی

یہان جو آیا ہی چلدیگا چار دن رہکر
نہ ایک باقی رہیگا نہ دوسرا باقی

ہمیشہ رہتا ہی وہ زندہ خضر کی مثل | ہی جسکا نام زمانہ مین ہو گیا باقی
نہ آدمی نہ فرشتہ نہ جن نہ وحش نہ طیر | رہیگا عالم فانی مین انتہا باقی

مطلع

خدا کی آج ہی جتنی ہی کرادا باقی | کہ دینی آج نہ کل کو ذرا ادا باقی
حساب پاک کرا ایسا حساب والون کا | کہ لینی دینی کی ہو جاسب صفا باقی
یہ باتی جتنی ہین دم جائینگے گر رہ سلیم | پھر ایسی حال مین تجھسی رہیگی کیا باقی
ہر ایک بندہ سی اب پورا تصفیہ کر لو | کہ رہ نجائی کسیکا کوئی گلا باقی
بحال ہیکسی افسوس وار فانی مین | نہ یار باقی ہی اپنا نہ آشنا باقی
خدا سی پوری مرادین طلب کیے اے نادان | کہ رہ نجائی کوئی تیرا مدعا باقی
بھلائی ایسی بھلا ہی کیے کر زمانہ مین | کہ تیری بعد بھی رہجائے وہ بھلا باقی

جھکائے سجدہ مین جبتک ہی اپنا سر سرور
ہلائے کام مین جب تک ہین دست و پا باقی

گزری کچھ تکلیف مین یا گزری اچھی زندگی | ہر طرح کٹجاتی ہی اس آدمی کی زندگی
مرگ کا اندیشہ پھر کیا رہ گیا باقی اسے | جسنے کی ہی عاقبت مولی مین پوری زندگی
مرنے سی پہلی ہی مرجاتا ہی مرد زندہ دل | کچھ ہی کار آمد نہین ہی اسکو اسکی زندگی
کشتہ تیغ محبت زندہ جاوید ہے | کسکی ہی قسمت مین ایسی کب ایسی زندگی
فرق دیگا آدمی کو کیا نہ وہ روز ہی سان | جسنے اپنی فضل سی ہی اسکو بخشی زندگی
زیست ہی وہ زیست جو کٹجای حق کی یاد مین | باقی اسکی کالعدم ہستی ہی فانی زندگی
عاشق جانباز ہر گز مرگ سی ڈرتا نہین | بلکہ اسکو مرنی سی حاصل ہی دوگنی زندگی

آجکل جو مر گیا اچہا ہوا غم سے چہٹا
گویا خالق سے دوبارہ اُسنے پائی زندگی

زندہ تا روز قیامت اُپنا رکہہ دنیا مین نام
کاش لی زندہ دلی کے ساتہہ اپنی زندگی

بندۂ مقبول کہلائیگا حق کے روبرو
بندگی مین گر گزر جائیگی تیری زندگی

سرورا افسوس صد افسوس تیری حال پر
کہیل مین برباد کردی تونے ساری زندگی

ہاتہہ پہیلائے رہو ہر دم دعا کیواسطے
اور کہلی رکہو زبان حمد و ثنا کیواسطے

کیسا ئے رکہتا ہی خویش اور اقربا کیواسطے
سر بسر دی ڈال ڈال اپنا خدا کیواسطے

عالم ایجاد مین آیا ہی تو اے خاکسار
بندگی و انکسار و التجا کے واسطے

خاکساری سی ہمیشہ سونا بنجاتی ہی خاک
کیا مجرب ہے یہہ نسخہ کیمیا کیواسطے

دینی ہا ان کے لئے فی الفور کردی جان نثار
ترک کر دو لگی محبت دلربا کے واسطے

مطلع

راضی رکہہ خلقت کو خالق کی رضا کیواسطے
دوستی کر حق کی بندونسی خدا کیواسطے

غم مین کیون دنیا کی خاطر مبتلا ہوتا ہی تو
بے اجل مرتا ہی کیون اس بیوفا کیواسطے

فکر کر پہر خدا آغاز مین انجام کا
سوچ کر لے ابتدا مین انتہا کیواسطے

درد دل کیواسطے ایسا مسیحا کر تلاش
ایکدم جسکا دوا ہو لا دوا کیواسطے

جای دروازہ پہ خلقت کی خدا کو چہوڑ کر
کب مناسب ہے بہلا اس بینوا کیواسطے

ایک ہی گہر بس ہی اس کسی سوالی کی لئے
ایک در کافی ہی اس عاجز گدا کیواسطے

رات دن دنیای دون کے واسطے محنت کرے
ہی یہہ مشکل سرور ہیدست و پا کے واسطے

غیر کو چھوڑ اگر حق کی رضا چاہتا ہے | بھاگ بندوں سے اگر قرب خدا چاہتا ہے

صاف کر سینہ اگر صدق و صفا چاہتا ہے | دل بھلے لوگوں سے گر اپنا بھلا چاہتا ہے

دولت اور مال سے گنجینہ بھرا چاہتا ہے | بندہ ناچیز ہے کچھ چیز بنا چاہتا ہے

جو کوئی حضرت مولیٰ کو ملا چاہتا ہے | رہنا ان بندوں کی صحبت سے جدا چاہتا ہے

ہر کوئی دنیا کے پھندے میں پھنسا چاہتا ہے | مبتلا دام مصیبت میں ہوا چاہتا ہے

لذتیں دنیا کی لذت نہیں [illegible] اسکو | جو کوئی حق کی عبادت کا مزا چاہتا ہے

[illegible] کہ [illegible] دنیا سے نکلنے والی | بس کسی روز میں یہ قصر گرا چاہتا ہے

[illegible] بیکار ہے سارے بیکار | کام ہوتا ہے وہی جو کہ خدا چاہتا ہے

[illegible] بندہ کو [illegible] آتا ہے | ایسے بیمار سے کیوں اپنی دوا چاہتا ہے

[illegible] ہے بندوں میں خدا کا [illegible] | افتخار اسنے زیادہ بھلا کیا چاہتا ہے

جان لینے کو کھڑی موت ہے سر پر سرور
دم اخیر اپنا کوئی دم میں ہوا چاہتا ہے

سرافراز در بارگاہ الٰہی ہے | [illegible] عجز کیا جسنے سر گردن جھکائی ہے

نہ قایم تاج سرداری نہ تخت شاہی ہے | خدا ہی جو ہے ہر وقت اور اسکی خدائی ہے

بملک مال و دولت آج عزت جسنے پائی ہے | غرض اغراض خر کو دولت ہی بھائی ہے

اخیر ان دوستان سچ ادا کا کچھ ادائی ہے | ہے دو دن کی محبت یاروں کی آشنائی ہے

نہ ہو مغرور دولت پر کہ ہے یہ مال بیگانہ | نہ ہو ساکن دنیا پر کہ یہ دولت پرائی ہے

عجب نقاش ہے جسنے ہزاروں نقش بنائے | ہمیں [illegible] جسنے یہ صنعت بنائی ہے

زمانہ پر خدا کے فضل کا بادل برستا ہے | [illegible] یہ گھٹا رحمت کی چھائی ہے

مصفا گرچہ صورت آجکل کے دوستونکی ہے
مگر باطن مین دیکھو تو محبت کی صفائی ہے

غرور اس بندہ ناچیز کا کیون بڑہتا جاتا ہے
کہ عجز اور خاکساری خاکسارونکی بڑائی ہے

وہی ہنستا ہی قسمت جسکی دنیا مین تعلق
گرفتار اسمین وہ ہوتا ہی شامت جسکی آئی ہے

الٰہی نفس اور شیطان ستم سرور پہ کرتے ہین
دہائی ہے دہائی ہے دہائی ہے دہائی ہے

نکلیگی چمن سے عندلیب زار جیتے جی
بھلا از خود کہان چھوڑیگی وہ گلزار جیتے جی

یہ جو گھڑی جینے مین گذران ختم ہی ہے جیتے جی
کبھی بڑہنی نہ دی ناحق کی یہ تکرار جیتے جی

لیسے بہی نرکھہ مطلب بغیر از یار جیتے جی
کسیکا منہ نہ دیکھا ہی طالب دیدار جیتے جی

کیا کر کام اک دم بہی نہو بیکار جیتے جی
بحسرت گذارنی یہ دن دو چار جیتے جی

حقیقت مین گرہی بجز زنجیر تعلق ہے
نہین پاتا رہائی جیسے دنیادار جیتے جی

دکھاتا ہی ہمیشہ رستہ بازار محبت کو
بہت سی بازیان یہ چرخ کجرفتار جیتے جی

بتونسے رابطہ مین ترک کرتے تہہ تعلق کا
اتارا ہی مرد حق گردن سے یہ زنار جیتے جی

کوئی ملتی نہین آ گیا بعد از مرگ حبیب تجھکو
کوئی دم ہی غنیمت صحبت دلدار جیتے جی

ہوا بیمار دم تجھکو مرض ہوا محبت کا
کچھ نہ سکا آپ کرلے چارہ بیمار جیتے جی

جہت کی جستجو اس راز پر ساں مین سرور نے
ملا اسکو نہ کوئی محرم اسرار جیتے جی

طمع کی کیسی بیماری ہی ہماری
کہ جاتی ہی نہین ہی عمر ساری

ہوئی گر بنا یہ بندہ زار
کروڑی لاکہہ تہی یا ہزاری

اٹھا کر ساتھ کیا لیجائیگا وہ
سفر کے وقت دولت اپنی ساری

نہ رہ جائیگا باقی فقر و فاقہ
نہ تخت و ملک تاج شہریاری

یہ سارے خود بخود ٹوٹین گے پیوند
کہ ہی نازک بہت یہہ رشتہ داری

ہوا و حرص مین ناحق عزیزو
یہان پہرتی ہی خلقت ماری ماری

خدا دیتا ہی ہر فریاد کی داد
خدا ہر ایک کی سنتا ہی زاری

اگر بندہ ہے تو بندہ خدا کا
ادا کر سب حق خدمتگزاری

نکر سستی خدا کی بندگی مین
نہوا ہی بیوفا خدمت سے عاری

رہو شیر و شکر ہر نیک و بد سے
بخلق و خوبی و نیکو شعاری

کسیسے سی ہی ترشر ہو نکر مت ملال
طبیعت رکہنہ ہرگز اپنی کہاری

غزل ایک اور بہی لکہا ہین سرور
کہ خوش ہو پڑہ کے جسکو خلق ساری

ہمیشہ کر جناب حق مین زاری
کہ تیری آبرو ہے خاکساری

عبث ہی برخلاف حکم تقدیر
یہہ بیچینی تیری اور بیقراری

جناب حق جو چاہیگا کریگا
وہی ہوگا جو ہوگا حکم باری

جو ہین اہل غرض انکا نہ بن دوست
کہ لاحاصل ہی ان یارونکی یاری

نہ ہلکا ہو کسیکے گہر مین جا کر
کہ اپنی ہی جگہہ تہہری بہاری

کیا کیا بیہوشی کا تو نے یہ کام
کہ ساری عمر غفلت مین گزاری

چلی جاتی ہی خلقت جسطرح سی
تیری آجائیگی اک دن باری

کر ایسا کام کا رند کہ جس سے
تیری ہر فیض کا چشمہ ہو جاری

کدورت دل کی وہ دہو ڈالتی ہین
ہی جن آنکہونکی عادت اشکباری

خزان جب ناگہان ہوگی نمودار
اڑیگی اس چمن کی خاک ساری

کہان اسوقت بلبل اور کہان گل
کجا بستان کجا باد بہاری

جو درد دل سے ناواقف ہو سرور
وہ کیا جانے طریق جان سپاری

چلتا اس دنیا سے دنیا دار جب کر جاینگے
سر پہ اور دنکی وہی بار الم دھر جاینگے

باندہکر دنیا سی جب ہم اپنا بستر جاینگے
لیکے اعمال خود اپنی سر پر جاینگے

جتنے اس دنیا مین آئی ہین وہ آخر جا مین گے
جتنے پیدا ہو چکے ہین ایکدن مر جاینگے

حاکم رہنی کا نہین فانی سرای دہر مین
اسجگہہ جتنی مسافر ہین سفر کر جاینگے

ایکدن سب سے وطن جاینگی ساری ہو وطن
آخر الامر اپنی اپنی گہر سبہی گہر جاینگے

فی الحقیقت جو کہ ہین دروازہ حق کے فقیر
مانگنی کو غیر کے گہر پر وہ کیونکر جاینگے

جمع کیا کر لینگے آخر یہہ حریصان جہان
مانگنے کو گرچہ وہ دار گہر گہر جاینگے

خالی آیا تہا تو جس صورت سی خالی جائیگا
گرچہ دولت ازخزانی سینکڑون بہر جاینگے

کار بد سی خوف کہا جاینگے مردان خدا
جب گئے یہان نہین یاد آینگے ڈر جاینگے

یہہ حریصان جہان بندگان خالق اد
باندہکر پلہ مین کیا دنیا سی پہر جاینگے

سخت پچہتاینگے دولتمند مرنیکے قریب
جب یہان سب چہوڑ کر گنجینہ زر جاینگے

دست خالی روسیہ نادم سراپا شرمسار
لیکے کیا ہم روبرو خالق کے سرور جاینگے

مسدس

نہ اولیا سی طلب کر نہ انبیا سے مانگ
نہو فقیر کہ طالب بادشاسی مانگ

نہ مانت یار سے مطلب آشنا سی مانگ
نہ اپنی خویش سی ہی مانگ نہ اقربا سی مانگ

مرادین اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سب کو دیتا ہے تو بھی اُسی خدا سے مانگ

ہوا و حرص کو زیادہ بڑھا کے کیا لیگا | تمام دنیا مین ذلت اُٹھا کے کیا لیگا
جہان مین آبرو اپنی گنوا کے کیا لیگا | کہین جو مانگنے جائیگا جا کے کیا لیگا

مرادین اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اُسی خدا سے مانگ

بنا رزاق اکبر کے در پہ شام و سحر | غدا بغیر کسی پہ نہ کچھ بھروسا کر
جہاں کا کعبہ مقصود دین و دنیا ہے | اُٹھا کے ہاتھ بعجز و نیاز دیدہ تر

مرادین اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سب کو دیتا ہے تو بھی اُسی خدا سے مانگ

تجھے ہی مانگنا بندون سے محض لاحاصل | کہ ان سے کچھ بھی نہین ہیچ کے سوا حاصل
نہ مطلب اُن سے ہی حاصل نہ مدعا حاصل | جو ہین گے آپ ہی محتاج اُنسے کیا حاصل

مرادین اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سب کو دیتا ہے تو بھی اُسی خدا سے مانگ

نہین ہے خیر کی اُمید جب کسی گھر سے | نہ آس ٹکڑے کی ملنے کی ہے کسی در سے
نہ ہے مدد کی توقع کسی برادر سے | طلب کر اپنے مطالب خدائے اکبر سے

مرادین اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اُسی خدا سے مانگ

نہ دل اُسے جو بہتری او [illegible] بندہ [illegible] | [illegible] بہ ہمت [illegible] یا د بندہ

نانک سے جو حرص و ہوا کا بندہ ہے
اگر تو صاحب روشنا گر خدا کا بندہ ہے

مرادین اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اُسی خدا سے مانگ

بصبر شاکر رہو دم بخود فغان مت کر
ذلیل اپنے کو پیش برادران مت کر
کسیکے روبرو راز نہان عیان مت کر
کسیکے سامنے حاجت کوئی بیان مت کر

مرادین اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اُسی خدا سے مانگ

تمام دنیا میں جتنے ہیں جسے ہے سب مطلب
جو وہی ہے صاحب مطلب کو بطلب مطلب
جسے پکارتی ہیں سب بڑی ہی جب مطلب
جو پورا کرتا ہے طالب کے ہر سبب مطلب

مرادین اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اُسی خدا سے مانگ

طلب کر حق کی حقیقت کا راستہ حق سے
ہر ایک بات مین امداد لے سدا حق سے
سوالی بن کے تو مانگ اپنا مدعا حق سے
ہر ایک کام کی خاطر کر التجا حق سے

مرادین اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اُسی خدا سے مانگ

بھلا تو کس لئے غیرون کے در پہ جاتا ہے
یہ داغ اپنی شرافت کو کیون لگاتا ہے
اور اپنی حالت ابتر انہین سناتا ہے
یہ بار سر پہ ندامت کا کیون اُٹھاتا ہے

مرادین اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہے تو بھی اُسی خدا سے مانگ

دعا مین ست و تضرع بہت کرای سرور
نہایت عجز سی گردن جہکا کر ای سرور
غریب بندونکی ضوت بنا کر ای سرور
خیال غیر و نکا دل سی اٹہا کر ای سرور

مرادین اپنے خداوند کبریا سے مانگ
جو سبکو دیتا ہی تو بہی اسی خدا سے مانگ

مخمس بر غزل مصنف

باب کاخ زندگانی ہی کہلا دو چار دن
خانہ ہستی کی ہی قائم بنا دو چار دن
ہی بہروسا اسکے استحکام کا دو چار دن
سب ہی اس دار فانی مین بقا دو چار دن

بادشہ دو چار دن ہی یہہ گدا دو چار دن

یکدن یہہ بیوطن سوی وطن ہونگے روان
عرش پر یہہ لامکان جا کر بنا وینگے مکان
مخلصی پاوینگے قید بندگی سے بندگان
یہہ قفس پاوینگے دم آخر اسیران جہان

رہ گئے اس دام بلا مین مبتلا دو چار دن

کار فرمایان عالم حاکمان معدلت
سر فرازان جہان مسند نشین مکرمت
سروران ملک و سرداران عالی منزلت
بادشاہای زمانہ والیان مملکت

نباہینگے سب نوبتین اپنی بجا دو چار دن

یہہ منافق یار مطلب دو کہنے کو دوست ہین
فی الحقیقت حق کی دشمن ہین جو انکی دوست ہین
تو نہ سمجہ وہ لوک کہین یہہ لوگ جنکی دوست ہین
دوستان دنیا سب یاران دو دن کی دوست ہین

اور فقط ہین آشنا یہہ آشنا دو چار دن

تہوڑی مدت کیلئی روشن ہی یہہ روشن چراغ
ہی جہلکتا ایکدو دم کیلئی گل کا ایاغ
بیٹہ ہی دو چار دن کیوا اٹہ یہہ باغ
عندلیب کا کسیر آباد دنیا دو چار دن

گلشن عالم کو ہی نشو و نما دو چار دن

عمر بھر کرتا رہا دنیا کو تو زیر و زبر — محنتین کرتا رہا تو شام و سحر
اب تو و کیا ہی بے بصر باطن کی آنکھین کہول کر — رکھی باقی ہین تیری عمر کے دن جسقدر

کھیل مین کر دیگا ضایع وہ بھی کیا دو چار دن

گاہ تو بنتا رہا دنیا مین آکر گاہ پیر — گاہ مفلس نام پایا گاہ کہلایا امیر
گاہ شکر و ہونڈتا پھرتا رہا تھا گاہ شیر — چھوڑ دے اب یہ ہوس [illegible] وقت اخیر

ذوق و شوق حق سے کر حاصل مراد دو چار دن

جنکی خاطر جان پر لیتا ہی صدمے صبح و شام — [illegible] خواب و خور و آرام ہی تجھپر حرام
یک قلم یہ لوگ تجھکو بھول جاوینگے تمام — تیری [illegible] لینے کا [illegible] تیرا نام

ہان رہیگا باقی کچھ تذکرہ دو چار دن

ہی محبت مال و دولت کی عبث پہچان لے — چار دن دنیا مین [illegible]
دل سے کہنا میرا ہی مرد نادان مان لے — جان لے [illegible] غنیمت جان لے

جسطرح دو چار [illegible] گذرین یا دو چار دن

سب سے رکھ اپنا تعلق و بستہ چند روز — [illegible] خانہ چند روز
زندگی جب تک ہی [illegible] چند روز — [illegible] جسطرح کاٹ اپنا [illegible] چند روز

[illegible] دو چار دن

بڑھا اف حق قدم و ہرا گر [illegible] سکتا ہے — [illegible] کچھ [illegible] کر سکتا ہی یا بھر سکتا ہے
مرگ کا آنے سے پہلے مر اگر مر سکتا ہے — عمر کے دن کر لے کچھ زیادہ اگر کر سکتا ہی

ہو بڑھا سکتا اگر اسپر بڑھا دو چار دن

اب تو بندون کی بدل صورت خدا کیواسطے
بندگی کر اور بڑہا عزت خدا کیواسطے
پہلوان بن ہار مت ہمت خدا کیواسطے
وقت ہی محنت کا کر محنت خدا کیواسطے
کام کر لے اب ہی موقع کام کا دو چار دن

یہہ عمارت بنتی صبح و شام ہی کسو اسطے
ہو نا سرگرمی سی اسکا کام ہی کسواسطے
اسطرحکی پختگی ای خام ہی کس واسطے
سینکڑون برسونکا ابتھ کام ہی کسواسطے
ہی قیام اس دار فانی مین تیرا دو چار دن

جب سے تو آیا ہی ناحق کی مصیبت مین رہا
مبتلا صبح و مسا خوار ہی ذلت مین رہا
غم مین دنیا کے رہا یا فکر دولت مین رہا
بیخبر تو ابتدا سی خواب غفلت مین رہا
اب تو ہو بیدار وقت انتہا دو چار دن

عمر جو غفلت مین گزرہی ہی گئی گزرہی بہلی
تا قیامت پہر نہین ملنی کی وہ تجہکو کبہی
اب یہی بہتر ہی آیندہ کہ اینے جیتے جی
کر امنت کچہہ کام ای مسرور بغیر از بندگی
زندگی باقی اگر رکہی خدا دو چار دن

مخمس بر غزل مصنف

پہلے کب لوح و قلم ارض و سما موجود تہا
کب یہہ خاک و آتش و آب و ہوا موجود تہا
کب کسیکا ابتدا و انتہا موجود تہا
جب نہ تہا یہہ عالم ایجاد کیا موجود تہا
پردہ دار پردہ وحدت خدا موجود تہا

رہتا تہا خاک ندامت پر جہکا جسدم قلم
سر بسر لکہنے سے تہا نا آشنا جسدم قلم
چل نہین سکتا تہا کاغذ پر صفا جسدم قلم
صفحہ ایجاد پر جاری نہ تہا جسدم قلم
سب کا نقشہ لوح قدرت پر لکہا موجود تہا

تہا کہاں اوّل ملایک حور و غلمان کا ظہور
عالم امکان مین کب تہا جسم او جان کا ظہور
کس جگہہ تہا وحش و طیر و جن و انسان کا ظہور
سب کے اوّل سے یہان پہلے تہا جانان کا ظہور

دل نہ تہا موجود لیکن دلربا موجود تہا

کیون نہ پایا اسکو جو خانہ نشین تہا اپنے گہر
کیون چہپایا اسکو جو ہر جا پہ سو تہا جلوہ گر
کیون نہ پکڑا اسکو جو تہ رگ سے تہا نزدیکتر
کیون نکی اُس حاضر و ناظر پہ انسانے نظر

کیون نہ دیکہا اسکو جو ہر ایک جا موجود تہا

حق کے ذوق و شوق سے جسنے اُٹہائین لذتین
لذتون پر اسکو ہین حق نے بڑہائین لذتین
پہر نہین دنیا کی اسکو یاد آئین لذتین
ابتدا سے یاد حق سے جسنے پائین لذتین

انتہا تک بر زبان اُسکی خدا موجود تہا

جب تلک سلطان ہا فرماندہ روی زمین
اپنے گوشہ مین وہ ہا جبتک گدا گوشہ نشین
اور رہا اہل نگین کا جب تلک جاہ نگین
جبتک ان فانی مکانون مین رہا انسان مکین

ہر گہڑی پیک اجل سر پر کہڑا موجود تہا

ہوگا کیا گر بادشہ کہلائیگا ای بیخبر
شان و شوکت چار دن دکہلائیگا ای بیخبر
ملک و دولت پر تسلط پائیگا ای بیخبر
ساتہہ کیا لیجائیگا جب جائیگا ای بیخبر

آیا تہا جسوقت تیرے پاس کیا موجود تہا

کیون نہ پوچہا راز پنہان تونے اپنے آپ سے
کیون نہ ڈہونڈا نور عرفان تونے اپنے آپ سے
کیون نہ دیکہا روی جانان تونے اپنے آپ سے
کیون نہ پایا فیض یزدان تونے اپنے آپ سے

تیرے خود گہر مین یہ گنج بے بہا موجود تہا

خلق سے کسواسطے چہپتا پہرا شام و پگاہ
دیکہنے والے سے کر لی بند کیون تونے نگاہ

بیٹھکر پردہ مین کیون کرہا رہا نامہ سیاہ
چھپ سکے ای عاصی کہی کسو سطو تو نی گناہ

جب خدا تیری مقابل دیکھتا موجود تہا

ہی شکایت ناروا اُس عالم ایجاد مین
جو کہ ہونا تہا ہوا اُس عالم ایجاد مین

بن چکا جو بننا تہا اس عالم ایجاد مین
آدمی کو مل گیا اس عالم ایجاد مین

پہلے جو مقسوم مین اُسکے لکہا موجود تہا

فی الحقیقت تجہکو بیغرت یہی کرتا رہا
اہل غرت مین تیری ذلت یہی کرتا رہا

رات دن ضایع تیری دولت یہی کرتا رہا
روز چہپ چہپکر تجہی غارت یہی کرتا رہا

چور جو گہر مین تیری سرور پہ جہپا موجود تہا

مخمس بر غزل مصنف

نچہوڑ ہاتہہ سی ای مرد متقی تسبیح
بنانے ذکر کی تسبیح دائمی تسبیح

زبان سنے بول خدا کی گہڑی گہڑی تسبیح
پکار خالق اکبر کے نام کی تسبیح

کہ سن لین عرش پہ سبوحیان تیری تسبیح

ہر ایک دانہ پہ لے نام کرد گار مدام
شمار جسکا ہو پڑہنی مین بیشمار مدام

خدا کا ذکر سمجہہ اپنا دستدار مدام
جناب باری کو کر یاد بار بار مدام

پکڑ کے ہاتہہ مین سمرن کبہی کبہی تسبیح

ہی اصل جبکہ محبت محبتِ مولی
ہی سب سے اچھی اطاعت اطاعت مولی

رکھہ اپنی دل کا تعلق بالفتِ مولی
دم اخیر تلک کر عبادتِ مولی

سمجہہ لے زندگی مین اپنی زندگی تسبیح

گمان سی نکلی بملک یقین پہنچ جاے
ضعیف بندہ کہین کا کہین پہنچ جاے

یہہ بندہ جسجگہہ چاہی وہین پہنچ جای — فرشتہ بن کے بچرخ برین پہنچ جای

پڑہے زمین پہ اگر کوئی آدمی تسبیح

خدانے دیدۂ بینا ہے گر تجہے بخشا — کیا ہے تجہکو با نوار معرفت بینا

پڑا جو مصحف خاطر پہ ہے اُٹہا پردہ — پڑہ اپنے سینہ سی سبحان ربی الاعلی

کہ ہے یہہ صفحۂ دلبر لکہی ہوئی تسبیح

نکال منہہ سے بجز ذکر حق نہ کوئی بات — رکہہ اپنے دلمین بشام و سحر تصور ذات

گزار حق کی عبادت کی شغل مین دن رات — کبہی زبان سی نفی جلال اور کبہی اثبات

کبہی پکار تو تہلیل اور کبہی تسبیح

ہی ذوق شوق الہی مین سب جہان مسرور — خدا کی بندگی کرتے ہین ساری بار و مور

ہی دل سے اُنکی اطاعت ہر ایک کو منظور — خدا کی یاد مین ہین دام و دد و حوش و طیور

اُسی کی رکہتے ہین ورد زبان سبہی تسبیح

سما سی تا بسمک کرتے ہین خدا کا ذکر — زمین سی تا بفلک کرتے ہین خدا کا ذکر

فلک سے عرش تلک کرتے ہین خدا کا ذکر — فلک پہ سارے ملک کرتی ہین خدا کا ذکر

زمین پہ پڑہتا ہے ہر ایک آدمی تسبیح

نہ کہہ تو فکر نہ اندیشہ شاد کام رہو — خدا کے نام کا کر ورد نیک نام رہو

خدا کے کام پہ حاضر علی الدوام رہو — خدا کے ذکر مین مشغول صبح و شام رہو

کر اُسکے نام کی ہر وقت ہر گہڑی تسبیح

تو تسبیح پہننے کی خاطر بنا نہ سجادہ — ریا کے واسطے اتنا بڑہا نہ سجادہ

ہوا و حرص کا سر پر اُٹہا نہ سجادہ — فریب مکر کا ہرگز بچہا نہ سجادہ

نہ باندہ لوگون کے دکہلانیکو بڑی تسبیح

کسیکو مرد ریاکار بن کے مت دکہلا　　جبین عجز بخاک نیاز رکہہ اپنا
ہر ایک طرح سے کرے عبادت عملی　　ہزار دانہ کی تسبیح ہی ضرورت کیا

بنالے انگلیون کی وقت بندگی تسبیح

زبان بشکل قلم رکہہ ہمیشہ تو سرور　　جہکالے لکہنے مین مانند خامہ سر سرور
رقم کر اپنا یہہ نامہ بآب زر سرور　　بسلک نظم پرولے نئے گہر سرور

بنالے موتیون کی حمد ایزدی تسبیح

مخمس بر غزل مصنف

ابر گوہر بار ہی بیوقت گریان اجکل　　گل مین ہیموسم بہاغ دہر خندان اجکل
حالتین عکس برعکس ہین سارہی نمایان اجکل　　ٹہری چاکر کہتا ہی گردون گردان اجکل

چالین سب چلتا ہی الٹی دور دوران اجکل

جا بجا ماتم ہی بہا عندلیب زارنے　　بند کر رکہی ہین انکہین نرگس بیمار نے
آب و تاب دی گل کو بی ہی حاصل خار نے　　اجکل نقشہ نیا بدلا ہی اس گلزار نے

ہی نرالے ڈہنگ پر رنگ گلستان اجکل

گر زمین ہین سروران جہانکی اج پست　　فاقہ مستی کے نشہ مین بیٹہے ہین ہشیار مست
خوار ہی اور ذلت مین ہین باخود سارے حق پرست　　کوئی مفلس ہی کوئی محتاج کوئی تنگدست

کیا تغیر ان جہان بیٹہے ہین حیران اجکل

ہینگے مردان دلاور حسرتاً در انزوا مین　　زندہ دل سب کاٹتے ہین عمر کی زندان مین
رستم جنگی ہین ہینگی اجکل میدان مین　　اجکل موتی لٹکتے ہین گدہونکی کان مین

ہین بچارے آدمی سرور گریبان آجکل

صاحب دولت جو تھے اب ہین غلام کمترین
مانگتے ہین در بدر دنیا کی خاطر اہل دین
پوچھی جو جاتے تھے انکو پوچھتا کوئی نہین
آجکل ہین سفلت و یہ حیوان جانشین

وحشی بنکر پہرتے ہین آوارہ انسان آجکل

ہین جو نتار دان شیطان لیا کہلاتے ہین
تیرہ باطن لوگ مردان خدا کہلاتے ہین
رو سیاہان جہان سینہ صفا کہلاتے ہین
رہزنان راہ مولی رہنما کہلاتے ہین

چور ہین گنج سلامت پر نگہبان آجکل

اب نہیں اسکی اگاہ دہر مین ہے یہ ہین کام
صورتین اپنی بدل لیتی ہین خلقت خاص عام
تازہ نقشے کہنچے جاتی ہین یہان ہر صبح و شام
جابجا شکلین نئی دکھلائی دیتی ہین تمام

تازہ آتے ہین نظر دنیا مین سامان آجکل

آجکل عاجز شریفون پر مصیبت ہے کمال
سب گرفتاران الم ہین دن کو زنجیر بلال
اپنی اندیشی سے افزون ہین نہین بچے عیال
ہین بہر حالت وہ اپنی حال سے برگشتہ حال

کسقدر ابتر ہی حال دردمندان آجکل

چاہتا بندو نسی ہو وہ بندہ پرور بندگی
بندہ باجیز کو ہی سب سے بہتر بندگی
مرتبہ ہی سب سے اعلی سب سے برتر بندگی
بندگی کر بندگی کر بندگی کر بندگی

وقت ہی اب وقت رخصت کا میر بجان آجکل

بندگان بارگاہ حق مین تن نام کر
بندہ بنکر بندگی کا کام صبح و شام کر
نوش خالق کی محبت کا ہمیشہ جام کر
آجکل کا وقت کارآمد ہے تیری کام کر

دن کمائی کے فقط ہین مرد نادان آجکل

کام دیتا ہی ابہی نیرا یہ جسم نیم جان | دست و پا ہلتی ہین اور قائم ہین بند استخوان
کان سنتی دیکھتی آنکھین ہین اور گویا زبان | بندگی کرتا ہین کسو سطی ای ناتوان

ہینگی سب موجود جس حالتمین سامان آجکل

بنگیا ہی قطرۂ ناچیز دریا شکر ہے | اڑکے پہنچا چرخ چارم پر یہ ذرہ شکر ہے
پایۂ عزت ہی اس عاجزنی پایا شکر ہے | سرور زنا خواندہ کو گم کو خدا کا شکر ہے

مشتہر اہل سخن مین ہی سخندان آجکل

مخمس بر غزل مصنف

رکھو جاری ذکر باری اپنی منہ سی بار بار | بر در منعم رہو قائم گھڑی بیوار وار
یاد اُس در سے بدربار خدا ہر بار بار | بندگی کیواسطی سب مل کے بیٹھو یار زیار

ہر جگہہ ایک ایک دو دو تین تین اور چار چار

ہی تیرا وقت اخیر انجام کا اب وقت ہے | سارے وقتون سی فقط آرام کا اب وقت ہے
موقع کب محنت کا اب کب کام کا اب وقت ہے | عمر گزری کٹ چکا دن شام کا اب وقت ہے

کر سکیگا کیا بھلا اس وقت ای بیکار کار

خشک ہو جائیگا ہر نخل طرب وقت خزان | جانور اس باغ کے چپ ہونگے سب وقت خزان
ہو گئے خوشدل قمریان بولینگی کب وقت خزان | گل نہ آئیگا نظر گلشن مین جب وقت خزان

عندلیب زار روئیگی نہ کیونکر زار زار

چھوڑ انکی دوستی کر سارے رد دنیا کے دوست | اپنی دل سی دفع کر سب نیک و بد دنیا کے دوست
کام آینگی نہین ای بیخرد دنیا کے دوست | دی نہین سکتی ہین کچھ تجھکو مدد دنیا کے دوست

بن نہین سکتی ہین تیرے دوست اور اغیار یار

دوستی دنیا مین کر حاصل کسی حق تجھکو ملی
دہو نجاست سے یہہ آبِ گل کہ حق تجھکو ملے
پاک کر بہر وفتنی سی دل کہ حق تجھکو ملے
بی تعصب ہر کسی سے مل کہ حق تجھکو ملے
جسطرح ملتے ہین باہم دوست دست اور یار یار

نغمے سن بستان مین جا کر عندلیب زار کے
مست لگاتا تہہ انکو کہا [illegible] بیدار کے
آنکھین کہول اور دیکہہ جلوی گلشن بیخار کے
سیر کر اور دور سی گل دیکہہ اس گلزار کے
پر بنا پہنے گلے کا انکو مت زنہار ہار

سب الگ ہونگی زن و فرزند بعد از چند روز
آخرش کہل جائینگے یہہ بند بعد از چند روز
منہ نہ کہلائینگے یہہ لبند بعد از چند روز
فیصلے ہو جائینگے یہہ پیوند بعد از چند روز
رشتہ سب دنیا کے ہو جائینگے آخر تار تار

دشمن جان ہی یہہ شیطان لعین بد انصرام
اسکے پہندے مین نہ آنا توڑ دینا اسکا دام
روکتا ہی تجھکو تیری حق کے رستہ سی مدام
نفس کافر سی بہادر رہنکی لینا انتقام
اسپہ خود کرنا پکڑ کر ہاتہہ مین تلوار وار

سند عز و شرافت سی اٹہا لیگا تجھے
اژدہا بنکر فقط اکدم مین کہا لیگا تجھی
اپنا بندہ حق سی چہڑوا کر بنا لیگا تجھے
ایکدن یہہ سانپ بنکر مار ڈالیگا تجھی
نفس آمارہ کیا کرتا ہی ہر دم مار مار

ہو ترقی یا تنزل روزگار دہر مین
خار ہو یا گل ہو پیدا نو بہار دہر مین
نیک خو یا بد کوئی رہتا ہو وار دہر مین
موسم گل یا خزان ہو لالہ زار دہر مین
دل کو ایسے انقلابونسی نہ کہنا خار خار

کرتا ہی دنیا پہ کیون مائل تو اپنی آپ کو
ایسا کیون کہتا ہی یہہ حاصل تو اپنی آپکو

کسلئے کرتا ہی خود گھایل تو اپنی آپ کو … سخت بیماری ہی درد دل تو اپنی آپکو

بن سکے نا پرہیز مت ای سرور بیمار مار

مخمس بر غزل مصنف

سو بخش حق کے نام پہ سرور ہزار بخش … بخشش کیوقت مال کو مت کر شمار بخش

مال اپنا دلکو کھول کے ای مالدار بخش … جو ایک دو طلب کرے تو اُسکو چار بخش

جبتک تیرا خزانہ یہ ہی اختیار بخش

حق نے کیا ہی تجھکو اگر اہل منزلت … اور رکھ دیا ہی سر پہ تیری تاج مکرمت

سائل کو اپنی باب سے محروم چھوڑ مت … کر لطف عاجزونپہ فقیرونپہ مرحمت

مال و گہر بمفلس بیروزگار بخش

دنیا مین ہونا چاہتا ہی سرخرو اگر … مطلوب عاقبت مین بہی ہی آبرو اگر

بخشش کی کچھ ہی دلمین تیری آرزو اگر … امیدوار مغفرت حق ہی تو اگر

تو بہی گناہ بندۂ تقصیروار بخش

بندونپہ پورا فضل خدا ہوگا حشر کو … سبکو بہشت حق سے عطا ہوگا حشر کو

شب درد و رنج و بلا ہوگا حشر کو … لا تقنطو کا وعدہ وفا ہوگا حشر کو

ساری گناہ دیگا وہ پروردگار بخش

کرتا ہی اپنا نامۂ اعمال خود سیاہ … بہولا ہوا یہہ آدمی گمراہ خواہ مخواہ

پر کسقدر ہی مرحمت حضرت اله … ہر بار بندہ کرتا ہی جو بہول کر گناہ

باری تعالی دیتا ہی وہ بار بار بخش

اندازہ نا روا ہی سخاوت کے کام مین … تعداد کب بجا ہی سخاوت کے کام مین

دیتا ہی مدعا ہی سخاوت کے کام مین — کنتی ضرور رکہا ہی سخاوت کے کام مین

جو بخشتا ہی مال سے تو بیشمار بخش

غافل نہہ زمانہ مین ہر وقت کام کر — ہر دم گناہ کرنے سے رکہہ لکو تہام کر
اپنی رہائی کے لئے کچہہ انتظام کر — توبہ ہر ایک جرم سے ہر صبح و شام کر

ہادی ہی تجہکو خالق لیل و نہار بخش

لیل و نہار جنپہ تو کرتا ہی جان نثار — رہتا ہی روز جنکی محبت مین بیقرار
ہی جنکے دیکہنے کا بہر حال انتظار — تیری مدد کرینگے یہان کیا یہ دوستدار

کیا عاقبت مین دینگے یہہ دنیا کی یار بخش

مت رکہہ سبکے عشق مین پامال اپنا دل — اپنے لئے بنالے نہ جنجال اپنا دل
دلبر کو اپنے بانکے تو دیدے ڈال اپنا دل — کردے فدا اسی پہ بہر حال اپنا دل

جانان کو اپنی جان بہی اے جان نثار بخش

یا رب غریب بندۂ نادان پہ رحم کر — ہر آدمی پہ فضل ہر انسان پہ رحم کر
ان بیکسون کے دیدۂ گریان پہ رحم کر — ان عاجزون کے حال پریشان پہ رحم کر

یا رب گناہ سرور امیدوار بخش

ترکیب بند

بندہ حق بندگی کا کام کر — نیک ہو جس کام کا انجام کر
عجز سے ہر رات دن گردن جہکا — سجدۂ اخلاص صبح و شام کر
پی شراب عشق ربانی مدام — نوش الفت کا ہمیشہ جام کر
آدمی ہے تو اگر وحشت نہ بن — آدمیت اپنی مت بدنام کر

کذب ۔ دل اپنی آپ کو
دلکو رکھنا ہی دولتی تھام کر

ن پرستی مین بہت مضبوط ہو
بندگی مین اپنا استحکام کر

اپنا رکھ خلق ہمیشہ خلق نیک
نیک خو بندون مین تو شن نام کر

مت رہو دنیا مین حق کا قرضدار
اپنے ذمہ سے ادا یہ وام کر

طاعت خالق مین اپنی جسم پر
رات اور دن کا حرام آرام کر

کام کے ن جب گزرتی جاتی ہین
کچھہ تو فکر گردش ایام کر

رکھہ نہ اس دنیا پہ امید وفا
دور خاطر سے خیال خام کر

بن مجرد سب تعلق چھوڑ کے
ہو اکیلا ساری رشتے توڑ کے

پہلے اس ہستی کی ہستی سے کہان
اے محبت تیرا معین تہا نشان

کون تہی صورت تیری اظہار کی
نام کیا تہا کیا تہا اور کیا نشان

تہا کہین تو خاک یا گرد و غبار
آگ تہا یا باد یا آب روان

برق کی مانند آتش بار تہا
یا بشکل ابر تہا گوہر فشان

تیرا مسکن تہا زمین پر یا کہین
اڑتا پہرتا تہا با اوج آسمان

خار تہا یا گل تہا یا سرو چمن
عندلیب نغمہ زن تہا یا باغبان

بن کے قمری یا کیا کرتا تہا سیر
کبک تہا یا بلبل ہزار داستان

عرش یا کرسی تہا یا لوح و قلم
یا زمین یا گردش دور زمان

خاک کا ذرہ تہا تو یا آفتاب
پانی کا قطرہ تہا یا بحر روان

نور تہا یا سایۂ بی نور تہا
غم مین تہا اندوگین یا شادمان

الغرض سب کچھ تہا اور کچھ نہی تہا ۔ جب سے اقضا تہا خدای دوجہان

اب بہی اے خاکی تو اصل اپنا نہ بہول
چاروں کی بات پر اتنا نہ بہول

کوئی دن مین جب گزر جائیگا تو ۔ اور سفر دنیا سے کر جائیگا تو
دیدۂ عالم سے ہوگا ناپدید ۔ روبرو لوگون کے مر جائیگا تو
پہر جو ہی مٹی کا گہوڑا دوڑتا ۔ پشت سے اُسکی اُتر جائیگا تو
ہوگی گر دل مین تیری حب وطن ۔ خوشدلی سے اپنی گہر جائیگا تو
آیا تہا تو جسجگہہ سے بس وہین ۔ کرکے طی اپنا سفر جائیگا تو
ہے مکان لامکان تیرا مکان ۔ اے مکین آخر جدہر جائیگا تو
سخت مشکل ہوگی گر اے بردبار ۔ بار سر پر باندہکر جائیگا تو
ساتہ اپنے کچھ نہین لیجائیگا ۔ چہوڑکر یہہ سیم و زر جائیگا تو
بہول جائینگے تجھے جتنے ہین دوست ۔ دل سے لوگون کے اُتر جائیگا تو
وصل ہوجائیگا حق کی ذات مین ۔ جتنا بگڑا ہے سنور جائیگا تو
جمع کرنے وقت ہی عرفانکا گنج ۔ لیکے کیا اے بے ہنر جائیگا تو

تیری چلدینے کا جب وقت آئیگا
ایک ساعت بہی نہ مہلت پائیگا

وقت پر حامی تیرا ہوئیگا کون ۔ یار کون اور آشنان ہوئیگا کون
تیری اس کشتی کا اس گرداب مین ۔ ناخدا غیر از خدا ہوئیگا کون
کون غمخواری کریگا وقت غم ۔ چارہ گر اس درد کا ہوئیگا کون

جسجگہہ پہ تو ہے اٹہتا بیٹہتا
کون بیٹہیگا کہڑا ہوئیگا کون

بارکش اس تیری سنگین بارکا
دوسرا تیری سوا ہوئیگا کون

دیدۂ حیرت سی تیری خاک کو
دیکہین آسدن دیکہتا ہوئیگا کون

آجکل جس گہرمین تو آباد ہے
تیری بعد اسمین بسا ہوئیگا کون

جب چلا جائیگا تو پہر کیا خبر
کون آیا اور گیا ہوئیگا کون

کون دولتمند ہوگا کون شاہ
کون مفلس اور گدا ہوئیگا کون

کون بنجائیگا بدکار و نیین بد
نیک بندۂ نیین بہلا ہوئیگا کون

دیکہیئے ہمنام تیرے نام کا
پہر جہان مین دوسرا ہوئیگا کون

کسکو پہر تیرا نشان مل جائیگا
دولت و ملک و مکان مل جائیگا

فی الحقیقت تو ہی پتلا خاک کا
جسم ہی تیرا سراپا خاک کا

خاکساری سی فقط رکہہ اپنا کام
جسسے بن جاتا ہی سونا خاک کا

ہو کے آوارہ ہوا و حرص مین
خاکہ کیون تونی اڑایا خاک کا

عرش پر ہی کیون تیرا ایسا دماغ
ذرہ کیون اڑتا ہی اتنا خاک کا

بنگیا ہی آگ نادان کسلیئے
اصل کیون بہولا ہی اپنا خاک کا

گر میسر ہو یہین ای خاکسار
اس بدن خاکی پہ جوڑا خاک کا

خاک تہا پہلی ہی اس ہستی سی تو
پہر بہی ہو جائیگا تو وہ خاک کا

سرنگون رہتا ہی جسپر آسمان
مرتبہ ہی سبسے اونچا خاک کا

ہی ملہو نور حق جسمین مدام
دیکہہ یہہ پتلا ہی کیسا خاک کا

پھر گنہ تھوڑی دنون کیواسطے		ہو رہا ہی جو تماشا خاک کا
سب ٹھکانا ہوگا آخر ایک روز		جسقدر ہی اب ٹھکانا خاک کا
	ایسی اندھیری اچانک آئیگی	
	خاک کو تیری اُڑا لیجائیگی	
ہی غرور ای نوجوان کس بات پر		حق کو بھولی ہو میان کس بات پر
اسقدر اُٹھتا ہی باری جوش کے		نغز ہی تیری دیوان کس بات پر
کیسی ہی تقریر کیسی گفتگو		اتنی کھولی ہی زبان کس بات پر
جبکہ جانیکے لئے آیا ہی تو		پھر یہہ تکیہ اور مکان کس بات پر
دار فانی مین ہی مسند زندگی		جھوٹہی یہہ وہم و گمان کس بات پر
بے نشانی جبکہ ہی اپنا مآل		اتنی یہہ نام و نشان کس بات پر
جبکہ گھر زیر زمین ہوگا تیرا		پھر خیال آسمان کس بات پر
کرتا ہی ای بلبل تصویر تو		اسقدر شور و فغان کس بات پر
چند روزہ یہہ تیری گلزار ہی		ہی بھروسا باغبان کس بات پر
وان تیری مصحف چلنے کو آئی ہین قریب		پاؤن پھیلائی ہین یہان کس بات پر
کسطرح جائیگا حق کے روبرو		منہ دکھائیگا وہان کس بات پر
	ابتدا مین سوچ لے انجام کار	
	وقت پر ہوگا وگرنہ شرمسار	
بے عبادت رب ملتا ہی کہین		یہہ نہین ہرگز نہین ہرگز نہین
مثل گردون ہوگا تو گردن بلند		سجدہ سی جو کہیگا گر سر بر زمین

لکھے گر سینہ پہ نقش کردگار
روشنی ہے تیرے دل کا نگین

غیر کی الفت مین حق کیونکر ملے
کسطرح حاصل ہو اُس ہاشمی ین

سر جھکا اے سرور ملک جہان
تا جھکے تیری طرف چرخ برین

سرخروئی گر تجھے مطلوب ہے
خاک سے آلودہ رکھ اپنا جبین

ہاتھ پھیلا اپنے حق کے روبرو
غیر سے کوتاہ کر لے آستین

دوستان حق سے کرنے دوستی
چھوڑ یہ کبر و غرور بغض و کین

دوست اور دشمن سے رکھ اپنا پیار
نیک و بد کو کر لے اپنا ہمنشین

صانع اکبر کی صنعت دیکھ لے
صفحۂ عالم پر بچشم دوربین

چھوڑنے کی چیز ہے دنیا کا مال
اُسکی خاطر دل نہ رکھ اپنا حزین

کل کو جو چھوڑیگا فوراً چھوڑ دے
آج ہی جھٹ اُسکا دل سے توڑ دے

جلوۂ حق جابجا ہے دیکھ لے
حاضر و ناظر خدا ہے دیکھ لے

ہر جگہ اُس کاتب قدرت کا نقش
لوح عالم پر لکھا ہے دیکھ لے

دل کی آنکھین کھول اے اہل نظر
کیا تماشا ہو رہا ہے دیکھ لے

ڈھنگ کیا ہے عالم اسباب کا
رنگ اس گلشن کا کیا ہے دیکھ لے

پست ہے کس کس کا ہستی مین مکان
اونچی کس کس کی بنا ہے دیکھ لے

بوستان دہر مین اے عندلیب
کیسا کیسا گل کھلا ہے دیکھ لے

سبکی خاطر آنے اور جانیکا در
دار دنیا مین کھلا ہے دیکھ لے

ظاہر و باطن کو چشم غور سے
گر ترا سینہ صفا ہے دیکھ لے

پانی کا قطرہ ہی سبکی ابتدا — خاک آخر ہا تہا ہی دیکھہ لے
دیکھنے والا تیرے اعمال کو — چھپکے ہر دم دیکھتا ہی دیکھہ لے
ہو کوئی دن مین آنکھین ہوجائینگی بند — آجکل جو دیکھنا ہی دیکھہ لے

دیدۂ مردم سے جب چھپ جائیگا
پھر تو کسکے دیکھنے کو آئیگا

دیکھہ کیا دنیا کی رنگین ہی بہار — ہی شگفتہ جیسے گھر گھر لالہ زار
حق نے پیدا کی ہی مانند بہشت — اس چمن کی خاک ساری آبدار
برسا کرتا ہے ہمیشہ رات دن — اسپہ ابر رحمت پروردگار
گلرخان و ہر اس گلزار مین — جاتے آتے ہین ہمیشہ بار بار
بادشہ ہی تخت گلرنگی پہ گل — بلبلین ہین خادمان جان نثار
پھولتا ہی اس چمن مین تازہ پھول — ہر گھڑی شام و سحر لیل و نہار
گاہ بی رونق خزانسی باغ ہی — مثل بو اڑتا ہی گلشن کا غبار
جابجا خندان کبھی گلزار ہے — اور کبھی ابر بہاری اشکبار
لیکے پیالہ ہی کہین لالہ کھڑا — ہی کہین نرگس کی آنکھون مین خمار
مجمع گل ہے کبھی اس باغ مین — اور کہین پھیلا ہوا دامان خار
سیر کر اس باغ کی شام و سحر — باندہ دل مت اس سے لیکن زینہار

کیونکہ یہہ گلشن ہے اور گل چند روز
نغمہ زن ہے اسمین بلبل چند روز

کب تلک آخر رہیگا جلوہ گر — ہر زمین پر جلوۂ شام و سحر

کب تلک گردش مین ہوگا آسمان — کب تلک چکر لگائینگے شمس و قمر
خانۂ عالم مین یہہ فرش زمین — ہوگا کب تک مسکن جن و بشر
ہوگا پیدا کب تلک پتہر سی لعل — کب تلک نکلیگا دریا سی گہر
کب تلک ہوئیگی برق آتش فشان — پانی برسائیگا کب تک ابر تر
تخت پر بیٹہینگے کب تک بادشاہ — کب تلک سائل پہرینگے دربدر
پہولتی کب تک رہینگے ایسی پہول — کب تلک لائیگا یہہ بستان ثمر
داب کر رکہینگے کب تک مالدار — گنج مال و گنج سیم و گنج زر
کب تلک باقی رہینگے آتنی لوگ — دار فانی کو بنا کر اپنا گہر
ہو رہا ہے جو تماشا دوبرو — دیکہینگے کب تک اپنے اہل نظر
بارور جتنے شجر ہین آجکل — مرگ کا کب تک نہ کہائینگے تبر

نقشہ یہہ آخر کہنچیگا کب تلک
کہلکے یہہ قائم رہیگا کب تلک

دولت دنیا کی پروا مت کرو — سامنے آئے تو دیکہا مت کرو
تم سے آخر کار چہٹ جائیگی — ایسی دولت پر بہروسا مت کرو
مرتے دم تک بہی توجہ سوئی غیر — مت کرو ای میری مولی مت کرو
عمر و دولت بے سہارا چیز ہی — دوستو اسکی تمنا مت کرو
خاکساری کے بغیر ای بندگان — فخر اور غرت کا دعوی مت کرو
ہو وہی آخر جسے لکہا نصیب — ابتدا مین کام ایسا مت کرو
رشتۂ الفت خدا سی باندہ لو — دل مین حب غیر رکہا مت کرو

واقف سر حقیقت کے بغیر
اپنے خالق پر فقط تکیہ کرو
اپنے حق سے دولت دین مانگ لو
خود قدم رکھنا ہو جس راہ پر
یار و سرورؔ کی نصیحت مان لو

راز اپنے دل کا افشا مت کرو
خلق سے ہرگز تو لامت کرو
مال دنیا کا پیار امت کرو
رستہ اُس رستے کا پوچھا مت کرو
جان لو دنیا کو اور پہچان لو

خاتمۃ الطبع

از نتایج طبع منشی غلام حیدر تخلص حیدر لاہوری خلف مصنف

کیسی خوشخطی سی ہے لکھی گئی
کیا یہہ دیوان لایق تعریف ہے
کیسا یہہ دیوان ہی دیوان لاجواب
ہی یہہ دیوان داروئی درماندگان
کسقدر اسکے مضامین تیز ہین
اسکو جب پڑہتے ہین مردان خدا
حق کا طالب اسکی رکھتا ہی طلب
معرفت کا جسکے دلمین ذوق ہے
وقت تنہائی یہہ دیوان یار ہے
چھوٹا سا دیوان ہی یہہ لکھا گیا
طبع اندر مطبع وکٹوریا
مستفید اسسے ہوا سارا جہان

یہہ کتاب بی بدل حمد ایزدی
سرور لاہور کی تصنیف ہے
کیسی اچھی ہی یہہ لاثانی کتاب
ہی یہہ دیوان حرز جان عاشقان
کیسے شور انگیز و درد آمیز ہین
پورا پالیتے ہین اپنا مدعا
وہ ہمدم ساعت بساعت روز و شب
اسکے پڑہنے کا اوسکو شوق ہے
حالت غم مین یہی غمخوار ہے
پر بڑا ہی اسسے حاصل فائدہ
ہو چکا ہے اب یہہ نسخہ بیبہا
نیک و بد خورد و کلان پیر و جوان

بعد ازآن جب ہمکو ای حیدر ہوئی — فکر اسکے سال اور تاریخ کی ۱۲۹۷

دل نے ظاہر کر دیا ما فی الضمیر — چھپ گئی ہی اب یہہ حمد بینظیر

از نتائج افکار جناب منشی درگا پرشاد صاحب ملازم محکمہ ڈائرکٹری پنجاب متخلص بہ نادر مصنف خزینۃ العلوم فی متعلقات المنظوم و مرآۃ خیالی و عبرت گلزار و گلدستہ اخلاق و نکات الحساب وغیرہ

حمد ایزد ہو سکے کیونکر ادا — جب یہہ نبی نے ہو لا احصی کہا

پر نکالا ہی سبھی نے حوصلہ — جسسے جو کچھہ بن پڑا اُسنے لکھا

حمد ایزد جتنی سرور نے لکھی — اتنی لکھہ سکتا نہین ہی دوسرا

ایک دفتر بھر دیا اشعار سے — گویا بحر حمد مین خود غرق تہا

حمد یہہ ممدوح کو آئی پسند — اور نادر کا بڑا اُسنے مدعا

شاد یہان ہوا اور رواں مغفور ہو — سنیے یہی نادر بس اب اپنی دعا

ذہن تو یہہ تہی سوجھی یہہ تاریخ کی — یا عفور ۱۲۹۷ اُسکا نکالا مادہ

از نتائج طبع حضرت سید مرشد علی قادری گیلانی بغدادی میدنی پوری المخاطب بعلی عبد القادر شمس القادری المتخلص بہ عاصی سلمہ اللہ تعالی ؁

جو فضل خالق اکبر بہ سرور فیض بخشا شد — بصد خوبی کتابی خوش بعالم عالم آرا شد

بسال انطباعش طبع عاصی زد ندا آخر — بگو حمد ایزدی دیوان سرور جلوہ فرما شد ۱۲۹۷

ایضاً

بہت جلد ہو گیا چھپکر عیان حمد ایزدی دیوان — ہو سرور پہ فضل ایسا خدائی بندہ پرور کا

یہہ سال خاتمہ مرشد علی عاصی نے لکھا ہے — نہایت با صفا حمد ایزدی دیوان ہے سرور کا ۱۲۹۷

ایضاً

چو شد مطبوع طبع اہل طبع از فضل ربانی
چنین دیوان عالیشان رقم فرمودہ سرور
بعاصی از سر الحمد در سالش ندا آمد
۱۲۹۷
بگو حمد ایزدی دیوان رقم فرمودہ سرور

ایضاً

چھپا حمد ایزدی دیوان بفضل ایزدی جسدم
دو بالا اس سے رتبہ ہو گیا سرو سخنور کا
لکھی یہہ بالی ہسم اللہ سنہ تاریخ عاصی نے
۱۲۹۷
کہ ہی حمد ایزدی دیوان پر از توحید سرور کا

از نتائج طبع مفتی غلام صفدر تخلص فوقانی منشی فاضل فرزند دلبند مصنف کتاب

چہ حمد ست این کہ در دیوان عالم
روان ذکرش بنوک ہر زبان ست
بسال طبع فوقانی رقم زد
۱۲۹۷
کہ این حمد خداوند جہان ست

از سید مرتضی شاہ از نڈولی خاندیسی عرف بچو میان والد بزرگوار سید عبد الرسول الرحم

چو مطبوع جہان در بلدہ لاہور گشت آخر
چنین دیوان حمد ایزدی دیوان لاثانی
بگوشِ مرتضی در سال طبع از عالم غیبی
۱۲۹۷
ندا آمد بگو حمدِ الہی فیض رحمانی

از میر حسام الدین جمعدار ملازم پولیس تعلقہ چالیس گانو ضلع خاندیس احاطہ بمبئی

چھپ چکا جب بفضل حق سے بلدہ لاہور میں
کیسا یہہ دیوان حمد ایزدی صل علی
بعد طبع اُسکے حسام الدین بسال خامہ
۱۲۹۷
بولا کافی خاتمہ حمد ایزدی کا ہو چکا

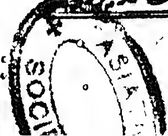
از مفتی فصیح الدین لاہوری تخلص ہوش برادرزادہ مصنف و

ہو گئی بفضل خدا سے دوستو
باہزاراں اجلال ختم حمد ایزدی
ہوش نے تحریر کی تاریخ سال
۱۲۹۷
ہو گئی امسال ختم حمد ایزدی

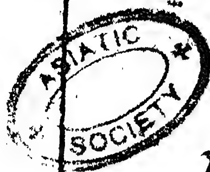
از منشی چراغ دین تخلص لایق لاہوری محرر مطبع وکٹوریا پریس لاہور

بہ نسخہ دیوان حمد ایزدی مطبوع گشت
چون با فضال خداوندی بلطف سرمدی
بندہ لایق بسال طبع این نادر کتاب
۱۲۹۷
گفت بی مانند نادر طبع گشت حمد ایزدی

بقلم بندہ محمد زکریا دہلوی تخلص قاری



مہر نبوت



احوال نظام مداح رسول انام صلعم

یعنی نظام الدولہ منتظم الملک نواب محمد مردان علیخان بہادر تحت قائم جنگ وزیر اعظم ملک مارواڑ ۔

آپکو پابندی صوم و صلوٰۃ تو ابتدا سے ہی تھی مگر آغاز شباب سے شغل اوراد بھی روز افزون رہا آغاز جوش جوانی مین جوش طبیعت جسطرف آتا ہے ٹوٹ کر آتا ہی چنانچہ آپکو تلاوت اور ورد وظائف کے علاوہ درود اور قصاید کا ذوق انکیہو گیا آخر بقول ع شوق و مہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست ٭ حالانکہ آپکو کسی سے اب تک بیعت نہین ہے تلاش اور شوق البتہ ہے مگر جب خدا اور رسول رہبر ہو تو پھر کیا چاہیے چنانچہ ایک عرصہ تک ولولہ شوق دلی اور جذب قلبی نے روز افزون ترقی پکڑی یہانتک کہ برسون عالم شب بیداری رہا جب ہی سے عادت کم خوابی و کم خواری ہے اور ہر رمضان مین بلکہ یون بھی مدتون ایک وقت کی غذا پر اکتفا ہوتا ہے اسی ورد خوانی مین شوقیہ کئی چلے بھی بلا ترک اذن با تحریک

جلالی و جمالی وغیرہ بھی لیے اور درود کبریت احمر اور حزب البحر اور قصیدۂ بردہ
وغیرہ کی باترک حیوانات مگر زکات دمی اور بہت سے بزرگون کی اجازت لیکر
برسون یون بھی بطور ورد پڑھا اوسکے علاوہ اور بہت سے درود اور نیز درود المستغاث
و قصیدہ ہای بانت سعاد اور غوثیہ اور دعای سریانی وغیرہ بھی وردمین رہی اور دیگر اوراد
آیات و دعا ہای شبانہ روزی و حصن حصین وغیرہ و اسمای الٰہی علاوہ اوراوسکی مانند
جسکے شروع کو دس بارہ برس گذر چکے تھے تین ماہ رمضان کی شب زندہ واری مین
شب قدر بھی دیکھی جو اوس سال مین چوبیسوین ماہ رمضان کی رات کو وقت دو بجے
شب کے واقع ہوئی تھی اور ایک نور منور جانب شرق سے آسمان تک پیدا ہوکر
محیط ہوگیا تھا اور از خود دل کو عجیب طرحکا قرار اور تسکین اوسوقت حاصل تھی جسقدر
اس عرصہ تک تعلقات خانگی و منصبی کم تھے اوسیقدر اسطرف صرف اوقات زیادہ تھا
جسقدر آیندہ زمانے مین تعلقات بڑہتے گئے اوسیقدر کثرت اوراد و قلت آتی گئی
مگر جو بات کہ دل پر نقش کالحجر ہوجاے اور دلمین اوسکا فراسما جاے وہ کب موقوف ہوسکتی ہے
چنانچہ باانہمہ تعلقات منصبی و مالی و ملکی آپ درود و قصیدہ بردہ وغیرہ جسقدر ہوسکا
پڑھا کیے مگر التزام نہین رہا اور ترک بھی ہوہو گیا تاہم آپ کو محبت قلبی جو ذات آنحضرت صلعم
سے ابتدا سے تھی وہ بدستور روز افزون رہی چنانچہ اکثر عبادات بدنی اور مالی اور
خیرات کا ثواب اور نیاز اور فاتحہ آپ آنحضرت صلعم کی روح پر فتوح پر جاری رکھتے ہین
اور کوئی ساعت نہین ہے کہ دل سے خیال حضور صلعم کا بھولتا ہو بارہا ارادہ حرمین شریفین کا
بھی کیا اور ہے مگر مشیت رب سے وقت پر منحصر ہے خدای عزوجل یہ آرزو بھی بخیر و
سعادت پوری کرسے آمین جبکہ ایک بندہ کمترین کو دلی نسبت حضرت رحمۃ للعالمین سے ہو

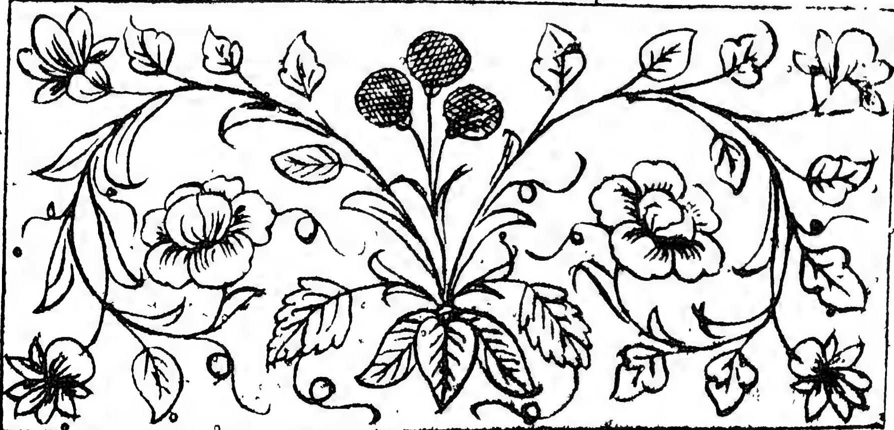
تو آپ کی شان رحمت عالمیان و بندہ نوازی مقتضی اسکی ہے کہ بقول دہ وردنیا
ہفتاد ور آخرت آپ ایسے طالب صادق سے کیون نہ خلق محمدی سے پیش آمین
چنانچہ کمال رحمت و ذرہ نوازی آنحضرت صلعم سے ابتدای آغاز شباب و درودخوانی کے
زمانہ حال تک کرات مرات آنحضرت صلعم نے اپنی زیارت شریعت سے خواب مین
مشرف فرمایا جو بقول حدیث صحیحہ من رانی فقد رانی و الشیطان لا یتمثل بی
آن حضرت کی زیارت عین آپکی ہی زیارت ہے صل علی اول بار آپ نے عالم خواب مین
جنگل مین آنحضرت صلعم کو ایک چاہ سے پانی بھی پلایا پھر ایک بار بلا زکات صرف
ورد قصیدہ بردہ مین آپ نے اپنی کوٹھی مین مع دو صحابۂ کرام خلیفۂ اول و دوم
رضی اللہ عنہما کے آنحضرت کی امامت سے نماز صبح باجماعت پڑھی اور اوسکے اندر
خود ایک اعجاز محمدی واقع ہوا کہ جو دعا حضرت نظام سے بعد نماز مانگی تھی اور اوس سے
برسون سے یاس ہو گئی تھی وہ بے سبب اور از خود اوسیدن پوری و حاصل ہو گئی
ایک بار زکات قصیدہ بردہ مین وقت شب زیارت ہوئی نصیب سے اوسوقت
آپکو جنابت تھی اسلیے نماز ہمراہ نہ پڑھ سکے مگر نقش پای آنحضرت صلعم جو تر زمین پر
چلتے وقت منقش ہوتے تھے اوسکو ہر قدم پر ہاتھ سے چوم کر آنکھون سے لگاتے رہے
مگر دیکھا کہ آنحضرت صلعم نے نماز عصر کی امامت کی ادہر ہر دو خلفای اول و دوم رضی نے آپکے
ساتھ نماز پڑھی۔ ایک بار آپ نے دریا کنارے زیارت کی۔ ایکبار مسدس مطلع
بصورت تو نگارے نہ آفرید خدا تا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا
نصف شب کو کہکر آپ لیٹے تھے کہ خواب مین ایک نفیس مکان مصفا و منور اور دست مین
ایک عرب بزرگ نے لیجا کر اکثر تبرکات آنحضرت صلعم کی زیارات کرائی یہ گویا صلہ

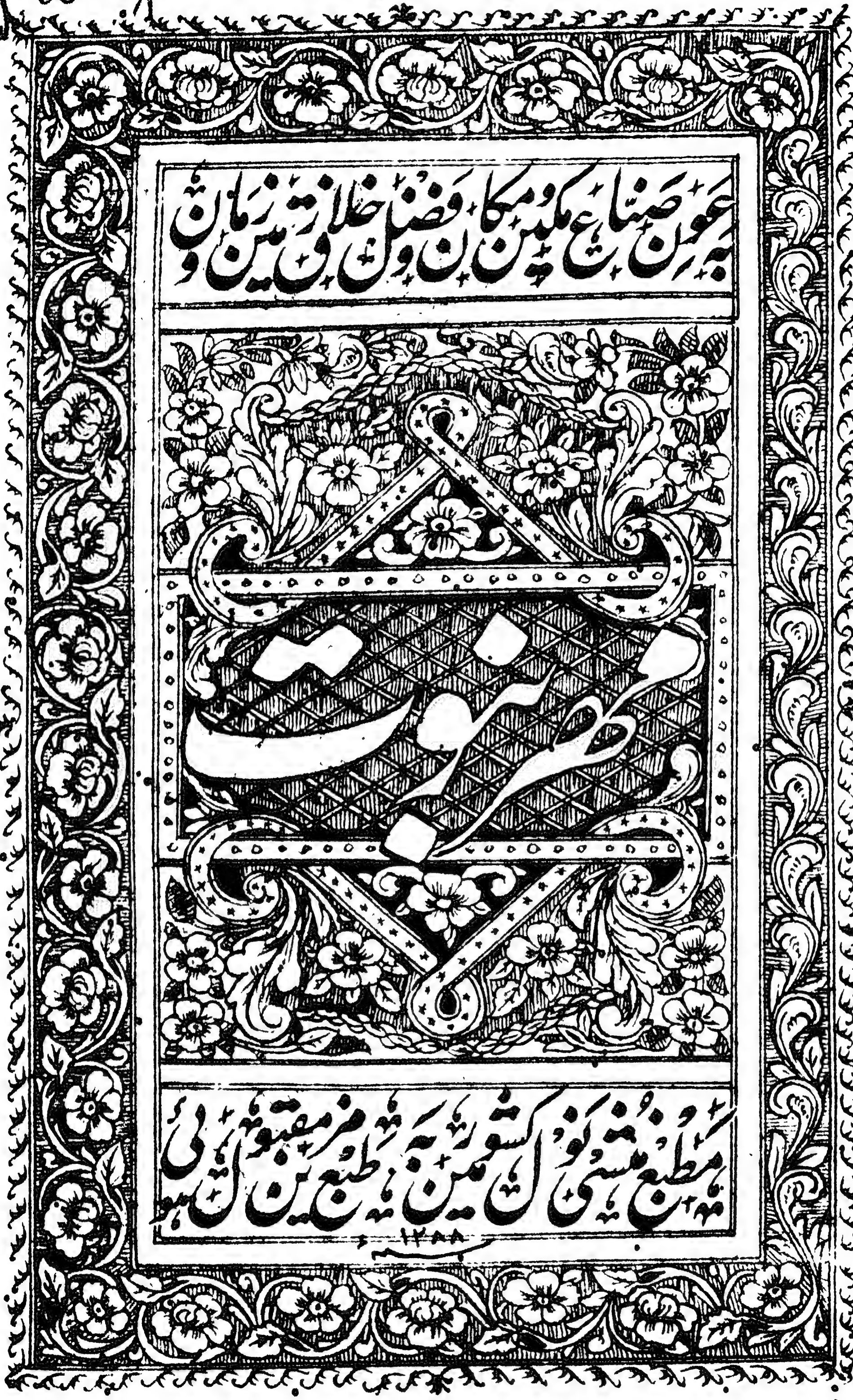
اوس ترجیع کا تھا جو درحقیقت قابل داد و صاد کے ہے دوبار زیارت مدینہ منورہ سے
اور علیگڑھ دوبار خوابمین زیارت کعبۃ اللہ سے مشرف ہوئے۔ ایکبار زیارت کربلائے معلے
سے بھی عالم رویا مین شرف حاصل کیا چونکہ حب نبیؐ کا جزو حب اہلبیت علیہم السلام ہے
اسلیئے آپکو محبت اہلبیت علیہم السلام سے بھی ویسی ہی ہے چنانچہ ایکبار کچھ دن رہے
حالت ملال و سکوت مین آپ نے جناب امیر علی علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک قوی ہیکل
اسپ عربی پر سوار شان حیدری سے قریب آئے اور تسلی فرمائی آنکھ سکوت مین
بند تھی آنکھ کھولکر دیکھا کہ وہ شبیہ بعینہ سامنے موجود ہے حالانکہ اسکا ذرا بھی تصور اور
گمان نہ تھا اور معاً وہ تمام ملال دفعتاً از خود دل سے اوسیوقت نسیاً منسیاً ہوگیا
پھر ایکبار افق شرق سے تین مینار نور کے سر بفلک دیکھے جنمین وسط کا بڑا اور جانبین
مین ایک کم اور ایک اوس سے بھی کم تھا اوسوقت خواب مین آپ نے ایک
مخاطب سے کہا کہ دیکھو یہ نور جناب علی علیہ السلام کا اور یہ دونو نور امامین حسنین
علیہما السلام ہیں جیسے کوئی پہلے سے جانتا ہے ایکبار زیارت حضرت خواجہ
معین الدین چشتی سید حسنی و حسینی سلطان الاولیاء ہند کی کی ہے اور آپ سے
ایک نقش حسب الطلب عطا فرمایا اور ماہ ناقص و بدر کامل کو بارہا دیکھا او بارہا پر لگکر اپنے کو
اڑتے دیکھا اور ایک بار ایک مجذوب کامل مادرزاد کو ایک بزرگ کی قبر پر مناقب
پڑھتے عالم مین دیکھا اور وہ بھی صبح کو اوسی بزرگ کی وہی کیفیت جاگتے مین ظہور مین
آئی ایکروز مجذوب کو آپ نے سفر مین یا تین چار سو میل کے فصل سے دیکھا کہ اوسکا
لب زیرین مثل آب جوش سے پھیلا اور مزہ اوسکا عجیب شیرین و ملیح ہے اور اوسکی
تعبیر آپ نے یہ سمجھی کہ اوسوقت اون بزرگ کا وصال ہوگیا چنانچہ بعد عرصہ کے وہ بات

پیچ نکلی اور اوسنے آپ کو مرتی وقت مکرر دریافت کیا اور اوسیوقت اوسنے قضا کی
جس روز بعالم رویا اونکو دیکھا تھا اور اور بعض بزرگون کی بھی زیارت کی اور بارہا
رویای صادقہ دیکھین الغرض مین کلام الہی سے یہ سب شرف او صفای قلب ثمرہ
اوس اوراد اور خلوص قلبی کا ہے اللہم زد اور اسیوجہ سے آپ دل کے بھی بہت
صاف ہین اور نفاست اور طہارت لباسی و بدنی و مکانی کے بھی از حد پابند
او یہ سب نتیجہ صفای قلب کا درود وغیرہ کی برکت سے ہے بلکہ بغیر واسطہ عمل کے
اجسنہ سے آپ کی بارہا اعانت کی آپ پر اکثر سالک اور مجذوب فقرا کی نظر عنایت
رہی ہے اور آپ کی جدہ ایک بزرگ خاندان سادات گرامی سے تھین اسلیے آپ
اس شرف سے شریف بھی ہین یعنی شریف وہ ہے جسکا سلسلہ مادری سادات سے ہو
الغرض یہ سب مناسبتین ذاتی و صفاتی آپ کے حال کے مناسب واقع ہوئی ہین
جو ہر ایک کو بہت کم نصیب ہوتی ہین خدا کا بڑا احسان و شکر ہے جو کہ آپ کو ذاتی
مناسبت آنحضرت صلعم سے ہے اسلیے آپ نے جو ولولہ طبیعت سے کسیقدر
نظم نعت آنحضرت صلعم اور اور بزرگون کی شان مین بھی لکھا ہے وہ گویا جا لکھنے کے
جو تبرکاً و تیمناً حرز جان محمدیان کیا جاتا ہے اور یہ ذکر خیر صرف اسلیے حوالہ قلم
حقیقت رقم ہوا ہے کہ اہل بصیرت و عبرت اوس سے متنبہ ہو کر سمجھ لین کہ ایسے
نیک ذوق شوق سے اہل ایمان کو یہ شرف حاصل ہوتا ہے جو باعث خیر و برکت
ابدی اور نجات و سعادت سرمدی ہے۔ بزرگان دین کا قول ہے کہ کثرت
درود سے شرف زیارت حاصل ہوتا ہے سچ ہے آپ کا قول ہے کہ درود
بلا قید بعد نماز یا وسعت اگر زیادہ پڑھا جاوے تو بہت بہتر ہے اور خاص واسطہ محبت

عندیارت و فیضانِ رحمتِ آنحضرت صلعم کے بعد نماز صبح اور افضل بعد نماز عشا
با وضو با خوشبو درود کا پڑھنا ہی بہتر ہے جسقدر معمول کرلیا جاوے اور ہر روز ایکبار
ہوسکے تو بہتر ورنہ ضرور ہر پنجشنبہ کو ہمیشہ قصیدہ بردہ با وضو با خوشبو تنہا قبلہ رو
پڑھا کرے حضور قلب اور تصور آنحضرت صلعم شرط ہے - استادہ سر برہنہ پڑہے
تو بہتر ہے عام ترکیب اسکی یہ ہے کہ اول آخر درود سات سات بار اور بعد درود کے
شروع کے وقت یہ آیت پڑہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم
بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ آنحضرت کو دس گیارہ بزرگوں سے اسکی اجازت حاصل ہے اور
آپ کیطرف سے یہ عام اجازت ہے - حقہ پینا ایک حجاب زیارت ہوتا ہے
ترک اولی ہے ورنہ قبل و بعد درود شب کو نہ پیے تو بہتر ہے اور پنجشنبہ کو شیر برنج پر
فاتحہ روح پاک آنحضرت صلعم کا دیدیا کرے انشاء اللہ تعالی جنت نصیب
کو زیارت و حضوری نصیب ہوگی - درخانہ اگر کس ست یک حرف بس ست
وما علی الرسول الا البلاغ المبین واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین

راقم
مالک مطبع




به عون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
مطبع منشی نولکشور میں بطبع مزین ہوئی
۱۲۸۸



بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالق کو بغیر خلق سب تھا معلوم | موجود تھا اوسکے علم مین ہر معدوم
اظہار سے عالم کے مگر تھی یہ غرض | ہوتا کہ سبھون کو قدرت حق مفہوم

ولہ

اے بندۂ حق خدا کی قدرت تو دیکھ | عصیان پہ کرم فرط عنایت تو دیکھ
خود مجرم جرم ہی ازل سے لیکن | محروم وہ رکھتا نہین رحمت تو دیکھ

ولہ

اللہ کا وصف کر سکے کب انسان | اور آل ہی وصف نعت احمد مین زبان
کس منہ سے کہے مناقب آل نبی | اصحاب کے اوصاف عیان راچہ بیان

در نعت سرور کائنات

آدم کا الف ہی سر اسم اللہ	اور میم محمد کا ہی آخر مین گواہ
ما بین صفات و ذات ہی برزخ دال	یہ دال سے ہے دیوار عناصر کی پناہ

ولہ

اللہ کا بندہ ہون محمد کا غلام	اور ہون شہ مردان علی کا ہمنام
گو خاک ہون پر خاک در پیغمبر	ہستی بھی مری ہی بر محل طشت از بام

ولہ

روشن ہی مثال خور محمد کا نام	کل وحی و صحف مین پہلی پہونچا ہی پیام
ہی بید مین صاف پیشگوئی موجود	باقی ہی نظام کسکو اب جا ہی کلام

ولہ

محمود محمد ہی تو بندہ ہی ایاز	ذرے کو ہے مہربانی مہر پہ ناز
طاعت مین سمجھتا ہون اطاعت اوسکی	مین بندۂ درگاہ ہمن وہ بندہ نواز

ولہ

آدم خلق اللہ کی کر تحقیقات	صورت ہی محمد کی ہر اک شخص کی ذات
گر پہلو راست پر سمیٹ کر لیٹے	لے دیکھ نظام کان پر دھر کر ہات

ولہ

آدم مین جو تھا نور محمد موجود	اسوجہ سی قدسی اوسے کرتے تھے سجود
باللہ کہ راز تھا نہان سب یہ نظام	تھی پردۂ نور حق مین شان معبود

تمت

ہر دیوان لکھا ہی مین نی مطلع نعت احمد کا

ولیل روز روشن جسطرح ہو صبح کا تارا — ظہور صبح صادق سی ہو نور انجم کا جون پھیکا
ہوا کون و مکان مین جلوۂ نور نبی ایسا — طلوع روشنی جیسے نشان ہی شہ کی آمد کا

ظہور حق کی حجت ہی جہانمین نور احمد کا

ہدین العلم الحق حق سجانب اوسنے فرمایا — زبان ام الکتاب و لوح محفوظ اونکی تھی گویا
الم نشرح اوسی امی کی آخر شان مین آیا — دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا

نہ تھا نام و نشان جن و زوں لیس لوح زبرجد کا

خدا وصاف ہی صلی علی طہ و یسین مین — کہا لولاک شان حضرت ختم النبیین مین
جہان کیونکر سماتا آپ کی چشم جہان بین مین — چمن پیرا ہی کن فراش جنکی بزم رنگین مین

بہار آفرینش ایک بوٹہ اونکی مسند کا

ثریا ماہ و خور ہین بارگاہ شہ کی قندیلین — زمین کو گاؤ تکیہ آسمان کو سایبان باندہی ہین
شہ لولاک کا بچھونہ چرخ اطلسی سمجھین — چمن پیرا ہی کن فراش جنکی بزم رنگین مین

بہار آفرینش ایک بوٹہ اونکی مسند کا

گری کعبی مین سر کی بل منات و لات اور عزا — ہوا اک تہلکہ بنیاد کفر و شرک مین برپا
عرب سے تا عجم بس رفتہ رفتہ یہ ہوا نقشا — عجم مین زلزلہ نوشیروان کی قصر مین آیا

عرب مین شور اوٹھا جسوقت اونکی آمد آمد کا

جناب رحمت عالم کو حق نی وہ دیی رتبی — جو ہی فخر امم امت تو فخر انبیا وہ تھے
سلف کو ناز تھا اونہی نبی کی شان کی صدقی — شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اونسے

نہ تنہا فخر عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

وہ محبوب خدا تھے بلکہ محبوب اونکی تھے گویا
اگر وہ تاکہ در پردہ رسوخ اللہ سے پیدا

جبھی اللہ نے عقل کل بزیر سایۂ طوبی
شب و روز اونکی صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تھا

عجب ذہب یاد تھا روح الامین کو بھی جو شانہ کا

مقابل اوسکی جب خورشید کو ذرہ کی نسبت ہو
تو خور کا پرتوا پھر کیون نہو کافور ای یارو

دلیل رحمۃ للعالمین اسکو تم سمجھو
وہ اس عالم مین و نوت بخش تھا خوونکی تسکین کو

گیا جنت مین طوبی بنکی سایہ اوس سہی قد کا

نظر کیا جب خیال و برق تک ہو تمام یہ رتبا
تو آمد شد نہ پوچھو نور حق کا تھا وہ اک جھلکا

خدا فی قاب قوسین او ادنی سری مین ہی فرمایا
شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا

بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذر او مد کا

مجھو شکر یہی لامکان سے وہ نہین گذرا
صفات و ذات مین باقی نرہتا ورنہ کچھ فرق بھلا

محبت خضر دریادل کو تھی امت سے موج آسا
شب معراج چڑھکر عرش پر دم مین اوتر آیا

بیان اوس قلزم معنی کی ہو کیا جذر او مد کا

بہت آب و آنکے معجزی حضرت نے دکھلائے
بروز العطش بھی ساقی کوثر وہی ہونگے

پی امت او نہین کے سبط دریادل ہی پیاسے
روان تسنیم و کوثر اک قطرہ آب سے جسکے

گرفتن کیا وصف اوس دُر یتیم بحر سرمد کا

وہ کھولے عالم ارواح تک عقدے کیون نہ یارو
جسے علم لدنی غیب کے عالم نے بخشا ہو

وہی تک جنکی ہون مشکلکشا پھر اونکو کیا پوچھو
کشاد عقدہ باطن مین کافی نام حق اونکو

کھلا کرتا ہے دین کی کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

وہ امی تھے مگر نام خدا کا تھا سبق اونکو
مثال آینہ روشن تھے سب چودہ طبق اونکو

گروہ انصاری حل مقصد مین کیون ہو قلق انکو ۔ کشاءِ عقدۂ باطن ہین کافی نام حق انکو

کھلا کرتا ہی بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

شیون ذات تھا کیا خلقت اصل وجود انکا ۔ غرض تھا مظہر کل باعث ایجاد وہ گویا

بقای ذات سی ہو آپ کی کل کا بقا جانا ۔ وفات ظاہری سی جو ہر جان مین فرق آیا

وہ جسم پاک کو محسوس تھا روح مجرد کا

بعینہ ہی سلامت جسم اطہر پہلی تھا جیسے ۔ مکان بٹلے تو بٹلے پر مکین کیسی بدل جاتی

خلقت بیچ سون ہیارونکی کہتا ہون جو تو سمجھی ۔ نہ کم قد داوسکی شیرازہ بکھر جانی سی ارکان کی

نہ افزون رتبہ قرآن مجیدا سے مجلد کا

پر جبریل چلی جائین جو سبقت کی تمنا ہو ۔ یہ آدم کا نہین جنت جو کچھ شیطانکو یارا ہو

بلا مین بیچ مین پڑجاوی سر لگای سودا ہو ۔ گر افعی سے نکلے جا نکلے ادھر شیطان اندھا ہو

ملا ہی قصر اخضر روح کو اوسکی زمرد کا

وہ جیتے جی خدا سی اور خدائی سی ہی باشامل ۔ قیامت مین بھی ہوگا شافع وزجرا شامل

یونہین وہ عالم برزخ مین بھی ہی با خدا شامل ۔ اودھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق کا شامل

خواص اوس برزخ کبری مین تھا حرف مشدد کا

بہت آئینونمین گر پرتو شمع ایک پڑ ڈالو ۔ تو سارے آئینونمین جا بجا وہ عکس پیدا ہو

یونہین وہ مظہر ذات وصفات حق نہوتی تو ۔ گذر وحدت سی کثرت مین نہوتا ذات مطلق کو

نہ بنتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

نہ ہم عیسی کو بی بھرتا ہی کوئی خضر کا دعو ۔ نصیری کیطرح بندہ علی کا ہی کوئی دیکھو

یہ جا بی فخر ہو فخر رسل کا ہو نہین کلمہ گو ۔ بھروسا ہی کسیکو اک حصار عافیت کا ہی

سجے نام مبارک کا ہر تو و القمر گنبد کا

ہوا شق القمر سے ماہ کامل اور بھی رخشاں
بڑھا رجعت سے خور کا مرتبہ پھر ہوں نہ کیوں نازاں
یہ انجم مہربانی کی نظر سے ہیں سبھی تاباں
تری پابوس سے ہفتم فلک پر منزل کیواں

تری سجدے ہی سے ہشتم آسمان پر فرق ہے قد کا

خداوند نعم آپ اور سب منعم ہمارا ہو
طلب نعمت کی پھر کفران نعمت ہے جو ہیچ ہو
اجابت اور رحمت وقف دعوت ہیں تری ہر دو
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندوں کو

ترا دست دعا ضامن ہے سب کے کل مقصد کا

شہ دین حشر سے آ خلد میں امت سے فرمائیں
ہو اے رب مجھ سے میں انکی ہوں جتنے جو لکھو ہیں
در بخشش نبی کے کھلتے ہی کھل جائینگی آنکھیں
بیٹھینگے جسگھڑی عشرت کی سامان بزم جنت میں

کھلے گا حال امت کو ترے انعام بیحد کا

شفاعت سے خدا بخشینگے مسلمان بزم جنت میں
نبی کے سب بہشتی ہونگے مہمان بزم جنت میں
رہینگے نام کو باقی نہ ارمان بزم جنت میں
بیٹھینگے جسگھڑی عشرت کے سامان بزم جنت میں

کھلے گا حال امت کو ترے انعام بیحد کا

بھلا زاہد گنہگاروں کی کیا جانے حقیقت کو
گرو سمجھیں وہ عصیاں نہیں شفاعت اور رحمت کو
نہیں گر اب یقین تو دیکھ ہی لینگے قیامت کو
لب کوثر فغاں ہوگی جب عرض شفاعت کو

تماشا گاہ محشر میں تکینگے نیک منہ بد کا

خدا نے شرط تھی روز الست دی جو لکھوائی
رہی قالو بلیٰ تا یاد تھی یہ علت عنائی
یہاں تو سنگ موسیٰ صاف ہو جاتا ہے بیضائی
رہا کعبہ میں تیرے روضہ کے اوپر مجلا پائی

اسی اندوہ سے ہر رنگ تیرہ ہے سنگ اسود کا

نظر آتا نہین خورشید کا شپر کی عادت مین
رہی بوجہل و رو دجال دونون اک قساوت مین
جہالت ڈالتی ہی کور باطن کو ضلالت مین
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین
محل باقی رہے اللہ کے قول ہو کد کا

قضای مبرم آکر صاف پھر جائے جو تم چاہو
ذرا چٹکی سے بھی تیر قضا نکلے تو یہ سمجھو
لب معشوق کیا گوشہ بنائے اپنے چلے کو
نشانہ قادر انداز قدر کا دست بازو ہو
تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گردد کا

جو تو ای صاحب لولاک گرم ناز ابرو ہو
خدا ناخواستہ گر دفعتاً غیر رضا جو ہو
لب معشوق کیا تیر نگہ تیسہ ترازو ہو
نشانہ قادر انداز قدر کا دست بازو ہو
تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گردد کا

شہ لولاک تم ہی مظہر کل ہو بصد ایقان
رہے ہے دور تسلسل لا کمہ ہو گر دورہ دوران
تمہی ہو باعث ایجاد و ختم رحمت یزدان
ہو اتجسا نہ ہو سکتا ہی میرا یہی ایمان
نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

نہ خالق نے کیا پیدا اترا ثانی شہ ذیشان
معاذ اللہ وحی آسمان لائین بصد برہان
نہ منظور جناب کبریا تجسا نبی انسان
ہو اتجسا نہ ہو سکتا ہی میرا یہی ایمان
نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

سنے جو ہر دکھا جاتی ہی اردو مین صفت تیری
یقیناً گھاٹ سے بھی آتو میہو نکی یہ کند تیغا
تمام اب فارسی کی دیکھنا ہو جائیگی ترکی
تری تعریف سے میری ابان مین آئی ہی تیزی
صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا

لکھے اس دھوم سے وہ عنادی ہر ہر بدکے جمسے
سلف کی شاعرونکی روح شاید رشک سے کانپے

ہوئی مقبول ہی امید مجکو حق بجانب سے / پھٹیں گے مثل تقویم کہن دیوان [illegible]

ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجید کا

کمال فرط شوق آستانہ دلپہ ہی غالب / پھری ہی روح تن سے مین [illegible] بیتاب

اشارہ ہو تو خضر راہ ہون ابن ابی طالب / ہوئی ہے ہمت عالی مری معراج کی طالب

میسر ہو طواف اے کاش مجکو تیرے مرقد کا

مدینے کی چلونگا سر کے بل ان شاء اللہ گلیون مین / کبھی رکھونگا سر [illegible] زائرون کی [illegible]

کبھی پلکون سے مین جھاڑونگا حرم کی در کی محرابین / کبھی نزدیک جا کر آستانے پہ ملونگا آنکھین

کبھی گرد دور پھرونگا ہر کونے نظارہ گنبد کا

نہین حب الوطن اب ہند کی [illegible] ہم گذر گئے / تمہارے شوق [illegible]

زیادہ کچھ نہین باقی رہی [illegible] عمر گذری / فراغ [illegible]

[illegible] خضر و عیسی [illegible]

نہ لون [illegible] تخت سلیمان آستان کے تیرے بدلے / [illegible]

مجھے ہو فخر انبیا کی بس حضوری سے / فراغ [illegible]

[illegible] خضر و عیسی کو [illegible]

ملے حق مین مدینہ کی جو خاک اکسیر ہو [illegible] / حیات سرمدی [illegible]

بلا سے [illegible] نشان کا کوئی [illegible] روضہ / [illegible]

[illegible] صحرا مین [illegible]

مجسم [illegible] کہتی ہین جسکو سو وہ ہی [illegible] / کہان [illegible]

نہ ہے قسمت خداداد کہلاؤں گر وہ [illegible] / [illegible]

کبھی صحرا مین وانکی طعمہ ہوئین قائم اور ددکا

ہوای طوبی وسدرہ او ٹھادی ہی اب دلسے — یہی ہی آرزو بس ہمصفیر و نمین ہون اپنے
دم آخر الہی طائر جان ہو ترے صدقے — تمنا ہی درختون پر ترے روضے کی جا بیٹھے

قفس جسوقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

خیال رشک تھا گو مدحت ختم نبوت سے — صا صل علی حق نے دیا پر فرط رحمت سے
بڑھا قرب نظام اللہ اکبر اونکی برکت سے — خدا منہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے

زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمدؐ کا

ملائک جا بجا ہین اور حال مین کل انبیا دیکھے — حضور کبریا جسوقت عنانی پڑھے جسمے
بڑی ہی بات چھوٹا منہ نبی کی شان کے صدقے — خدا منہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے

زبان پر میری جسدم نام آتا ہی محمدؐ کا

تمت

ترجیع بند نعت

بجسم خلق ازان دم کہ جان دمید خدا — کسیکہ مظہر ذاتش بود ندید خدا
بجسم گوہر پاک تو چون رسید خدا — چنان ز صنعت از جای خود رمید خدا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ہزار سجدہ عالم کیا ہی گو پیدا — تمہارا ہی شہ لولاک ہی یہ سب صدقا
سنا نہ کان سے اب تک نہ آنکھ سے دیکھا — کوئی خدائی مین تمسا نہین نہین اصلا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا

ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

عجیب حسن خداداد ہی یہ صل علے
وہ نور پاک کہ روشن ہی جس سے ارض وسما
خدا کا نور ہی سایہ تلک نہین جسکا
اسی سے اول ما خلق حق سے ہے فرمایا

بصورت تونگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ہزار خلق خدا نے کیئے ہین حور و قصور
جہا نمین لیک ہین ایک آپ ہی خدا کے نور
مسیح دم یہ ہین یوسف ہین حسن پر مغرور
ازل سے دیدۂ حق مین جو آپ تھے منظور

بصورت تونگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

کیا اویس سے حضرت نے خواب مین یہ سوال
کہا اویس نے ای بادشاہ حسن وجمال
نبی تھے اور بھی کیون ہمسے ہی سوال وصال
مین کون تم تو ہو محبوب ایزد متعال

بصورت تونگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

بڑھا جو حسن کا یوسف کے ایکدن مذکور
معاً امین یہ لائے پیام رب غفور
تو دل گرفتہ ہوئے سنکے اوسکو شاہ غیور
ذرا جمال کو دیکھین تو آئنے مین حضور

بصورت تونگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

جمال صورت و معنی ہوا وسیہ خلق عظیم
شفیع امت و ختم النبی رسول کریم
خدا کے پیارے ہوین بندو مین واجب التعظیم
ہر ایک سورت قرآن مین آیا وصف عمیم

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

مین ایک شب کا بیان تجھسے کیا کرون حضرات
ہوا غرض رخ روشن سے کے آگے بدر کو مات
ردائی سرخ بھی کاندھے پہ اور چاندنی رات
درود پڑھکے یہ بولے صحابہ خوش ذات

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

شکار مردم دیدہ ہوے غزال حرم
خلیل خلت و یوسف جمال و عیسی دم
خدا رسی کی کمندین ہین گیسوے پر خم
ہے بیت ابرو مین لوح جبین پہ صاف رقم

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

ہزار مانی و بہزاد نے لکھا نقشا
ہوا بصورت تصویر اونکو جب سکتا
و ایک خاکہ تلک خاک اونسے بن نہ پڑا
زبان حال سے وہ دونون یہین ہوے گویا

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

پڑی ہے ہر سے ملک بال حور گیسو ست
مہک رہا ہے مدینہ بہشت کی بو ست
فراز پاک پہ جاروب کش ہین ہر سو سے
بپا ہے شور یہ کوثر تلک لب جو سے

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

نبی کا تھا جو حقیقی تمام حسن و جمال
کبھی نہ دیکھہ سکا او سکو کوئی اہل کمال

کیا جبھی دیدۂ حق بین سے خوابمین جو خیال
تو بیخودی مین یہ آیا زبان پہ شعر مثال

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

احد مین اور ہے احمد مین حرف فارق میم
یہی ہے وحدت و کثرت مین باعث تعمیم
جمال مظہر حق مین ہے نور ذات قدیم
خدا شناس آئینہ جبہ کرتے ہین تسلیم

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

نگاہ جب شب معراج مین پڑی ناگاہ
کہ ایک نور کا پتلا ہے جیسے چاردہ ماہ
ملک جلو مین ہین حورون پہ تخت سر پہ کلاہ
یہ بولے دیکھتے ہی آدم صفی اللہ

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

مسیح کر گئے دم آ کے اسم ربانی
ادب سے چوم لی یوسف نے بڑھکے پیشانی
سپند لائے جلانے خلیل یزدانی
درود پڑھکے یہ سب کہتے تھے آدم ثانی

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

در آئے خلد مین گلگشت کو لیے جو حضور
ارم تھا رونق تازہ سے ایک عالم نور
کہین نبی کہین غلمان کہین جماعت حور
کہا یہ دیکھکے ہر ایک نے بصد سرور

بصورت تو نگاری آفرید خدا
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا

بڑھے جو عرش سے طے کر کے آپ چند حجاب
ادب سے پہونچے جو محبوب حق قریب نقاب
سنا تعالیٰ تعالیٰ اے نبی شتاب شتاب
جناب حق سے ہوا تب حضور کو یہ خطاب

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

میں تا پل صراط پہ ٹھہرونگا جا کے روز جزا
نظر پڑیگا مجھے جب کہ آپ کا مکھڑا
تماشا دیکھونگا اک اک کے حسن صورت کا
پڑھونگا شعر یہ ہر بار کہکے صل علیٰ

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

پئی شفاعت عالم بعرصۂ محشر
اجابت آن کے حضرت سے ہو دہائی پر
کمال ہونگے مشوش تمام پیغمبر
کہے یہ رحمت غفار فخر سے آکر

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

ترے جمال نے ہر دلمیں کر لیا ہے گھر
ہوا ہے اور نہ ہوگا کوئی ترا ہمسر
ہر ایک دیدۂ حق بین کا تو ہے نور نظر
یہی ازل سے ہی ورد نظام آٹھ پہر

بصورت تو نگاری نہ آفرید خدا
ترا کشیدہ دست از قلم کشید خدا

تمت

قصیدۂ نا تمام

کونسا دن ہو وہ فخر ملک جن و بشر
کہ کروں ہند سے حضرت کی مدینے کا سفر

خواب غفلت سے کہین چونک اوٹھون وقت سحر
ناشتے کے لیے موسی مرے من سلوا لائے
خوان نعمت کو کرون دور سے جھک کر تسلیم
گو نہین شرط نمک مجھسے ادا ہو سکتی
خوان یغما سے تنے رزق مجھے دے رزاق
رہنمائی کو جو خضر آئین مری بر سر و چشم
ساز و سازی ہو سامان ہو بیسامانی
ہمسفر دھوم سے ہو قافلۂ عصیان ہو
خاک رہ غازۂ رو ہو کہ سواد الوجہ
پشت ہو بار زہمت سے اگر میری خم

دوش پر کلبۂ احزان سے اوٹھاؤن بستر
مائدۂ عیسی بھی افلاک سے اوترے لیکر
رد دعوت نکرون لیک لٹا دون تمپر
پر مین ایسا بھی تو زنہار نہین تن پرور
کیا مین کمظرف ہون؟ اور کا ہون دست نگر
پر ہدایت مین نہین آپ سے کچھ وہ بڑھکر
دمبدم آہ کا نعرہ ہو جرا کوس سفر
نقد ایمان مجھے کافی ہے نہین حاجت زر
پانون سے آنبلے ہون مرد نئے دیدۂ تر
سمجھون تعظیم بجا لایا ہون ہو فخر او سپر

ایضاً

کہ جس سے نکہت روح روان پیغمبر
غذای روح و دل و دین شمیم جان پرور

ہی تیرے لطف سے گلزار عالم امکان
کرم سے آپکے باغ جہان ہی تازہ تر

نہال دین کو ملی سبز بختی جاوید
نگاہ آب بقا سے ہی خضر سے بہتر

بہا تھا ہر سر انگشت سے جو آب زلال
اوسیکا قطرہ ہی تسنیم و قلزم و کوثر

تمہین ہو باعث ایجاد عالم ایجاد
تمہین ہو صاحب لولاک حضرت سرور

بسا خیال مرے دلمین قدمبوسی کا
کیا ہی پایہ مین عنقانے میرے دلمین گھر

وہ قد ہی صورت شمشاد بلکہ نخل مراد
جھکایا طوبی و سدرہ نے جسکے آگے سر

سبب سر خزینہ اسرار و معرفت یکسر
ہین مہر و ماہ و شب قدر صدقے اوس سر پر

اوڑایا خاک فلک نے بنا کے کاہکشان
زمین سے تا بفلک فرق تک سے ہی ہر جا

اوسیکی شان مین ہی اہدنا الصراط آیہ
اوسیمین سالک عشاق کو ہین اس شہ

نہین ہی کوئی شب قدر لیک سایہ زلف
خدا ہی کی کمندین ہین زلف پر عنبر

نہ موشگافی مضمون کا ہے یہان یارا
نہ شعر طبع سے موزون ہو بہر وصف کمر

جہان مین نام ہی سنتے رہے ہین عنقا کا
مگر کسینے نہ دیکھا نہ ہے کچہ اوسکی خبر

ادب سے پانون کو چومون لگاؤن آنکھونسی
رکھون مین سر پہ سر فخر سے بدین تر

مین خاک پا کو کرون طوطیای دیدہ جان
کہ جس سبب سے مجھے ہر دو جہان کی ہے نظر

چلے نہ گلشن ہستی پہ میری باد خزان
نہ آئے گلشن امت پہ اونکی جب صرصر

لقب ہی ہاشمی و مطلب ابو القاسم
ہی اسم اعظم احمد خطاب پیغمبر

کہا ہے وحی مین مزمل اور کبھی طہ
سے ہے ق ن الم بھی الکثر

قرآن

سناؤن حال مین معراج کا تجھے اونکی
ہوئی کسیکو نہ معراج اور نہ ہوویگی
بلایا حضرت باری نے جبکہ جانب عرش
ہوئے براق پہ پھر عروج جب وہ روان
گئے وہ عالم امکان سے لامکان مین
تھے انبیا سر تسلیم کو جھکائے ہوئے
خبر دی خلد نے زیب مکان امت سے
کہا یہ مالک دوزخ نے دور سے باادب
سنایا حورون نے نہرا ادب سے کر مجرا
چلی ہوای خنک یہ شجر سے طوبی کی
نثار نقد کرم پہ فلک ہوا یا تک
دیا حضور مین آ مژدہ مبارکباد
ازل سے تا بابد تمسے ہی جہان آباد
نثار جان و دل اہل عالم امکان

یہ راز کھولون مین سربستہ تجھپہ ای مضطر
کبھی نہ ایسا ہوا ہے نہ ہوگا تا محشر
زمانہ فرش سے تا عرش ہو گیا اطہر
ہوئی روان کو روانی سے آگہی نہ خبر
کہ جیسے شرق سے لے غرب تک پہونچے آناً فاناً
تھی دست بستہ ملائک کی صف بھی خوب جاکر
کیا شگوفہ جنت ملائکہ نے نظر
ہے تیز نار جہنم تمہارے دشمن پر
سلامتی دو عالم کے ہو تمہین مظہر
شگفتہ سب غنچے کو جیسے کرے نسیم سحر
فلک سے عرش تلک فرش بنکے ہو گئے انجم
دبیر چرخ کا یعنی یہ قطعہ لایا نظر
تمہارا سایہ رحمت سے تاج جن و بشر
ترے وجود مقدس پہ ہو بصورت زر

قصیدہ

یہ خورشید ذرہ ہے جمال روی احمد کا
نہ تھی آگے شب قدر اب جو ہے قدر و شرف اوسکو
وہان جب تھے تو شامل ابر رحمت تھا یہان سایہ
شب معراج گذرے فرش سے تا عرش اکدم مین

جہان کا نور ہے اک پرتو نور محمد کا
سبب یہ ہے پڑا ہے سایہ اونکی زلف اسود کا
یہان آئے تو اوس عالم مین ٹھہرا سایہ وحدت کا
نہ گذرا راہ مین کچھ بھی وسوسہ فلاک کا

کہان ایسی ہوئی معراج ابراہیم و آدم کو
بڑھایا آپ نے ہی مرتبہ اپنے اب وجد کا

شب معراج حضرت انبیا بولے یہ حسرت سے
یہ کچھ شان نبوت سب ہی مظہر شان ایزد کا

زمین و آسمان کا فرق ہی عرش اور کرسی مین
کیا خالق نے بالا رتبہ ممبر اور مسند کا

حیات سرمدی ہی روح کو اونکی دو عالم مین
خلاف اسکے عقیدہ دی خدا ہرگز مرتد کا

میان خالق و مخلوق ہی اک واسطہ اونکو
وجود پاک مین ہی سلسلہ حرف مشدد کا

ہوا اسرافیل سے شان نبوت آپکی بالا
یون ہی کعبہ ہی اعلیٰ تر ہی رتبہ اونکے مرقد کا

نبی ایسا ہوا ہے اور نہ ہوگا حشر تک پیدا
یہی ہی اعتقاد و قول ایمان ہر مرشد کا

نہو متروک مجھسے کوئی سنت تیری صدقے سے
بجا آور رہون غیر موکد اور موکد کا

مین ہندی ہون لیکن فیض نام آسان ہے
معرب کرلیے جیسے سہل ہے لفظ مہند کا

ہی مین و فیض مقدم ورنہ یون لاکھون ستارے تھی
بڑھا ہی پایہ بھی سے اونہین کی رتبہ فرقد کا

تھنبا و قدر ہی عین رضا ہی رحمت عالم
نہین ہی اسلیے تیر قضا محتاج کچھ رد کا

ازل سے تھی نہ اوسکے ہاتہ مین شیر از دہ امکان
مجزا کرنے والا بھی وہی ہی اس مجلد کا

منافق اور مومن کو محک تھی آپکی صحبت
مثال آئینہ کھلتا تھا جوہر نیک و بد کا

نہ دیکھا لو و سیم و زر کو بے جنبھتے اونکی نظر و نمین
غنا سے سنگریزہ مرتبہ سمجھے زمرد کا

ازل سے تا ابد وہی معلم عقل کل کا ہی
وہی مشتاق تعلیم اس خط لوح زبرجد کا

دو عالم ہین حرف کن سے کن و لب سے نکلا ہی
مشیت مین خدا کی کام تھا کیا کاوش و کد کا

نا ناک کی زبان پر تھا کہ ہمارا الحق نہی حق ابطل
سبب بت شکنی عالم تھا مژدہ اونکی آمد کا

ہوئے شاہ انبیا نائب جناب کبریا کے ہین
جہان مین ہر نبی کو فخر ہی اونکی خوشامد کا

پڑھے تعلیم معنی ہمیشہ بے وحی عقل کل نے یون اوسے
سبق خوان جسطرح ہوتا ہی کوئی طفل ابجد کا

فیوضِ ظاہر و باطن کا مطلق ہی وہی مبدا — ازل سے تا ابد منعم وہی انعام بیحد کا
نجاتِ عاصیان ہی منحصر تیری شفاعت پر — ہر روزِ دستگیری آسرا ہی بس ترے ید کا
بھروسا ہی ترا بس مجکو اپنی کامیابی پر — مکفل ہے تو ہی درگاہ رب میں سبکے مقصد کا
تمنا ہی کہ جاؤن سر کے بل گھر سے مدینے تک — رہون درگاہ پر رکھے [illegible] و شد کا
زبان پر ہو درود اور آنکھ سے ہوئین رواں آنسو — رواں جسدم دوان جبہہ سا ہون تیرے مرقد کا
احد تک کچھ نشان عالمِ امکان تھا نہ عنقا — یہ موجودات صدقہ ہی فقط ہو اک میم احمد کا

قبولِ خاطرِ اقدس نہو کیون عرضہ [illegible]
و اما السائل آیہ ہی گویا شان احمد کا

تمت

مناقب در شانِ جناب امیر حضرت علی علیہ السلام

رباعیات

جس نام سے ہی شفا وہی نام علی — مفتاح درِ دین کی ہو [illegible]
ہے ساحتِ عرش اونکا صحن ایوان — کرتی ہے سبھی کہتے ہین [illegible]

ایضاً

ہمنام خدا کے ہین علی نام خدا — حیدر اسد اللہ ہین اونکا لقب [illegible]
یان شیر نیستان تو ہی شیر قابلی — ہی شیر [illegible] اونکے مقابل [illegible]

ایضاً

از بارِ غمِ جہان سبکدوش کنی — [illegible] گوش کنی
اے صاحبِ حلِ مشکلاتِ عالم — بیچارہ شدم چرا فراموش کنی

ایضاً

از بسکہ بفکر این و آنم حیران — ہم چارہ کار خویش ہر سو جویان
جز بار گہت نیست مرا عقدہ کشا — کن مشکل رعنای پریشان آسان

ایضاً

ہے حب علی مین روح و جان دل شیعہ — خلقت مین ہے اثنا عشری ہر بندہ
چاروں عنصر ہین چار یاری رعنا — ہین پنجتنی مگر حواس خمسہ

ایضاً

ہے نام خدا شان خدا شان علی — اور جسم جہان کی جان ہے جان علی
گر بعد نبی فخر دو عالم کہیے — شایان ہے شایان ہے شایان علی

ایضاً

ہے ورد مجھے اُٹھتے پہر یاد علی — اسم اعظم ہے حرز جان ناد علی
حیدر در شہر علم و دین ہین رعنا — دیوارین ہین اس شہر کی اولاد علی

ایضاً

ہر وقت خدا کو کرتے تھے یاد علی — راضی تھے رضا قضا سے تھے شاد علی
حیدر کے سوا مالک کونین ہے کون — ہین دست خدا نبی کے داماد علی

ایضاً

معشوق نبی ہین عاشق زار علی — ہین احمد مختار کے مختار علی
کفار کے سر پہ دست مومن ہین ہین — شمشیر ظفر حیدر کرار علی

ایضاً

فردوس کے ہین رونق گلزار علی | گلزار خلیل ہین نتھے گلنار علی
آنکھون مین محبون کی بعین گل تر | ہین دل مین عدو کے مومنو خار علی

ایضاً

یوسف کا جمال تھا تو حسن یعقوب | اور نوح کا حلم تھا تو صبر ایوب
مقصود دو عالم ہین علی نام خدا | محبوب الٰہی کے علی ہین محبوب

ایضاً

بھائی ستھے نبی کے پسر بوطالب | اللہ کے شیر ستھے علی غالب
دو آنکھ کی جیسے اک نظر ہو یعنے | یک جان ستھے نبی علی مگر دو قالب

ایضاً

افضل ہین سلیمان سے گدایان علی | یوسف سے عزیز ہین غلامان علی
خورشید کرم ہین بوتراب در نظام | ہین ذرۂ خاکسار مردان علی

ایضاً

بر بارگہ علی ملک کرد سجود | بر نام مبارکش بخوانیم درود
عادل بدو وال نام نامیست بعدل | در پنجتن است زین دگر پنج فزود

ایضاً

گوہر سے زیادہ مین صدف کو ہی شرف | ہمیغز ہے استخوان جو ہی در ہو صدف
پیدا ہوئے کعبہ مین علی نام خدا | کعبہ جو صدف ہے تو علی در نجف

ایضاً صحابۂ کرام

وصف بوبکر فخر یاروا صحاب | یکسانست ز طفلی و بہ پیری و شباب

اعداد حروف بکر بے صفر ببین	رعنا ز احد عشر و صد گیر حساب

ایضاً

از ذات عمر که یافت شوکت اسلام	حقا که بدش از ازلش شاهی ام
از حرف عمر و برآر اعداد و ببین	شاهیست که در گدائیش یافت نظام

ایضا

عثمان غنی ست باذل و مرد خدا	در آب و گلش بود سخاوت رعنا
اعداد حروف نام عثمان کن جمع	از دیدهٔ حق ببین که پیداست سخا

قطعه

چون محمد روان قلب علی ست	بوتراب ست قالب اسلام
چشم صدیق گوش او فاروق	هست عثمان چون زبان در کام

تمت

رباعیات در شان اہلبیت علیہم السلام

رونا غم شبیر مین عادت یہ ہے	بس اپنے طریق مین عبادت یہ ہے
بیداری مین گریہ خواب مین ہی رویا	اہی مومنو زوریت کی شہادت یہ ہے

ایضاً

مومن کی نجات ہی سے ہے گر مغموم	ہے ماتم شبیر سے بخشش معلوم
دنیا مین کیا اگر غم سرور دین	غم دین مین ترا کرینگے شاہ مظلوم

ایضاً

ہے غم غم شاہ سے نہین کوئی پیر	اکبر کے قلق مین سب جوان ہین دلگیر

ہیں سوگ میں بیبیوں کے اہل عصمت
نالاں غم اصغر میں ہیں اطفال صغیر

ایضاً

شبیر نہیں جو جان کو فدیہ کیجے
شامی بھی نہیں جو ان کو کشتہ کیجے
رعنا قلق شاہ فقط باقی ہے
آنکھیں جب تک ہیں خوب رویا کیجے

ایضاً

شبیر نہیں نہ عرصۂ کرب و بلا
شامی بھی نہیں جو ان سے لیجے بدلا
باقی ہے غم شاہ بس اے مردم چشم
دل کھول کے خوب روئیے ہر صبح و مسا

ایضاً

پیری میں شباب یاد جب آتا ہے
بیساختہ دل پھوٹ کے بہ جاتا ہے
اکبر کی جوانی کا قلق ہے رعنا
نوشاہ کا غم اب بھی رلاتا ہے

ایضاً

اکبر کا قلق جہان میں ہے عالمگیر
روتے ہیں بہشت میں بھی اکثر شبیر
اکبر کا الم نام خدا ہے ہردم
اب تک دم ذبح بھی یہی ہے تکبیر

ایضاً

دل رکھنے کی واللہ نہیں دل میں جا
پیدا اگر ہے ربط دوست کیونکر رعنا
یہ عالم حب پنجتن ہے یعنی
کوزے میں سماتا نہیں جیسے دریا

ایضاً

سیراب ہوا فرات پر لشکر شام
پیاسے رہے تین روز دریا پہ امام
اسرار یہ تھا کہ ساقی کوثر تھے
القاسم محمد و منی کا ہے کلام

اعداد حروف بکر بے صفر ببین — رعنا ز احد عشر و صد گیر حساب

ایضاً

از ذات عمر و کہ یافت شوکت اسلام — حقا کہ بدش از ازلش شاہی ام
از حرف عمر و برآر اعداد و ببین — شاہیست کہ در گدائیش یافت نظام

ایضا

عثمان غنیست با دل و مرد خدا — در آب و گلش بود سخاوت رعنا
اعداد حروف نام عثمان کن جمع — از دیدہ حق ببین کہ پیداست سخا

قطعہ

چون محمد روان قلب علیست — بوتراب ست قالب اسلام
چشم صدیق گوش او فاروق — ہست عثمان چون زبان در کام

تمت

رباعیات در شان اہلبیت علیہم السلام

رونا غم شبیر مین عادت یہ ہے — بس اپنے طریق مین عبادت یہ ہے
بیداری مین گریہ خوابمین ہو رویا — ای مومنو رویت کی شہادت یہ ہے

ایضاً

مومن کی نجات ہی سے ہے گر مغموم — ہے ماتم شبیر سے بخشش معلوم
دنیا مین کیا اگر غم سرور دین — غم دین مین ترا کرینگے شاہ مظلوم

ایضاً

بیغم غم شاہ سے نہین کوئی پیر — اکبر کے قلق مین سب جوان ہین دلگیر

ہین سوگ مین بیبیون کے اہل عصمت
نالان غم اصغر مین ہین اطفال صغیر

ایضاً

شبیر نہین جو جان کو فدیہ کیجے
شامی بھی نہین جو انکو کشتہ کیجے
رعنا قلق شاہ فقط باقی ہے
انکھین جب تک ہین خوب رویا کیجے

ایضاً

شبیر نہین نہ عرصۂ کرب و بلا
شامی بھی نہین جو ان سے لیجے بدلا
باقی ہی غم شاہ بس ای مردم چشم
دل کھول کے خوب روئیۓ ہر صبح و مسا

ایضاً

پیری مین شباب یاد جب آتا ہے
بیساختہ دل پھوٹ کے بہ جاتا ہے
اکبر کی جوانی کا قلق ہے رعنا
نوشاہ کا غم اوسکو بھی لوا تا ہے

ایضاً

اکبر کا فراق جہان مین ہی عالمگیر
روتے ہین بہشت مین بھی اکثر شبیر
اکبر کا الم نام حسن دا ہے ہر دم
اب تک دم ذبح بھی یہی ہے تکبیر

ایضاً

حق رکھنے کی واللہ نہین دلمین جا
پیدا کرے ربط اور کیونکر رعنا
یہ عالم حب پنجتن ہے یعنے
کوزے مین سماتا نہین جیسے دریا

ایضاً

سیراب ہوا فرات پر لشکر شام
پیاسے رہے تین روز دریا پہ امام
اسرار یہ تھا کہ ساقی کوثر تھے
القاسم محمد و مرنبی کا ہے کلام

ایضاً

شادی رچی مہندی لگی سہرا بھی بندہا | کام آیا بروز عقد لیکن دولہا
القاسم محروم نبی کا ہے قول | محرومی قاسم کا کھلا اب عقدا

تمت

خمسۂ نظام بر سلام دبیر

داغ بر دل ماہ ہے اور خاک بر سر چاندنی | چاک ہے مثل کتان جسم قمر پر چاندنی
ماہ سے ہے حلقہ زن ہالہ مکدر چاندنی | مجرئی کا ہے سوگوار ماہ حیدر چاندنی

اشک ہے شبنم بکا کرتی ہے شب بھر چاندنی

ماہتاب دین پیمبر سے ہے توحید پر چاندنی | نور حق کے سامنے کیا ہو منور چاندنی
چادر تطہیر سے کیا ہو برابر چاندنی | فرش ایوان علی سے کب ہو ہمسر چاندنی

چاندنی چھاروں تو چھڑتی ہے زمین پر چاندنی

چاندنی کو کھیت سجا کے گئے زہرا کا باغ | ماہ دین چھپ جائے چمکا نہ قمر سینہ پہ داغ
روشنی شامی کرائیں تیرہ باطن بد دماغ | اے فلک اندھیر ہے عابد کا زندان بے چراغ

اے زمین کیا قہر ہے فرش ستمگر چاندنی

فرض کیجے گر ہلال دین رسول اللہ کو | چودھوین مہدی بہ دین بدر کامل دیکھیے
اسلیے نور خدا کا پرتو اسے مومنو | تا کمال چاردہ معصوم روشن سب پہ ہو

چودھوین شب کو رہا کرتی ہے شب بھر چاندنی

نور مقدم سے ہوا حضرت کے روشن اک جہان | ہے زمین بدعت سے پاک اور ظلم سے خالی آسمان
صبح صادق ہو فروغ مہر کا جیسے نشان | مہدی دین ہیں نہان فیض ہدایت ہے عیان

چاند جیسے ابر مین اور جلوہ گستر چاندنی

کسکو یہ معلوم تھی تقدیر علام الغیوب — روئینگے اک ماہ نو کو حشر تک اہل قلوب
پیر گردون دور مین دیکھا تھے اندھیر خوب — ہوتے ہی طالع کیا ماہ جوانی نے غروب
چار دن بھی دیکھنے پائے نہ اکبر چاندنی

تیرہ دل سے نوریونکو ہی ازل سے عار و ننگ — ہین وہ سایہ تو یہ ہین نور وہ شیشہ یہ سنگ
شامیون کی ہی فرشتون تک غرض عرصہ تنگ — ہر مہینے دشمنان دین سے ہی سرگرم جنگ
چرخ پر کھنچتی ہی ماہ نو کا خنجر چاندنی

رجعت خورشید اور شق القمر اعجاز تھا — عقل کل کیا کارفرمای ازل ہمراز تھا
صاحب لولاک پر اونکو نہ کیا کیا ناز تھا — عرش اعظم جنکے گھر کا فرش پا انداز تھا
فرش کی خاطر نہ تھی اونکو میسر چاندنی

فتح جنگ بدر سے وہ شہرۂ آفاق تھے — صف شکن تھے من چلے تھی جنگ کے مشتاق تھے
غازیون کے قاسم جنت بہ استحقاق تھے — حلۂ نورانی فردوس کے مشتاق تھے
دیکھکر عاشور کی شب کو دلاور چاندنی

اس قران سعد سے کیونکر نہ وقف یاس ہون — نور عین شیر حق جب ماہ دین کے پاس ہون
شامیان تیرہ باطن تابع وسواس ہون — شمر نے چاہا کہ حضرت سے جدا عباس ہون
یہ نہ سمجھا ماہ سے چھوٹیگی کیونکر چاندنی

ماہ ہی سوز جگر سے صاف چونہ کی ڈلی — آج کیا ہی رشک قلعی قمر کی کھل گئی
تھا مسخر حل بنا پسکر مہ کامل جبھی — جب سپیدی روضۂ شبیر مین ہونے لگی
گرد روضہ کے پھری چونہ مین ملکر چاندنی

لوٹتی ہے خاک پر اس غم سے گھر گھر چاندنی

گر چمن ہالہ نہیں یہ حلقۂ ماتم سے ہے آہ — ہر مہینے داغ بر دل شام سے تا پگاہ
گاہ ہے غرہ میں پھر ہے خاک بر سر پھر سیاہ — اوس مہ کامل کا یہ غم ہے کہ اشک شدہ ہو کر ماہ

ماتمی صف کی طرح بچھتی ہے گھر گھر چاندنی

اسم اعظم نام ماہ دین ہے اللہ الصمد — ہیجدہ اعداد ہیں نام خدا بالائے صد
نحر جس اتفاق اوسکو نہو کیوں لا تعد — اے خوشا طالع کہ ہے نام حسن ۱۱۸ سے ہم عدد

کیوں نہو روشن لو منیں نام آور چاندنی

بے زبان کی پیاس کا جب غم ہوا شبیر کو — ماہ نے بھر پایا جب فرات و بیر کو
التجا سے اوسنے بھیجا تاب پر تنویر کو — اشتیاق شیر جنت دیتی تھی سب بے شیر کو

قاصد نہر لبن تھی بہر اصغر چاندنی

نور اول سے محمد کے ہوا روشن جہان — آفتاب حشر ہونگے مہدی آخر زمان
ماہ دین احمدی ہے حق بجانب کہکشان — احمد مختار ہیں نور خدا اسکے آسمان

حیدر و زہرا قمر شبیر و شبر چاندنی

آیا عاشور ہے کو جسدم قتل کا حکم یزید — یاں صف ماتم بچھی تھا شامیوں میں جشن عید
تھی سلح بندی کہیں ترتیل قرآن مجید — شام سے سامان صبح قتل کرتے تھے شہید

نور کا تڑکا تھی بہر فوج سرور چاندنی

تھا ہو سورج تھی پر ہیں بھی خوشہ چین بنے — کیا عجب گر ذرۂ خاک شفا پروین بنے
صورت گلزار ابراہیم وہ آئین بنے — روضۂ سرور کے گلشن میں اگر گلچین بنے

بھر لے دامن میں گل خورشید انور چاندنی

ہے جو جب بوترابی سے مخمر آب و گل یوں مصائب سے تو دل ایک ایک کے جاتا ہے ہل	ہیں ہلال آسا محب کا ہیدہ و بس مضمحل ظلمتِ زندانِ عابد سے ہے زخمی انکا دل
ہے تنگ باش دل احباب حیدر چاندنی	
شامیانِ تیرہ باطن کا ادھر وہ مکر و کید خانمان برباد گھر کا گھر فنا اور آپ قید	جس طرح پالے پڑے صیاد کے بیچارہ صید ہو گیا تھا خون غم سے خشک رنگت تھی سفید
فرش پر سجاد کا تھا جسم لاغر چاندنی	
ہے نجف جائے اخی صاحب شق القمر ذرہ پر وہ مہر کی فرمائیں گر تجھ پر نظر	فرش راہ قبلۂ دین ہیں جہاں قدسی کے پر روضۂ پر نور مولیٰ میں بچھائی ہے اگر
مہر کے چشمہ میں ہو اے ماہِ نو چاندنی	
شام سے تھا شامیوں کی تاک میں تا صبحگاہ احتیاطاً اور اگر جاری ہوا فرمان شاہ	گرد لشکر صورتِ ہالہ پھرا کرتا تھا ماہ لی طلائی کی جو وان ناوہ بنی ہاشم نے راہ
روشنی لیکر بڑھی پیش رو او چاندنی	
نور یو نور علی نور اسلیے اونکو کہا ایک جلوے سے منور ہو گئے ارض و سما	تھے اوجالے ہو خدا کے گھر کے نور مصطفیٰ عکس خورشید جبین و ماہ عارض جو پڑا
آسمان پر دھوپ نکلی اور زمین پر چاندنی	
جس مجسم نور سے روشن تھا سارا جہان چاک چلتے تھا تن پر نور پر مثل کتان	تھا فروغ وادی ایمن زمین سے تا زمان نور تن چھن چھن کے کرتے سے ذرہ کی تھا عیان
چار سو چار آئینے سے تھی برابر چاندنی	
لشکر انجم کی صورت جو کہ انصار تھا	عقد پر دین اہلبیت کے و ماہ دین تھے مہ لقا

قبر حیدر مین ہوگئی زہرا کی چادر چاندنی

جلوہ گر تھا جس قمر کا چاندنا افلاک مین
تھا شرف اوس ماہ کو بیت شہ لولاک مین
کیون نہ چھا جائے اندھیرا ہر دل غمناک مین
چاند زہرا کا چھپایا آسمان نے خاک مین

ڈھونڈتی پھرتی ہے اب تک او نکو گھر گھر چاندنی

حلقۂ ماتم ہے ہالہ ماہ ہے صرف بکا
باعث شق القمر آخر یہی تھا ماجرا
کیون ہلالی اس غم سے گھٹ گھٹ کر نہو بدر الدجی
اکبر مہرو کا نعشہ دھوپ مین جلتا رہا

لوٹتی ہے خاک پر اس غم سے اکثر چاندنی

اہلبیت پاک حق کے نور کی تصویر ہین
بالیقین بشان نزول آیۂ تطہیر ہین
پنجتن مثل حواس خمسہ شکر شیر ہین
احمد و حیدر بتول و شبر و شبیر ہین

آسمان خورشید روشن ماہ اختر چاندنی

نور پاک پنجتن ہے صاف اس جا پر بہم
مہر و مہ قندیل پروین جھاڑ سیارے خدم
نور کا صل علی عالم ہے گویا دمبدم
روشنی بزم عزا کی لکھہ سکے کیونکر قلم

ہون جہان انجم سپند اور دود مجمر چاندنی

تین دن تک ہائے بے گور و کفن وہ مہ لقا
سائبان تھا آسمان اور فرش خاک کربلا
جز مہ و خورشید لیکن رات دن صبح و مسا
نعش شہ کا ادھر تو کوئی خبر گیران نہ تھا

دھوپ تھی دن بھر نگہبان اور شب بھر چاندنی

چرخ تو چکر مین تھا اور زلزلے مین تھی زمین
کانپتا تھا عرش پر تھانبے سے تھے جبریل امین
لوٹتا تھا غم سے انگارونپہ خورشید مبین
روز قتل شاہ دین اجرام علوی تھے حزین

مہ کے دل پر داغ تھا اور تھی مکدر چاندنی

جسطرح اعجاز سے واقع ہوا شق القمر
سینے مین مہ پارۂ احمد کے ہون شوریدہ سر
خاک پا جیسے ہو وقت صبح دامان سحر
ناوک سوگ مہ زہرا سے زخمی ہو جگر
میرے مرہم مین ملادے اور کافور چاندنی

نازپروردہ علی کا فاطمہ کا لاڈلا
چشم جان و دل مین بٹھلاتی تھی جنکو مصطفےٰ
زیر طوبیٰ روز جبریل اونکو لیکر جھولتا
ہای اونکی نعش ہو اور ریگ دشت کربلا
دھوپ میں کھلائے جسے حیدر نہ او ر چاندنی

چادر مہ مدتون سے زیر استعمال ہے
پھر بھلا نظرون مین نور حق کی وہ کیا مال ہے
فرش درگاہ مہ زہرا وہ ماہ و سال ہے
یہ تو اک مدت سے بزم شاہ مین پامال ہے
ای فلک اٹھا دے بچھوا دے بدلکر چاندنی

ماہ سے انجم کبھی ہوتے نہین الحق جدا
تھے مہ زہرا کے عاشق کہکشان مثل علا
یاور شہ مثل پروین ساتھ تھے تو وہ بدر الدجیٰ
سایہ سان ہمراہ شہ تھی ہو جدائی دخل کیا
چاند تھا سبط نبی اور ساتھ تھے بہتر چاندنی

چادر مہ مرہم کافور تھی اسکا سبب
کربلا مین جب قلم وہ ہو چکا سب کی سب
چاندنی کی کھیت مین گلزار تھا زہرا کا سب
ایسے گل مرہم شہیدان کی کھلی ہنگام شب
ہو گئی مثل گل خوشبو معطر چاندنی

چاندنی کھلتی رہی یون شہ کی لحد مین
غم سے گھٹ گھٹ کر ہلال آسا یہ درد و آہ مین
تھا جہان تاریک چشم بانو ذیجاہ مین
کہتی تھی بانو کہ شبہای فراق شاہ مین
دل پہ ہے قائم مقام نور کشتہ چاندنی

جنکے نانا نے کیا اعجاز سے شق القمر
فتح جنگ بدر کے باعث ہوئے اونکے پدر

قبرِ حُر مین ہوگئی زہرا کی چادر چاندنی

جلوہ گر تھا جس قمر کا چاند نا افلاک مین　　تھا شرف اوس ماہ کو بیتِ شہِ لولاک مین
کیون نہ چھا جاوے اندھیرا اہلِ دلِ غمناک مین　　چاند زہرا کا چھپایا آسمان نے خاک مین
ڈھونڈتی پھرتی ہے اب تک اوس کو گھر گھر چاندنی

حلقۂ ماتم ہے ہالہ ماہ ہے صرفِ بکا　　باعثِ شق القمر آخر یہی تھا ماجرا
کیون ہلال اس غم سے گھٹ گھٹ کر نہو بدر الدجےٰ　　اکبر مہرو کا نعشہ دھوپ مین جلتا رہا
لوٹتی ہے خاک پر اس غم سے اکثر چاندنی

اہلبیتِ پاک حق کے نور کی تصویر ہین　　بالیقین شانِ نزولِ آیۂ تطہیر ہین
پنجتن مثلِ حواسِ خمسہ شکر شیر ہین　　احمد و حیدر بتول و شبّر و شبّیر ہین
آسمان خورشید روشن ماہ اختر چاندنی

نورِ پاکِ پنجتن ہے صاف اس جا پر بہم　　مہر و مہ قندیلِ پروین جھاڑ سیارے خدم
نور کا صل علی عالم سے ہے گویا دمبدم　　روشنی بزمِ عزا کی لکھ سکے کیونکر قلم
ہون جہان انجم سپند اور دودِ مجمر چاندنی

تین دن تھا ہائے بے گور و کفن وہ مہ لقا　　سائبان تھا آسمان اور فرش خاکِ کربلا
جز مہ و خورشید لیکن رات دن صبح و مسا　　نعش شہ کا بھر تو کوئی خبرگیران نہ تھا
دھوپ تھی دن بھر نگہبان اور شب بھر چاندنی

چرخ تو چکر مین تھا اور زلزلہ مین تھی زمین　　کانپتا تھا عرش پر تھانبے تھے جبریل امین
لوٹتا تھا غم سے انگارونپہ خورشیدِ مبین　　روزِ قتلِ شاہِ دین اجرامِ علوی تھے حزین
مہ کے دل پر داغ تھا اور تھی مکدر چاندنی

جسطرح اعجاز سے واقع ہوا شق القمر
ہیچ ہین مہ پارۂ احمد کے ہون شوریدہ سر
خاک پا جیسے ہو وقت صبح دامان سحر
ناوک سوگ مہ مہرلقا سے زخمی ہے جگر
میرے مرہم مین ملادے اور تو گر چاندنی

نازپروردہ علی کا فاطمہ کا لاڈلا
چشم جان و دل مین بٹھلاتی تھی جنکو مصطفیٰ
زیر طوبیٰ روز جبریل اونکو لیکر جھولتا
ہے اونکی نعش ہوا اور ریگ دشت کربلا
دھوپ مین کھلاتی جسے حیدر نہ مادر چاندنی

چادر مہ مدتون سے زیر استعمال ہے
پھر بھلا نظرون مین نور حق کی وہ کیا مال ہے
فرش درگاہ مہ زہرا وہ ماہ و سال ہے
یہ تو اک مدت سے بزم شاہ مین پامال ہے
ای فلک اب تو بچھوادے بدلکر چاندنی

ماہ سے انجم کبھی ہوتے نہین الحق جدا
تھے مہ زہرا کے عاشق کہکشان صل علیٰ
یاور شہ مثل پروین تھے تو وہ بدر الدجیٰ
سایہ سان ہمراہ شہ تھے ہو جدائی دخل کیا
چاند تھا سبط نبی اور تھے بہتر چاندنی

چادر مہ مرہم کافور تھی اے بوالعجب
کربلا مین جب قلم وہ ہو چکا سب بے سبب
چاندنی کی کھیت مین گلزار تھا زہرا کا اب
ایسے گل زخم شہیدان کے کھلے ہنگام شب
ہو گئی مثل گل شبو معطر چاندنی

چاندنی گھلتی رہی یون مسلم کی ہمراہ مین
غم سے گھٹ گھٹ کر ہلال آسا یہ درد و آہ مین
تھا جہان تاریک چشم بانو و سجاد مین
کہتی تھی بانو کہ شبہای فراق شاہ مین
دل پہ ہے قائم مقام نوک نشتر چاندنی

جنکے نانا نے کیا اعجاز سے شق القمر
فتح جنگ بدر کے باعث ہوئے اونکے پدر

ماہ انور کس کے ہے طالع کہ اوسکا ہو گذر ‫ ‫ ذکر کیا نعش مہ زہرا سے سر کے تا سحر
تھی سلیمان کے قرین جون مرغ ذی پر چاندنی

ہو نصیب دشمنان یارب مصیبت جو سہی ‫ ‫ ساز با محتاج کو محتاج تھے الحق سبھی
چادر تطہیر تھی ہیہات اک باقی رہی ‫ ‫ عترت اطہار کی زندان مین کیفیت یہ تھی
تھا فقط تکیہ اک شبنم کا بستر چاندنی

بدر کی فتح اور ہوا شق القمر اونکے حضور ‫ ‫ گھر مین نازل جنکے ہوئین سورۂ آیات نور
پائے معراج اونکے در پر حضرت موسی کا طور ‫ ‫ پردہ پوشی بہر عاصی کی تھی ورنہ ضرور
واسطے زینب کے آتی ہو کے معجر چاندنی

آفتاب چرخ دین اور برج ایمان کے ہین ماہ ‫ ‫ کہکشان ہے رہ حق بجانب روضۂ اقدس کی راہ
فتح جنگ بدر سے اظہر من الشمس اونکا جاہ ‫ ‫ روضۂ شاہ نجف کی بھی عجب عظمت ہے واہ
تھی شمسۂ چرخ گنبد پردہ در چاندنی

ایک تو مرقد منور اوسپہ حق کا پرتوا ‫ ‫ نور حق رہتا ہے نازل رات دن صبح و مسا
نور کا عالم نجف مین ہے غرض صل علیٰ ‫ ‫ وہ سپیدی وہ در و دیوار وہ فرش صفا
رہتی ہے جس در سے آتی ہو کے ششدر چاندنی

ماہ کامل ایک سا رہتا ہے جیسے صبح و شام ‫ ‫ بدر کامل کی طرح ہین اس سے وہ ماہ تمام
ہے یہ دین پر بھی آخر دین حق کا اختتام ‫ ‫ بعد مہدی کے ہوا کوئی نہ ہوئیگا امام
چودھوین شب کو رہا کرتی ہے اکثر چاندنی

شامیان تیرہ باطن مین پڑی بس ہلچلی ‫ ‫ ماہ سے ماہی تلک ظلمت ٹلی ماتہ سے ٹلی
آشکارا ہو گیا مانند خفی و ہم جلی ‫ ‫ آئے میدان مین زرہ پہنے حسین ابن علی

دام کے اندر قمر تھا اور باہر چاندنی

نور حق تھا چہرۂ انور سے روشن برملا
محو تھے قدسی زبان پر تھا کہ اے صل علیٰ
کور شمسہ سے دبی خورشید کی صبح و مسا
نور رخ سے آفتاب چرخ پھیکا پڑ گیا
جسطرح خورشید کے آگے ہوا ابتر چاندنی

تھی ہلال آسا بشکل ماہ نو وہ نور بار
چاندنی مارے جسے زخمی کرے وہ خونی فشار
آئے جنگ بدر کے بس یاد جسدم اوسکو وار
اک اشارے مین نکل آئی میان سے ذوالفقار
جسطرح بدلی کے ٹکڑے سے نکھر کر چاندنی

معجز شق القمر دیکھا اسی گھر مین ہوا
رجعت خورشید تھی صہبا مین بہر مرتضےٰ
فتح جنگ بدر کے باعث ہمین ہین مہ لقا
یہ رخبر تھی لب پہ ہم ہین ماہ برج مصطفےٰ
ماہ کا در ماہ ہی سے ہے مقرر چاندنی

چاند ماری سے نہ تابان کا سینہ توڑ دین
ٹوٹے گا وہ زمین کو مشکل جوڑنا جوڑ دین
گر شہاب آئے تو مہر آسا اوسے بھی توڑ دین
ہم وہ ہین گر منع کر دین بی تامل چھوڑ دین
مہر ضو سیارے گردش ماہ انور چاندنی

صاف آجائے رخ ماہ منور پر سحاب
اور گہن سے تا قیامت بھی نہ نکلے آفتاب
مہربانی کی نظر سے گر نہ دیکھین بو تراب
گر خدا نا خواستہ ہو ماہ پر چشم عتاب
جون رگ بسمل سے ہے ہوتی مضطر چاندنی

حشر کے دن کی مصیبت کو نہ دکھلائے خدا
صاف گھبرا جائینگے سب بے چین ہو کر ابیا
ہان ہمارے ہاتھ ہوگا رحمت حق کا لوا
جسکے سر پر سایہ ہو اپنے ہمارے مہر کا
اوسکو ہوگا آفتاب روز محشر چاندنی

آسمان پامال ہو جاوے تو اسکا کیا عجب
اہلبیت مصطفےٰ کا حق نہ دکھلاؤ غضب
عالم ایجاد کے بس ہین ازل سے ہم سبب
اختیار اپنا ہے گر چاہین زمین ہو منقلب
جسطرح ہو جاے درہم کھا کے ٹھوکر چاندنی

صاف ناخن چاند مین ترشین تو ہین بے شک قمر
نور حق سے مقتبس ہین مہر و مہ شام و سحر
ناخن مشکلکشا سے بدر کے عقدے ہین سر
مصدر نور الٰہی ہون جو ہو مد نظر
ہر سر ناخن سے ہو پیدا مظفر چاندنی

خشم من اعدا پہ نازل گر مثال برق ہو
غرب سے لے ذوالفقار آخر محیط شرق ہو
صاف ذو کر دے زمین و آسمانکا فرق ہو
سرکشو کو آہن و فولاد مین تم غرق ہو
ہے ذرہ مثل کتان تیغ دو پیکر چاندنی

بسکہ اخلاق مجسم تھے وہ شاہ تشنہ کام
دشمن دین بھی سنتے تھے تو ہوتے تھے غلام
گفتگو اعجاز عیسیٰ جس سے وحشی بھی رام
کیا فصیح و روشن و شیرین تھے حضرت کے کلام
شیر و شکر آب حیوان قند و گوہر چاندنی

میرے جمسے پر کہین جب پنجتن صل علیٰ
دین تو ہے نور علی نور اور بھی نام خدا
اس سے بہتر کونسا رعنا کے حق ہین ہے صلا
حاسدون کو چاہیے قسمت کا اے باکی گلا
ختم مہر کر چکا کلک مقدر چاندنی

نور ایمان ہے جسے کہتے ہین سب حب علی
گو ولاے پنجتن کافی شفاعت کو سہی
ہین نبی محبوب حق اور وہ نبی کے ہین وصی
تنگی و تاریکی مرقد سے گھبراتا ہے جی
یا علی ہو سوے جنت میری رہبر چاندنی

سلام نظّام

بسکے پھولوں میں سموم کے تھی معطر چاندنی
قبر شہ پر بن گئی پھولوں کی چادر چاندنی

بن گئی روضے کی خاطر سنگ مرمر چاندنی
قبر ماہ فاطمہ پر ہے مجمر چاندنی

جا نہیں سکتی ہے جب روضے کے اندر چاندنی
کربلا میں رات بھر رہتی ہے ششدر چاندنی

مجرئی ہے کس لیے حیران و ششدر چاندنی
کس قمر کو ڈھونڈھتی پھرتی ہے گھر گھر چاندنی

یوں قلق میں ہے درون دیدۂ تر چاندنی
جس طرح چھلکے تہ آب سمندر چاندنی

تا نہ جسم عابد بیمار پر گذرے گراں
تھی سفر میں نکہت گل سے سبکتر چاندنی

چادر مہتاب آخر سیج پھولوں کی بنی
جب بچھائی بہر عقد ماہ شبر چاندنی

روضۂ شاہ دو عالم میں ہے عالم نور کا
شمع کافوری ہے اندر اور باہر چاندنی

نور یوں سکے زخم تن پر مرہم کافور تھی
نابہ یوں سے کے گھاؤ پر تھی مثل اخگر چاندنی

ظلمت زندان میں کام آئی نہ بہر اہلبیت
کیا جواب احمد کو دیگی روز محشر چاندنی

رفعت شان خیام پنجتن میں صل علے
تھا کلس گر ماہ تو خیمے کی چادر چاندنی

شام کے رستے میں عابد نے نہ دیکھا گرم و سرد
دن کو سر پر دھوپ تھی اور شب کو بستر چاندنی

اے دوست ہے طالع جہاں میں نہ یوں کیوں واسطے
جام کوثر ماہ ہوگا اب کوثر چاندنی

معجز شق القمر کا مدعا روشن ہوا
نصف لیں شبیر اور لیں نصف شبر چاندنی

شامیان تیرہ باطن میں عجب اندھیر تھا
کہتے تھے جانے نہیں خیمے کے اندر چاندنی

کیا منور ہے مزار فاتح بدر و حنین
چاند سے بھی ہے بہت بڑھ کر منور چاندنی

حلقۂ ماتم ہے گرد ماہ یہ ہالہ نہیں
ہے صف ماتم عزا خانوں میں گھر گھر چاندنی

دیر کیا تھی لب ہلا دیتے جو شاہ تشنہ کام
فاطمہ صغرا نے خط جب ماہ حیدر کو لکھا
دی عروس ماہ شبر کو عروسی مین جو تھہ
ماہ سے ماہی تلک ہی دھوم جنگ بدر کی
ماہ زہرا کربلا مین شہ کو جب لیکے چلے تھی راہ
جبکہ پنہان خاک مین ماہ امامت کو کیا
روضۂ ماہ امامت کی سفیدی مین مدام
خیمۂ زنگاری شہ پر کلس تھا نقرئی
آسمان احمد علی خورشید ماہ دین امام
ماہ پارو نے جو کی صیقل سلیح پر یہر جنگ
جب جلایا شامیون نے خیمۂ ماہ نبی
خاک مین ہی چاند سی صورت علی کے ماہ کی
ماہ پارے صاحب لولاک کی عریان رہے
داغ بر دل منبر گردون یہ ذاکر ہے قمر
چاہ نخشب قبر مومن ہے بماہ دین مین ہے
خاک ہو زندان مین بستر بہر اہل بو تراب
ماہ ہی قندیل ہالہ دامن قندیل ہے
جو ادا جائے صاحب شق القمر کے گھر کی ہون
ہو گئے نوری سبھی جینے سے دل بر گشتہ

جام غم کا ماہ اور پانی سمٹ کر چاندنی
کربلا مین بنکے آئی کبوتر چاندنی
ماہ گوہر بنگیا اور آب گوہر چاندنی
ماہ نو تیغ علی ہے عکس جوہر چاندنی
آگے آگے تھی جلو ریزی مین بس چاندنی
بنگئی برج مزار ماہ حیدر چاندنی
مثل ابرک کے پھر اکرتی ہی پیکر چاندنی
یا سمٹ کر ہو گئی تھی وہ مسخر چاندنی
جلوۂ نور ہدایت ہی یہ گھر گھر چاندنی
ہل بنی پھر جلا ہی خود و بکتر چاندنی
ہو گئی سیماب کے مانند مضطر چاندنی
اسلیے دنیا مین ہی اب خاک بر سر چاندنی
چاک ہو مثل کتان جسم قمر پر چاندنی
فرش ہی پھر عزاداران اکبر چاندنی
شمع باہر جلوہ گر ہے اور اندر چاندنی
ای فلک اندھیر ہی فرش ستمگر چاندنی
شمع کی ضو ہی کہ ہی روضہ کے اندر چاندنی
حیف زندان مین نہوا ونکو میسر چاندنی
نکلی عاشورہ کی شب کو جب بکدر چاندنی

ہین ولای پنجتن کے چرخ پر پانچون گوا
نقل تھے شبدیز ماہ مرتضیٰ کے جو ہلال
عترت ماہ امامت بدر داہون شام مین
آسمان دین کی ہو بزم عزا مین کیا عجب
ماہ واماں لگن ہے روضہ پر نور مین
کربلا مین چرخ نے نعش شہیدان کے لیے
ہوگیا شق القمر سے طور کوہ بوقبیس
باغ زہرا کٹ گیا جب چاندنی کے کھیت مین
عام یون عالم مین فیض چاردہ معصوم ہے
ماہتابی پر ہوا طالع جو ماہ فاطمہ
ماہ کو اصغر سمجھکر گنبد خسدم نے کھیلتے
عابد بیمار کا ہنیدہ ہے مثل ہلال
دیکھکر ماہ محرم شاہ فرمانے لگے
بعد قتل شاہ تیرہ ہوگیا ماہ منیر
پاسبانی ماہ کرتا تھا در شبیر پر
حشر کے آتے ہی تبسم ماہ دین کو آگیا
نقطے ہین عقد ثریا دائرے ہین شکل ماہ

کہکشان مہر و ثریا ماہ انور چاندنی
چار دن کی چار سو تھی ہر قدم پر چاندنی
منہ نہ دکھلائے علی کو روز محشر چاندنی
شمع کی لو ماہ داماں منور چاندنی
بن گئی ہے شمع کا فوری سمٹ کر چاندنی
چادر مہ دی اوڑھا کی فرش بستر چاندنی
ہے ید بیضا کہ اعجاز پیمبر چاندنی
ہوگئی برباد فوراً مثل صرصر چاندنی
ایک سی پڑتی ہے جیسے خشک و تر پر چاندنی
ماہ نے سجدہ کیا لوٹی قدم پر چاندنی
سامنے آتی کبھی پہلو سے اصغر چاندنی
کربلا مین ہوگئی گھٹ گھٹ کے لاغر چاندنی
اب نہ دنیا مین دکھائیگا مقدر چاندنی
جا چھپی ظلمات مین مانند شبر چاندنی
شب کو دیتی تھی طلایہ گرد لشکر چاندنی
نور دندان سے ہوئی گویا مکرر چاندنی
ہو بیاض وصف شہ مین طرف سطر چاندنی

نور کے مطلع لکھے رعنا نے وصف شاہ مین
کی غرض معجز بیانی سے مسخر چاندنی

قصیدۂ غوثیہ ناتمام در تعریف شامیانہ مزار پر انوار

نہ یہ فرمان ہین مرے آج حدوث اور قدم / جی مین آتا ہی نئی ڈالدون طرح عالم

دل پُر نور مین سے ہے عالم وحی یوحی / بس مین ہے معجزۂ عیسی ابن مریم

میری عظمت کا یہ عالم ہے کہ اللہ اللہ / مین نہ عالم مین سماتا ہون نہ مجھمین عالم

کیا عجب ہاتھ سر دست ہو یہ قدرت / لوح محفوظ ہو کاغذ تو بنے کلک قلم

نام سے جسکے نشان شرف عالم ہو / مجکو وہ نام خدا یاد ہی اسم اعظم

جان بیجان مین سن پائے تو آجائی ابھی / دل سے بھرتا ہی سرافیل کا صور اوسکا دم

یعنی محبوب خدا سید عبد القادر / اسم اعظم کہو حضرت کو کہ غوث الاعظم

خرق عادت مین ہی ہر بات مین اونکی اعجاز / غوث ثقلین ہی کے تابع ہی وجود اور عدم

حسن صورت کی ہی یہ وجہ کہ وہ ہین حسنی / حسن سیرت مین ہین وہ بہتر نسل آدم

خلق مین ثانی احمد ہین تو خلت مین خلیل / حلم مین نوح ہین موسی کلیم و عیسی دم

اونکی مدحت تو بڑی بات ہی اور چھوٹا منہ / سایہ اون کا ہی غنیمت ہی جو ہو وصف رقم

شامیانہ کہین ایسا بھی سنا ہی فرما / تجکو یارب قسم دامن پاک مریم

جیسے قرآن سے ہی جامہ کو اوسکی نسبت / واسطہ پاک ہی یا ہین غلاف اور حرم

مرقد پاک کو شمگیرہ سے نسبت ہی وہی / علم نور ہی روضہ تو وہ اوسکا پرچم

نور باقون نے اوسے تار شعاعی سے بنا / خلد کے کرمک شب تاب کا سے ابریشم

صبح صادق کا ہو جس رنگ سی خیط ابیض / نور کی چادر مہتاب کا یہ ہے عالم

کیا عجب چادر مہتاب کتان کی مانند / قالب ماہ پہ ہو چاک مثال شبنم

قدر سے جو چاہین کہین فکر ہے اپنی لیکن
عرض کا اوسکے بیان طول ہے اللہ اللہ
شامیانہ سے ہے یہ فرق لوای احمد
اوسکا سایہ ہوا محبوب خدا کا سایہ
بیل بوٹے ہین عجب گلشن رضوان جس سے
بیخزان ہوے نہ کس رنگ سدا اوسکی بہار
کام جان کیون نہ بسین خلق حسن کی بو سے
کارچوبی یہ ہوا طوبی سدرہ کا گمان
کہکشان وہ ہے تو جھالر ہے مقرر یہ وین
کاکل حور سے موتی کی لڑی گوندھی ہے
کان مین لعل سے ہے اور نہ صدف مین گوہر
دیکھ رنگینی کو ہے ابن مہ ملک مین یہ بحث
بادریشہ کی ہوئی مجکو جو فکر تشبیہ
معجز شق قمر سے ہوئی اک ماہ کے دو
چوب کو پوچھے تو فرہاد سے کہنا شیرین
کاکل حور گویا ہو زر کے لیے تار شعاع
ڈور گوندھی ہے کہ تار نظر عاشق ہے
صرف کا اوسکے قیامت ہی کو ہوئیگا حساب

دامن چادر تطہیر کیا مین نے رقم
سایبان کی ہے فضا ساحت عرش اعظم
ظل حق وہ ہے تو یہ دامن عصیان امم
سایبان کا ہے جو ہمسایہ تو گلزار ارم
تا قیامت نہ کبھی بھول کے نکلے آدم
جبکہ کنگیرہ پہ پڑتی ہے ہمیشہ شبنم
آنکھ جنت ہین نوان دیکھا ہی یہ رشک ارم
پھوٹ نکلے دم تحریر صفت شاخ قلم
موتی لٹکائے ہین یا گوہر انجم ہین بہم
دیکھا نیسان کا گہرباری مین اوسکی عالم
شامیانہ مین لگی ہی جھجی بھاری بھرکم
تم کہو قوس قزح ہم کہین گلزار ارم
ماہ و خورشید سے ملے لیک ابھی دو ہین کم
چار پورے سے تھے کیا جب یہ نقشہ کو رقم
طوبی و سدرہ و موسی کا عصا اور قلم
رشتہ الفت یعقوب کو کر اوس سے بہم
کہکشان حبل متین کہئے کہ زلف پرخم
عقل کل کو نہین معلوم مصارف کی رقم

خاتمۂ مہر نبوت

نواب نظام الدولہ بہادر کے دیوان سے ہمنے یہ انتخاب حمد و نعت و مناقب منتخب کر کے واسطے فیض عام و تفنن طبع اہل اسلام کے علحدہ طبع کیا ہے گو قلیل و اقل ہے مگر مصداق ما قل و دل ہی جس سے واضح ہے کہ حضرت موصوف عقل اور تدبیر ظاہری یعنی مالی و ملکی مین ہی ممتاز نہین ہین بلکہ نسبت باطن بھی افضال ایزدی سے حاصل ہے۔ علاوہ امارت و جاہ و منصب خداداد کے آپ نہایت خلیق و یارباش جہان آشنا باوضع بھی ہین جس سے بظاہر حال ہرگز گمان ان صفات باطنی کا نتھا وہ جلوان اوراق سے پیدا ہین مگر درحال درویش صفت باشد و کلاہ تتری دار کے آپ مصداق ہین۔ یہ بڑا وصف ہے کہ آدمی بظاہر اسے اشغال منصبی وغیرہ مین مجبور رہے اور اودہر تعلقات باطنی جو خدا اور رسول کے ساتہ ہین سہو نہون۔ الحق مردان خدا خدا نباشند + لیکن ز خدا جدا نباشند آب سے دل بیار و دست بکار اسیکا نام ہی روزمرہ کار نظام والسلام علی من التبلیغ الکلا

راقم
مہتمم مطبع اودہ اخبار

قطعۂ تاریخ از اضعف العباد گوبند پرشاد فضا

نواب نامدار کا ہے یہ کلام پاک | رعنا تخلص اونکا ہے حصے مین ادب و دن
تاریخ سال طبع یہی لکھہ تو اے فضا | ہر ایک صفحہ مہر نبوت کا ہے نگین

۱۲۸۸ھ